رجسٹرڈ نمبر اے ۳۲۲۳

علمی، ادبی، سیاسی، اقتصادی اور اصلاحی ماہنامہ

قائد

مراد آباد
یوپی

مدیر و مسؤل

سید اختر الاسلام قاسمی

مدیر انتظامی: ——— (مولوی حکیم) انتظار احمد

مطبوعہ
شاہی برقی پریس مراد آباد

اسلامی غیرت ۱۳۵۷ھ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | تاریخ القائد ۱۳۵۷ھ

شرح چندہ

سالانہ عمدہ کاغذ — ۱۲؍

ششماہی — ۶؍

سالانہ معمولی کاغذ ۶؍

ششماہی — ۱۲؍

ماہنامہ قائد مرادآباد

توسیل زر کا پتہ

(مولانا حکیم انظار احمد صاحب مدیر انتظامی محلہ فیلخانہ مرادآباد)

ممالک غیر سے

سالانہ

عمدہ کاغذ چار شلنگ

معمولی کاغذ ۳ ؍؍

جلد ۱	بابتہ ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۷ھ	نمبر ۴

ارشادات عالیہ

مفکر جلیل فخر ملت عالیجناب مولوی سید طفیل احمد صاحب علیگ

مصنف حکومت خود اختیاری و مسلمانوں کا روشن مستقبل وغیرہ

ہندوستان میں یہ پہلا موقع ہے کہ مستند علماء کرام کی سرپرستی اور قلمی امداد سے رسالہ "قائد" مرادآباد سے نکلا ہے، اس کے دو نمبر میرے سامنے ہیں جو تمام ضروری مذہبی عنوانات پر مشتمل ہیں اسی کیساتھ سیاسیات کی چاشنی بھی ہے جسمیں رہنمائی کرنے کے سب سے زیادہ علماء کرام اہل ہیں۔ قیمت برائے نام ایک روپیہ رکھی گئی ہے جو غالباً محصول ڈاک کے قریب ہوگی۔

مجھے کامل امید ہے کہ یہ مفید رسالہ حقیقی معنوں میں ملک اور قوم کا قائد ثابت ہوگا۔

(طفیل احمد)

فہرست مضامین

ضروری اطلاعات متعلق رسالہ قائد

(۱) رسالۂ قائد ہر قمری ماہ کی ۷ تاریخ تک چھپ کر تیار ہو جاتا ہے اور ۱۰ تاریخ تک ڈاکخانہ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ قمری ماہ کی ۱۵ تاریخ تک اندرون ہند کے ہر خریدار کے پاس پہنچ جانا چاہیے۔ اگر ۱۵ تک نہ پہنچے تو فوراً دفتر کو مطلع کیا جائے۔

(۲) رسالہ نہ پہنچنے یا قسم اول کے بجائے قسم دوم پہنچ جانے کی اطلاع قمری ماہ کی ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔

(۳) پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمایا جائے اگر اردو کا پتہ کافی نہ ہو اور انگریزی کا پتہ ضروری ہو تو اس سے بھی مطلع فرمایا جائے۔

شذرات

سیاسیات حاضرہ

مکتوبِ فلسطین

ذیل کا مکتوب پڑھیئے اور اپنی غلامی پر صد آفریں کیجئے

ظلِ انگریز کو سایۂ رحمت سمجھئے، مانچسٹر کے بنے ہوئے بہترین چکن اور تن زیب کے پیرہن زیب تن کیجئے اور تہجد کی نمازیں اور تسبیح پڑھ پڑھ کر ہندو کو گالیاں دیجئے، اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب قبلہ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اور اُن کے خدام کیلئے کفر کے فتوے مرتب کیجئے۔

فلسطین پر ایک اور خون کی بارش

مکانات برباد - زعماءِ دین قید و جلاوطن، قتل و ذبح

الوداع اے صبر و تمکیں، الوداع اے عقل و ہوش

مسلمانانِ عالم کی غیرت کا امتحان

برادرانِ اسلام! مسلمانانِ فلسطین کی حالت اب ناقابلِ برداشت ہوگئی ہے، مسجد اقصیٰ اور دیگر اسلامی آثار کو انگریز یہودیوں کے قبضہ میں دینا چاہتے ہیں مسلمانانِ فلسطین کے مکانات گولوں سے برباد کر دیے گئے، بہت سے مظلوم اپنے وطن کو ترک کر کے ادھر اُدھر جان بچاتے پھر رہے ہیں یتیموں اور لاوارثوں کا کوئی پُرسان نہیں، وہ جنگلوں میں بھوک اور پیاس سے مرے جا رہے ہیں۔ اسلامی ادارات اور اسلامی اوقاف پر انگریزوں کا قبضہ ہوگیا، یہود مسجد اقصیٰ کو منہدم کر کے ہیکل بنانے کی تیاری کر رہے ہیں، اس حالت میں مسلمانوں کی دینی اور انسانی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ دامے، درمے، قدمے، سخنے فلسطینیوں کی مدد کریں ہر مقام پر احتجاجی جلسے کریں اخبارات میں فلسطین کے دردناک نتائج اور دلگداز حوادث شائع کریں۔

(مسلمانانِ فلسطین)

(گذشتہ سال علامہ سید سلیمان ندوی صدر آل انڈیا فلسطین کانفرنس دہلی نے اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا تھا) "مشرق کی ہر مصیبت کی ذمہ داری، مجھے برملا کہنے دیجئے کہ ہندوستان اور صرف ہندوستان کے سر ہے اسکی تلاش میں یوروپ کی مختلف قوموں نے سمندروں میں گھوڑے دوڑائے، اسکے لئے سوئز کی نہر تیار ہوئی اس کی خاطر مصر پر قبضہ ہوا، اسی کے تصدق میں عدن اور قبائل شیعہ تصدق ہوئے، اسی کیلئے کریٹ اور قبرص اور دوسرے جزائر پر قبضہ کیا گیا، اسی کے لئے دولتِ عثمانیہ کے مٹانے کی پے بہ پے سازشیں اور کوششیں ہوتی رہیں اور بالآخر اس کیلئے شام و فلسطین و عراق اور عرب کی دھجیاں اُڑا دی گئیں، اور اور اُنکو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی صورت میں اسلئے بدل دیا گیا کہ اُن میں کبھی یہ طاقت ہی پیدا نہ ہوسکے کہ وہ انگریزوں کیلئے ہندوستان کا راستہ روک سکیں۔

نہر سوئز سے خواہ مشرق و مغرب کے آنے جانے والوں کو کتنا ہی فائدہ پہنچا ہو لیکن ہم شرقیوں کی نگاہ میں وہ سیاسیات کی گردن میں لعنت کا طوق ہے، یہ وہ گھوڑا ہے جس پر شہسوار برطانیہ سوار ہے اس گھوڑے کو زمین پر پاؤں دھرنے کیلئے مٹی کی ضرورت تھی، پاؤں دھرنے کیلئے وادیٔ نیل کی مٹی کام آئی، پاؤں اب تک بے سہارا تھے، جنگ عظیم نے فلسطین کی مٹی اس کے پاؤں کے نیچے دھر دی اور اب یہ گھوڑا اپنے شہسوار کیلئے پوری مضبوطی سے اپنے چاروں پاؤں دونوں طرف کی زمین میں گاڑے ہے" (خطبۂ صدارت)

لیکن اگر آزادیٔ ہند کا تذکرہ فلسطین کے سلسلہ میں ہوگا تو کانگریس کا پرچار ہوگا، جو ہندو جماعت ہے جسکی حکومت بقول (حضرت علامۂ دہر، مقتدائے اعظم، فدائے ملت شہید قوم مولانا مسٹر محمد علی صاحب جناح حاجی کعبۂ لندن و پیرس، حامیٔ سول میرج، ماحیٔ شریعت بل، ماہر انگلش و فرنچ، حاذقِ اسرار فیشن، ناواقفِ اُردو عربی معصوم از رسم و کلچر اسلامی) جگہ جگہ اذانیں بند کر رہی ہے، ذبیحۂ گاؤ پر سزائیں دے رہی ہے اور اودھ کے تعلقداروں کی عنایت بیکراں سے غریب کسانوں کو چھڑانا چاہتی ہے۔ اور ظلم بر ظلم یہ ہے کہ کانپور کے مالکانِ مل مہاجنوں اور ساہوکاروں سے مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ کروڑوں روپیہ کے نفع سے صرف اپنی موٹی موٹی توندوں کا جہنم ہی نہ بھریں بلکہ غریب مزدوروں پر اتنا ہی رحم کر دیں کہ انکو دو وقت سوکھی روٹی بے فکری سے ملتی رہے۔

لہٰذا اب بہتر صورت صرف یہی ہے کہ ایک وفد لندن جائے ضیغمِ اسلام مولانا شوکت علی صاحب

مسلمانوں کا روشن مستقبل

(نکرجبیں عالیجناب مولوی سید طفیل احمد صاحب منگلوری علیگ مصنف حکومت خود اختیاری وغیرہ)

شکست خوردہ فوج ہزیمت کے وقت کچھ ایسی بدحواس ہوجاتی ہے کہ اسکو برے بھلے کی تمیز نہیں باقی رہا کرتی، بہادر نوجوان بسا اوقات جان بچانے کے خیال سے دریا میں کود پڑتے ہیں اور حیات کے بجائے موت کے شکار ہوجاتے ہیں اور بسا اوقات اس بدحواسی میں آپس ہی میں ایکدوسرے کو قتل کرنے لگتے ہیں۔

دولتِ مغلیہ کے انحطاط و زوال پر جوں جوں فرنگی تسلط کا آہنی پنجہ سخت ہوتا رہا مسلمانوں کی بدحواسی اور سراسیمگی میں زیادتی ہوتی رہی، اُن کے بڑے بڑے مدبر ایسے بھکے کہ اپنی غلط روی کیساتھ عام مسلمانوں کی مصیبت میں بھی اضافہ کر دیا اور عام مسلمانوں کی بدحواسی یہاں تک بڑھی کہ خیرخواہ اور بدخواہ کی تمیز اور پہچان بھی اُن کیلئے ناممکن ہوگئی، لیکن فلسفۂ تاریخ کی ایک خاص کرامت یہ ہے کہ جو چیز ماضی میں مشتبہ اور مشکوک رہی تھی اُسکو زمانۂ حال صاف شفاف کر کے دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔

دو سو برس گذشتہ کی بدترین تاریخ کے بعد آج جبکہ ہندوستان ایک جدید سیاست اور نئی تاریخ کے پہلے باب میں ہے ضرورت ہے کہ زمانہ گذشتہ کے طویل تجربات کو سامنے رکھیں، خیرخواہ اور بدخواہ میں امتیاز پیدا کریں اور مستقبل کے نتائج پر گہری نظر ڈالیں، یہ کتاب یعنی "مسلمانوں کا روشن مستقبل" ان ہی سوالات کا حل نہایت ہی بہتر اسلوب سے کرتی ہے۔ اس کتاب کو ہندوستان کے مشہور محقق و مفکر جناب مولوی سید طفیل احمد صاحب نے نہایت تحقیق اور تفتیش سے مرتب کیا ہے موصوف کا اسمِ گرامی تعارف سے بے نیاز ہے، اس عجیب و غریب کتاب میں سب سے پہلے ان حقوق کو ذکر کیا گیا ہے جو رعایا اور پرجا کے اپنے بادشاہ یا راجہ پر ہوتے ہیں، پھر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے عہدِ حکومت میں اُن حقوق کا کسطرح احترام کیا گیا اور انگریزی حکومت کے دوران میں انکو کس طرح برباد کیا گیا، پھر یہ بیان کیا گیا ہے کہ باشندگانِ ہند نے ان حقوق کے تحفظ کی کیا صورت اختیار کی اور اس جدوجہد میں علماء اور غیر علماء کا کتنا کتنا حصہ ہے۔ نیز یہ کہ اس طویل تجربے نے مسلمانوں کا سچا قائد کس فریق کو ثابت کیا ہے۔ اور دو سو برس کی تاریخ پر متواتر غور و فکر کے بعد آئندہ مسلمانوں کی ترقی کیلئے کیا لائحہ

عمل ہو سکتا ہے۔

مصنف موصوف نے کوئی بات بھی بلا قوی اور مستند حوالہ کے پیش نہیں کی، بلاشبہ دسیوں ہزار صفحات کے مفکرانہ اور مدبرانہ مطالعہ کا گرانقدر ثمرہ یہ کتاب ہے، کتاب کی ضخامت چھ سو صفحات سے زیادہ ہے، خط نہایت پاکیزہ، کاغذ عمدہ سفید اور مضبوط، طباعت دیدہ زیب، جلد نہایت خوبصورت ٹائیٹل نہایت دلپسند ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف عہ

آپ کتاب کے مطالعہ کے بعد یقیناً یہی فرمائیں گے۔ "نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز"

نوٹ:۔ کتبخانہ فخریہ، امروہی دروازہ مراد آباد سے بھی یہ کتاب مل سکتی ہے۔

جریدۂ "خالد" (دیوبند)

چند سال پیشتر سے ہندوستان میں ایک دو رسالوں کے سوا بلند پایہ علمی رسالے تقریباً ناپید ہو گئے تھے کیونکہ رسالوں کیلئے جو شرح چندہ مقرر ہو گئی تھی وہ علمی رسالوں کی برداشت سے باہر تھی علم دوست حضرات کیلئے علمی رسائل کا فقدان ایک اندوہناک حادثہ تھا۔ مگر تدبیریں برابر سوچی جارہی تھیں کہ علمی رسائل پھر آب و تاب کیساتھ ملک میں شائع ہوں۔ اور مسلمانانِ ہند کی رہنمائی کریں۔

الحمدللہ کہ ان تدابیر کا پہلا نتیجہ رسالہ "خالد" ہے جو مولانا سید احمد صاحب مالک کتبخانۂ اعزازیہ نے دیوبند سے جاری کیا ہے جسکا مقصد یہی ہے کہ مفید علمی بلند پایہ مضامین کو نہایت سلیس عبارت میں تحریر کیا جائے اور عام مسلمانوں تک انکو پہنچایا جائے۔

یہ رسالہ زیر ہدایت استاذ العلماء حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مفتی اعظم دار العلوم دیوبند، شائع ہوتا ہے، اس کے چند نمبر سامنے آچکے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ اسی شان کے بموجب ہیں جو دیوبند سے شائع ہونے والے رسالے کی ہونی چاہیے۔ کاغذ۔ طباعت کتابت نہایت عمدہ۔ چندہ صرف عیہ سال۔

یورپ کا خونیں مستقبل

دورِ حاضر میں یورپ کا غبار آلود مطلع اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ وہ زمانہ دور نہیں جبکہ دنیا کو پھر ایکمرتبہ ایسے خونی معرکہ سے دوچار ہونا پڑیگا جو جنگِ عمومی کی خوفناک تباہی کی یاد تازہ کر دیگا۔ اور یوروپین ممالک کی یہ روز بروز بڑھتی ہوئی جوع الارضی دُنیا کے امن و امان کو تہ و بالا کر کے رکھ دیگی، کیونکہ جن کے ہاتھوں میں آج قوت و اقتدار ہے وہ ملک گیری کی ہوس میں اور اپنے قوت و اقتدار کو دو بالا کرنیکی خاطر مظلوم و بیکس انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگنا اور آباد بستیوں کو برباد اور ویران کرنا اپنا جائز حق سمجھتے ہیں، اسی جوع الارضی اور اقتدار کا سوال یورپ کے مہذب درندوں کے مابین وجہ مخاصمت بنا ہوا ہے۔

ہر لمحہ دُنیا کو اس امر کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ نہ معلوم وہ منحوس ساعت کب آپہنچے جو خدا کی کروڑوں بیگناہ مخلوق کو تباہی اور بربادی کے گھاٹ اُتار دے، بیقین کیساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کونسی ایسی وجہ ہوگی جو اس ہولناک جنگ کو دعوت دیکر امنِ عالم کو خطرہ میں ڈالدیگی۔

اسپین میں برطانوی جہازوں پر گولہ باری سے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ شاید اسی کو وجہ نزاع قرار دیکر لیا جائیگا۔ کبھی خیال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ جنگِ چین و جاپان اسکی محرک بنجائے، اور کتنے ہی ایسے واقعات رونما ہوئے جنکی وجہ سے یہ خیال برابر تقویت پاتا جا رہا ہے کہ اب یورپ کا جنگی دیوتا اپنے خوفناک جراثیم کیساتھ میدان میں کود پڑے، مگر حُسنِ اتفاق سے یہ اسباب ایک حد تک ٹلتے گئے، مگر یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ اسکا ٹلنا بالکل عارضی اور وقتی ہے، اسکا بین ثبوت یورپین ممالک کے حالات سے ملتا ہے۔ اسوقت جرمنی اپنی طاقت کے بل بوتے پر یہ چاہتا ہے کہ یوروپ کی تمام سطوت جرمنی کے ہی قبضہ میں آجائے اور جہاں کہیں بھی جرمن قوم آباد ہو وہ تمام علاقے جرمنی حکومت کے جھنڈے کے نیچے ہی آجائیں، یہی اسکا عزم و حوصلہ ہے جو اسکو برابر کامیاب بنا رہا ہے آسٹریا پر نازیزم کا پرچم لہرا چکا ہے، اسی پر بس نہیں بلکہ اب وہ آسٹریا کے پڑوس زیکوسلاویکیا کیطرف للچائی ہوئی نظر ڈال رہا ہے اور ۳۵ لاکھ زیکوسلاویکیا میں آباد نازیوں کو یہ سبق دے رہا ہے کہ جرمنی بچہ جہاں

بھی رہیگا اور جس سرزمین میں بھی رہیگا، آزاد خود مختار ہو کر رہیگا۔ بہرحال اسمیں اب کچھ شبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ ہر ہٹلر زیکوسلاویکیا ہڑپ کرنے کے سلسلہ میں ہنگری اور پولینڈ کی حکومتوں سے اس بات پر مصالحت کرنے کے بعد کہ جن جن علاقوں میں ہنگری اور پولینڈ کے باشندے رہتے ہیں وہ ہنگری اور پولینڈ کو دیدیئے جائیں گے۔ عنقریب زیکوسلاویکیا پر جرمن پرچم نصب کرنے میں کامیاب ہو جائیگا، یہی نہیں بلکہ وہ عنقریب جرمن کے شمالی علاقے جو جنگِ عمومی کے بعد آزاد ریاستوں میں تبدیل کردیئے گئے تھے واپس لینے کی کوشش کریگا، وہ ایک ایسی سرزمین کا بھی متلاشی ہے جو اسکو خام اشیاء اور پٹرول وغیرہ ضروری چیزیں فراہم کرتا رہے جسکی وجہ سے اُسکی نظر روس کے قریب اُکرین پر جمی رہی ہے۔ ہٹلر کی یہ خواہش اس علاقے سے پوری ہو سکتی ہے اسکے ساتھ ہی ساتھ ہٹلر افریقہ کی ان نو آبادیات سے بھی بیخبر نہیں ہے جسکو فرانس اور برطانیہ نے جنگ کے بعد آپسمیں تقسیم کرلیا تھا

ہٹلر بارہا فرانس اور برطانیہ کی توجہ ادھر مبذول کراچکا ہے کہ یہ نو آبادیاں جرمنی کا حق ہیں انکو نازی حکومت سے ملحق کردیا جائے لیکن اسکی یہ درخواست ہمیشہ صدا بصحرا ہی ثابت ہوئی لیکن اب وہ سمجھ چکا ہے کہ اسکی یہ نو آبادیات پوری طاقت سے مقابلہ کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔

دوسری طرف روم کے کروڑوں انسانوں کی قسمت کا مالک مسولینی بھی اپنی عظمت وسطوت کو دوبالا کرنیکی فکر میں لگا ہوا ہے اور وہ جرمنی کی بڑھتی ہوئی طاقت سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ شمالی افریقہ میں فرانسیسی مقبوضات کو حاصل کرے اور اس سلسلہ میں ہر ہٹلر سے ساز باز کر رہا ہے، اسکے بعد اسپین کی خانگی کشمکش میں جنرل فرانکو کی کامیابی یقینی طور پر خیال کی جاتی ہے۔ اب جرمن اپنے دونوں حلیفوں کیساتھ ملکر بحرِ روم میں اپنی طاقت کو بہت ہی مضبوط کرلیگا جسکا نتیجہ فرانس اور برطانیہ کیلئے نہایت ہی خطرناک ثابت ہوگا اسکے ساتھ ہی روس اور جرمنی کا ہمیشہ کا بغض وعناد رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جسکا نتیجہ پولینڈ کی بربادی بہر نہج یہ کہنا کچھ مشکل نہیں کہ زیکوسلاویکیا پر جرمنی کے ۶۰ اٹم سے بہت بڑا خطرہ محسوس ہوتا ہے، اسلئے کہ جرمنی اگر زیکوسلاویکیا پر حملہ آور ہوتا ہے تو فرانس اور روس کی متحدہ طاقتیں زیکوسلاویکیا کی حمایت میں جرمنی سے مقابلہ کرینگی جیسا کہ اس سے پہلے روس اور فرانس زیکوسلاویکیا سے وعدہ اور جرمنی کو چیلنج دے چکے ہیں

بقیہ صفحہ ۲۹ پر

تعلیمات فرقان

دوسری صفت قدرت ہے

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔

وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (قرآن حکیم) اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

۵۔ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ اپنے مارنے پر، اپنے جیسے خدا کے پیدا کرنے پر، جلنے پر، یا مثلاً چوری یا ڈاکہ وغیرہ پر بھی قادر ہے؟ اگر ان چیزوں پر قادر نہیں تو مفہوم آیت غلط ہو گیا۔ سلسلہ جواب میں سب سے پہلے تو یہ تحقیق کرنا ہو کہ چیز جسکی عربی "شیٔ" ہے۔ وہ کیا ہے۔ جو چیزیں ناممکن اور محال ہوں اُنکو چیز یا شئی بھی نہیں کہا جاتا، اور اگر آپ اس تحقیق کی اُلجھن میں نہ پڑنا چاہیں تو صاف اور واضح جواب یہ ہے کہ جسطرح قادر میں وصف قدرت کا ہونا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہو کہ جسپر وہ قدرت کو صرف کرے اُسمیں قدرت کے قبول کرنیکی قابلیت ہو، اگر کسی چیز میں قدرت کے قبول کرنیکی قابلیت ہی نہیں تو وہ اس چیز کا نقصان ہے نہ کہ قادر کا۔

تمہاری نظر کے سامنے سب سے زیادہ روشن چیز آفتاب ہے، اسکو سرچشمہ نور کہا جا سکتا ہے، مگر تم ہی بتاؤ کہ جسطرح آئینہ اُسکی کرنوں سے جگمگا جاتا ہے کیا اُلٹا توا بھی کوئی درخشانی قبول کرتا ہے، یہ قصور آفتاب کا ہے یا اُلٹے توے کا۔

حکیم اجمل خاں مرحوم کی جوہر والی مفرح فرض کرو بہترین چیز ہے، بوڑھے کو جوان بنا دیتی ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے اپنے گدھے کو کھلائی اسکو کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ تو آپ خود ہی بتائیں کہ گدھے والے کو آپ کیا

(بقیہ مضمون صفحہ ۸) جرمنی کیساتھ ملکر جاپان اٹلی فرانکو نیکو سلوو کیا پر نازیزم کا مظاہرہ کرینگے، اس سلسلہ میں برطانیہ ہی کب اس آگ و خون کی بارش کو دیکھنا گوارا کریگی بالآخر اسکو بھی اپنے حلیف فرانس اور روس کیساتھ ملکر زیکوسلوو کیا پر جرمن اور اٹلی، فرانکو کی طاقت کا مقابلہ کرنا پڑیگا اور ممکن ہے کہ برطانیہ کو اپنے وقار کے خاتمہ کا آخری لمحہ اپنی نظروں سے دیکھنا پڑے۔

کہیں گے۔

کوئی مرد معجون حفظ الجنین سیروں کھا گیا مگر وہ ہمیشہ یہی شکایت کرتا رہا کہ اسکی بیوی کو اسقاط کی شکایت جیسے پہلے ہو جاتی تھی اب بھی ہے، تو آپکا فیصلہ اُسکے حق میں کیا ہوگا۔

تو اب خیال فرمایئے کہ شریک باری تعالیٰ یا اسکا ہمسر یا مثیل ہونا، یا باری تعالیٰ کا فنا ہو جانا وجودی چیزیں ہیں یا عدمی، اور اگر عدمی چیزیں ہیں تو اُنکا وجود ممکن ہے یا محال۔

ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزیں عدمی ہیں اور محال ہیں یعنی اُنکا نہ ہونا ضروری ہے، ان کے اندر وجود کی صلاحیت ہی نہیں۔ کیونکہ خداوند عالم کو حیّ قیوم، حیات کا حقیقی مالک اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والا تسلیم کیا گیا ہے۔ فانی حادث یا مخلوق ہونا خدائی مفہوم کے مخالف ہے۔

اب ان وہمی چیزوں کے قدرت سے خارج ہونیکا باعث یہ نہیں کہ خداوند عالم کی قدرت میں معاذ اللہ کمی ہے۔ بلکہ سبب یہ ہے کہ خود ان چیزوں میں وجود کی صلاحیت نہیں

نور اگر نور ہے تو وہ ظلمت نہیں بن سکتا ہے، دن اگر دن ہے تو وہ رات نہیں بن سکتا۔ تو خدا اگر خدا ہے تو وہ فانی یا مخلوق نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح جننا وغیرہ صفات نقصان ہیں اور عیب ہیں، خداوند عالم عیوب سے پاک ہے، کمال قدرت یہ ہے کہ اس قسم کے تمام مادی اسباب سے بالا ہو کر حکم اور صرف حکم کے ذریعہ معدوم کو موجود کر دیا جائے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ہ	جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو صرف اسکا حکم ہوتا ہی کہ ہو جا! وہ چیز ہو جاتی ہے۔

رہی چوری یا ڈاکہ تو یہ دوسرے کی چیز میں ہوتا ہے، اپنی چیز میں چوری ناممکن اور احاطہ ملکیت کی حالت یہ ہے کہ زمین و آسمان اور اُن کے اندر کی تمام چیزیں بلکہ جملہ کائنات صرف خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی ملک ہی ہے

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	زمین و آسمان کی تمام چیزیں اللہ ہی کی ہیں

ترجمہ تفسیر ابن کثیر ——— (۴)

تفسیر بالرائے اگرچہ صحیح بھی ہو تب بھی غلطی ہے۔

ترمذی وغیرہ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔
من قال فی کتاب اللہ برائہ فاصاب فقد اخطا۔ ترجمہ جو شخص کتاب اللہ میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اگر صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ وجہ یہ ہے کہ اس نے ایسی بات بنائی ہے جبکا شرعی طور پر اسکو علم نہیں تھا اور اُس نے وہ راستہ اختیار کیا ہے جو حکم شریعت کے خلاف تھا، پس اگر اس نے فی الواقع صحیح مطلب بیان بھی کر دیا تب بھی وہ خطا کار ہے کیونکہ اُس نے خلاف ضابطہ کام کیا، مثلاً کسی شخص نے کسی معاملہ کا فیصلہ وقفیت حاصل کئے بدون کر دیا، اُسکے متعلق عذاب دوزخ کی وعید ہے، اگرچہ اُسکا فیصلہ درست ہی ہو مگر ہاں اسکا جرم اس شخص سے کم ہوگا جبکا فیصلہ ناواقفیت کیساتھ ہو اور غلط بھی ہو۔

علیٰ ہٰذا خداوند عالم نے ان لوگوں کو کاذب قرار دیا ہے جو کسی پر زنا کا الزام لگائیں (اور شرعی قانون کے بموجب چار گواہ پیش نہ کر سکیں) چنانچہ ارشاد ہے

فان لم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ ھم الکاذبون۔　　اگر وہ چار) گواہ نہ پیش نہ کر سکیں تو یہ الزام لگانے والے جھوٹے ہیں۔

پس یہ الزام لگانے والا جھوٹا ہے اگرچہ وہ الزام واقعہ کے اعتبار سے صحیح ہو کیونکہ اُس نے ایسی خبر دی ہے جو شریعت کی رو سے اُسکے لئے جائز نہ تھی۔ اسی باعث سلف صالحین کی جماعت نے اس سلسلہ میں نہایت احتیاط سے کام لیا ہے۔

چنانچہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کونسی زمین مجھ کو اٹھا سکتی ہے، کونسا آسمان مجھ پر سایہ ڈال سکتا ہے جبکہ میں کتاب اللہ میں کوئی ایسی بات کہوں جسکا علم نہ ہو۔

ابراہیم تیمی نے اسکو اسطرح روایت کیا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فَاکِھَۃً وَّاَبًّا کی تفسیر دریافت کی گئی تو آپنے وہی جواب دیا جو اوپر گذرا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر

تلاوت کی وفاکھۃً و ابًّا ۔ پھر فرمایا کہ فاکہہ کے معنی تو معلوم ہیں۔ "میوہ" لیکن ابًّا ۔ یہ کہکر کچھ غور کیا ...... پھر فرمایا اے عمر بلا شبہ یہ تو بناوٹ ہے (یعنی قرآن کی تفسیر میں اپنی طرف سے گھڑ کر کچھ کہا جاوے)

حضرت ثابت رضؓ نے حضرت انس سے اسطرح روایت کیا ہے کہ ہم (یعنی حضرت انس) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے کُرتے کے پچھلے حصہ میں جو کمر پر تھا چار پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپنے تلاوت کی وفاکھۃً وَّ ابًّا ۔ پھر فرمایا ابًّا کیا؟ پھر فرمانے لگے یہ تو بناوٹ ہے۔ اچھا اے عمر، اگر اسکی تفسیر تجھے نہ معلوم ہو تو تیرے اوپر کیا ذمہ داری ہے، تو اسمیں تیرا کیا بگڑتا ہے۔

لفظ اَبّ کی تفسیر میں ان دونوں بزرگوں کی خاموشی کا مطلب یہ ہے کہ ابًّا کی کیفیت کا انکشاف چاہتے تھے کہ وہ کس طرح کی ہوتی ہے ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ ابّ از قسم روئیدگی ہے، زمین سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی فانبتنا فیھا حبًّا وَّ عِنَبًا میں نباتات کے سلسلہ میں اسکو بیان فرمایا گیا ہے۔ (ابن جریر کی صحیح السند روایت ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کی تفسیر دریافت کی گئی وہ آیت ایسی تھی کہ اگر تم میں کسی سے اسکی تفسیر دریافت کی جاتی تو ضرور کچھ کہہ ڈالتا مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اُسکی تفسیر سے انکار کر دیا۔

(حضرت ابو عبیدہ بحوالہ ابن ابی ملیکہ) کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "یوم کان مقدارہ الف سنۃ" (وہ دن جسکی مقدار ہزار سال ہے) کے متعلق سوال کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "یوم کان مقدارہ خمسین اَلفَ سنۃ" (وہ دن جسکی مقدار پچاس ہزار برس ہی) کو تم بتا دو۔ سائل نے عرض کیا کہ میرا مقصد یہ تھا کہ آپ کوئی حدیث پیش فرمائیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کا ذکر فرمایا ہے ان کو وہی خوب جانے۔ بہرحال ابن عباس رضی اللہ عنہ نے گوارا نہ کیا کہ کتاب اللہ کی تفسیر میں وہ چیز پیش کریں جسکا انہیں علم نہیں۔

(ابن جریر بحوالہ ولید بن مسلم) حضرت طلق بن حبیب حضرت جندب بن عبداللہ کے پاس گئے اور

قرآن پاک کی کسی آیت کی تفسیر دریافت کی۔ حضرت جندبؓ نے فرمایا اگر تم مسلمان ہو تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم میرے پاس نہ ٹھیرو (یعنی اس خاص مقصد کیلئے میرے پاس نہ ٹھیرو کیونکہ تمہارا یہ مقصد یہاں پورا ہونیوالا نہیں)

(امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ بحوالہ یحییٰ بن سعید) حضرت سعید بن مسیبؒ سے جب قرآن پاک کی کسی آیت کی تفسیر دریافت کیجاتی تھی تو فرمادیا کرتے تھے "میں تفسیر قرآن کے متعلق کچھ نہ کہونگا"۔

(حضرت لیث بحوالہ یحییٰ بن سعید) حضرت سعید بن مسیب قرآن پاک کی تفسیر میں صرف وہی بات فرماتے جسکا علم ہوتا۔

(حضرت شعبہ بحوالہ عمرو بن مرہ) کسی نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کسی آیت کی تفسیر دریافت کی حضرت سعید نے فرمایا کہ مجھ سے قرآن پاک کی تفسیر مت پوچھو، یہ ان سے پوچھو جن کا خیال ہے کہ قرآن پاک کا کوئی مضمون ان سے پوشیدہ نہیں (اس سے حضرت عکرمہ کیطرف اشارہ تھا)۔

(ابن شوذب بحوالہ یزید بن ابی یزید) ہم حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے حرام اور حلال (فقہی مسائل) کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے، وہ حرام وحلال کے سب سے زیادہ واقف تھے مگر جب ہم کسی آیت کی تفسیر دریافت کرتے تو آپ ایسے خاموش ہو جاتے کہ گویا سنا ہی نہیں)

(ابن جریر بحوالہ عبد اللہ بن عمر) میں نے مدینہ طیبہ کے فقہاء کو دیکھا ہے وہ لوگ تفسیر قرآن کے متعلق کچھ کہنے کو بہت ہی بڑا کام خیال کرتے تھے۔ (یعنی خود رائی سے بیحد ڈرتے تھے احتیاط کامل کے باوجود بھی اسکو نہایت دشوار کام سمجھ کر گھبرا تے تھے۔) حضرت سالم بن عبد اللہ، قاسم بن محمد۔ سعید بن مسیب اور حضرت نافع ان ہی بزرگوں میں سے تھے۔

(حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ بحوالہ حضرت ہشام بن عروہ) میں نے اپنے والد (حضرت عروہ) کو کبھی بھی کسی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

(حضرت ایوبؒ۔ ابن عونؒ اور ہشام دستوائیؒ) حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے تھے کہ میں نے ایکمرتبہ حضرت عبیدہ سلمانی سے ایک آیت کی تفسیر دریافت کی، آپنے جواب دیا، وہ حضرات رخصت ہوئے جو

یہ جانتے تھے کہ کس کس چیز کے متعلق قرآنِ پاک کی آیتیں نازل ہوئی تھیں (یعنی شانِ نزول بتلانے والے حضرات تو رحصت ہوگئے اب تو تعلیماتِ قرآنیہ پر عمل کر کے تقویٰ حاصل کرو اس بحث میں مت پڑو کہ اس آیت کا شانِ نزول کیا ہے ۔) بس تقویٰ کرو اور سیدھے راستہ پر قائم رہو۔

حضرت ابو عبید مسلم بن یسار فرمایا کرتے تھے ۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے کسی حدیث کو نقل کرو (یعنی کسی آیت کی تفسیر کرو) تو خوب غور کر لو کہ اس آیت کے ماقبل اور مابعد کا کیا مضمون ہے ۔

(حضرت ہشیم بحوالہ حضرت ابراہیم) ہمارے ساتھی تفسیر قرآن سے بچا کرتے تھے۔ اور خوف کھاتے تھے)

(حضرت شعبہ بحوالہ عبداللہ بن ابی السفر) حضرت شعبی فرمایا کرتے تھے، کوئی آیت ایسی نہیں ہے جسکے متعلق میں نے دریافت نہ کیا ہو لیکن آیات اللہ جل شانہٗ کی روایات ہیں (یعنی تفسیر آیات کا معاملہ بہت ہی زیادہ اہم اور نہایت ہی نازک اور پر خطر ہے جسکی ہمت مشکل سے ہوتی ہے

(ابو عبید بحوالہ مسروق) فرمایا کرتے تھے تفسیر سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ کی روایتیں ہیں ۔

مذکورہ بالا آثار ۔ اور اس قسم کی روایتیں جو ائمہ سلف سے منقول ہیں وہ اسی پر محمول ہیں کہ جن آیات کے متعلق ان حضرات کو علم نہیں ہوتا تھا اُن کے بارے میں وہ انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے اپنی عقل سے اُن کی تفسیر نہ کرتے تھے ۔ لیکن ایسا شخص جسکو لغت (یعنی زبان اور محاورات) اور شریعت (یعنی بیانِ شارع یا قواعدِ شرعیہ کے لحاظ سے آیات کا علم حاصل ہو اسکا اس سلسلہ میں کلام کرنا درست ہے کچھ مضائقہ نہیں اسی باعث ان ہی حضرات و نیز ان کے ماسوا دیگر حضرات سے آیات کی تفسیریں منقول ہیں اور اسمیں کوئی منافات نہیں (کیونکہ حاصل یہی رہا) کہ جن آیت کے متعلق تفسیر اُن کو معلوم تھی بیان کر دی اور جسکی تفسیر انکو معلوم نہیں تھی نہیں بیان کی اور یہی ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ جسطرح غیر معلوم کے متعلق سکوت واجب ہے ۔ اسی طرح معلوم کا بیان کرنا بھی واجب ہے جبکہ اسکے متعلق دریافت کیا جائے کیونکہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ — یعنی (جس چیز کا علم ہو) اسکو لوگوں کے سامنے ضرور ضرور بیان کر دو اور چھپاؤ مت

سورۂ آلِ عمران رکوع ۹ پ ۴

حیات الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ عالم

خیر البشر اور ابو البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی امتحانات

کا مقابلہ

(۳)

(۱) کمال نیاز مندی بہرحال ایک غلطی ہوئی جسکی وجوہات وہی ہیں جنکی طرف تحریر سابق میں اشارہ کیا گیا اُن کے علاوہ اور بھی وجوہات بیان کیگئی ہیں جنکو ہم نے بنظرِ اختصار ترک کر دیا، اب ہی تنبیہ کے بعد موقعہ تھا کہ سیدنا آدم علیہ السلام معذرت کرتے اور غلطی کی وجوہات بیان کر کے برأت کی سبیل نکالتے، مگر کمال نیاز مندی یہ ہے کہ انسان خود کو سراسر تقصیر اور سرتا پا ہیچ سمجھے، آخر اس پوری ہستی کی جسکا نام انسان ہے حیثیت ہی کیا ہے، صرف یہی کہ ایک مشتِ خاک ہے، جسکو لطفِ الٰہی نے اتنا نوازا کہ مسجودِ ملائک بنا دیا۔

انسان جسقدر اپنی حقیقت سے ناواقف رہیگا وہ اپنی ہستی میں اُلجھا رہیگا، لیکن جیسے جیسے چشم معرفت میں بصیرت پیدا ہوتی رہتی ہے، وہ اپنی ہستی کو فنا، اپنے عمل کو حقیر، اپنی جد وجہد کو ناچیز سمجھتا رہیگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (جنکو صدیقیت کا وہ خطاب عطا ہوا جو اُمتِ محمدیہ میں کسی کو حاصل نہیں ہوا خود قرآن مجید میں جا بجا جنکی توصیف فرمائی گئی) فرمایا کرتے تھے۔ "اے کاش میں درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا"!

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا گیا کہ آپ حرمِ کعبہ میں کنکریوں پر سر رکھے ہوئے التجا کر رہے ہیں ؎

من نگویم کہ طاعتم بپذیر ۔۔۔ قلمِ عفو بر گناہم کش

شیخ سعدی فرماتے ہیں اور بہت ہی خوب فرماتے ہیں۔ ؎

عاصیاں از گناہ توبہ کنند ۔۔۔ عارفاں از عبادت استغفار

بہر حال حضرت آدم علیہ السلام نے ندائے الہٰی کے جواب میں فوراً عرض کیا۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنفُسَنَا وَاِن لَّمْ	اے رب ہمارے، ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا، اگر آپ
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ	ہماری مغفرت نہ فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہ فرمائیں گے
الْخَاسِرِينَ ط سورہ اعراف رکوع ۸ پ	تو بلاشبہ ہم خائب وخاسر ہوں گے

---

(۱۲) **حضرت آدم علیہ السلام کو دوبارہ جنت میں کیوں نہیں واپس کیا گیا** غلطی معاف ہوئی لیکن سوال یہ ہے کہ معافی کے بعد دوبارہ جنت میں کیوں نہیں پہنچایا گیا، لیکن جو شخص اس حقیقت سے واقف ہے کہ خداوند عالم نے جسطرح ہر چیز میں ایک تاثیر پیدا کی ہے اسی طرح انسانی عمل میں بھی تاثیر پیدا کردی ہے جو قانونِ قدرت کے بموجب احکامِ الہٰی کے ماتحت ظہور پذیر ہوتی رہتی ہے، اسکو کوئی خلجان نہیں پیدا ہوسکتا کوئی انسان شکار پر گولی چلائے وہ کسی انسان کے لگجائے، اگرچہ یہ غلطی ہے مگر غلطی ہونے کے باعث اُسکی موت کو دفع نہیں کیا جا سکتا، گناہ بیشک نہیں مگر قتل نفس جو اضطراری طور پر سرزد ہوگیا اُسکی بنا پر شریعت نے کفارہ مقرر کردیا، مرنے والیکی موت بھی اسی کے حکم سے ہے اور کفارہ بھی اُسی کے حکم سے واجب ہوا غلطی سے لفظ طلاق زبان سے نکل گیا، اگرچہ غلطی ہے، اور اگرچہ بلاوجہ طلاق کا گناہ اُسپر عائد نہ ہوگا، مگر طلاق ضرور واقع ہوجائیگی، نماز میں سہو ہو تو اگرچہ گناہ نہیں مگر سجدۂ سہو ضرور واجب ہوگا ورنہ نماز دوبارہ پڑھے بہر حال درخت کے کھانے کی ایک تاثیر تھی جو بہر حال ظہور پذیر ہوئی - امر تکوینی کے سلسلہ میں جو اس اخراج اور پھر واپس نکرنے کی حکمت ہے وہ سورۂ اعراف کے رکوع ۳ کی ابتدائی آیتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوسکتی ہے

:۱۳:

اثر گناہ

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا	پس جب چکھا دونوں نے درخت، ان پر
سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا	کھل گئے عیب اُن کے، اور جوڑنے لگا پنے
مِن وَّرَقِ الْجَنَّةِ (سورۂ اعراف ع پ ۸)	اوپر جنت کے پتّے۔

حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں "اُن کے عیب اُن پر مخفی تھے یعنی استنجا اور شہوت کی حاجت جنت میں نہ تھی، نیز اُن کے اوپر کپڑے تھے وہ بھی کبھی نہ اُترتے تھے اسلئے کہ اُتارنے کی حاجت نہ ہوتی تھی اور یہ اپنے اعضاء سے واقف نہ تھے، جب یہ گناہ ہوا تو لوازمِ بشری پیدا ہوئے، اپنی حاجت سے خبردار ہوئے اور اپنے اعضاء دیکھے۔

قبولیتِ دُعا (۱۴) اسوقت دو دعائیں مانگی گئیں دونوں قبول ہوئیں، مگر ایک دُعا خدا کے نبی کی تھی، ایک دُعا، غرور اور سرکشی کے پیکر یعنی ابلیس کی۔ خدا کے نبی نے مغفرت، رحمت، خداوندی آمرزش اور عفو و کرم کی دُعا مانگی جو قبول ہوئی اور آدم علیہ السلام اب دُنیا میں خدا کے سب سے پہلے مقرب اور مقبول بندے ہوئے۔

اس کے برعکس شیطانی دُعا میں قیامت تک کی مہلت طلب کیگئی تھی، اور یہ کہ اولادِ آدم کو گمراہ کرنے کی طاقت اُسکو بخشدی جائے، یہ دعا اُس کیلئے قبول ہوئی۔ چنانچہ ارشاد ہوا

اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی	اترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہوئے۔
الارض مستقر ومتاع الی حین قال	اور تم کو زمین میں ٹھہرنا ہے اور برتنا ہے ایک وقت تک
فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون	ارشاد ہوا کہ تم اسی میں جیوگے، اور اسی میں تم مروگے
(سورہ اعراف - ع ۲ - پ ۸)	اور اُسی سے نکالے جاؤگے۔

عہد الست (۱۵) میرا یہ ظاہری خول اس دُنیا میں تیس پینتیس سال پیشتر ہی پیدا ہوا، جبکہ میں جنین کے بجائے شیر خوار بچہ بنا تھا، اور میرے اعزا و اقارب نے ایک کان میں اذان اور ایک میں تکبیر پڑھ کر میرے دنیاوی قیام کی ایک مثال پیش کی تھی یعنی یہ کہ میری موت پیدائش سے اتنی ہی قریب ہے جتنی اذان سے تکبیر یا بعنوان دیگر وہ اذان و تکبیر اُس نماز کی تھی جو وفات کے بعد جنازہ پر پڑھی جائے گی۔ خدا کی پناہ انسان بھی کسقدر جلد باز ہے، پیدا ہوتے ہی وفات کی اطلاع دیدی۔ بہرحال قیامِ دُنیا کی مدت خواہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو، مگر مجھے یقین ہے کہ میری عمر اس سے بہت زیادہ ہے، مجھے خود یاد نہیں کہ میں کب پیدا ہوا، ہاں اتنا ضرور یاد ہے کہ ہزاروں لاکھوں برس گذرے کہ جب میں پیدا ہوا

آپ کیا ہیں یا میں کیا ہوں

دُنیا کو "زور" کہا گیا ہے کیونکہ یہ بہت ہی زیادہ جھوٹی ہے، اسمیں سر بسر دھوکا ہی ہے، انسان رات دن دھوکے ہی میں مبتلا رہتا ہے" الّا ماشاءاللہٗ

اس سے بڑھ کر دھوکا کیا ہو سکتا ہے کہ زید مثلاً آجتک یہی خیال کرتا رہا ہے کہ ان مادی، ہاتھ، پاؤں، زبان ہونٹھ، آنکھ، ناک، وغیرہ کا نام زید ہے۔ لیکن آپ غور کریں تو زید کی حقیقت کو ان چیزوں سے اتنا ہی واسطہ ہے جتنا زید کو اپنے لباس اور پوشاک سے۔

زید جب بچہ تھا تب بھی زید ہی تھا اور جب جوان ہوا تب بھی زید ہی تھا اور اب بڑھاپے کی بدترین حالت میں ہے، بینائی جاتی رہی، قویٰ بیکار ہوگئے، ہاتھوں میں رعشہ اور پیروں میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہوگئی تب بھی زید ہی ہے، اگر امیر ہے تب بھی زید ہے اور خدانخواستہ تباہ حال فاقہ مست ہوگیا تب بھی زید ہی ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ زید کچھ اور ہی ہے۔ اسکو آپ روح کہیئے یا احادیثِ مقدسہ کی اصطلاح کے بموجب "نسمہ" کہیئے بہرحال اسکا نام زید ہے۔

یہ حقیقی زید اس وقت نہیں پیدا ہوا جبکہ وہ بطنِ مادر سے خارج ہوا بلکہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی دُنیا میں تشریف آوری سے بھی بہت پہلے وہ پیدا ہو چکا تھا۔

واذ اخذ ربک من بنی آدم من	تمام اولادِ آدم نے جواب دیا کہ ضرور آپ
ظھورھم ذریتھم واشھدھم علیٰ	ہمارے پروردگار ہیں اور ہم اسپر شاہد ہیں
انفسھم الست بربکم۔ قالوا بلیٰ شھدنا	یہ شہادت اسلئے لی گئی کہ کہیں قیامت کے روز یہ
ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن	نہ کہنے لگیں کہ شرک تو ہمارے آباء و اجداد نے نکالا
ھٰذا غافلین۔ او تقولوا انما	تھا جو ہم سے پہلے تھے ہم تو انکے بعد کی ذریت تھے۔ کیا
اشرک آباءنا من قبل وکنا ذریۃ	آپ ہم کو اس فعل پر سزا دیتے ہیں جو باطل پرستوں
من بعدھم۔ افتھلکنا بما فعل المبطلون	نے کر لیا تھا۔ (سورۂ اعراف رکوع ۲ پ ۹)

اصحابِ صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اصحاب صفہ کے عمومی مشاغل (۱) حفظ قرآن اور علمی مذاکرہ۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (میں) ایک روز ضعفا مہاجرین (اصحاب صفہ) کی جماعت میں بیٹھ گیا چونکہ وہ ننگے گلے تھے اسلیے ایک دوسرے کی آڑ میں چھپ رہے تھے اور ایک شخص قرآن شریف پڑھ کر سنا رہا تھا، دفعتہً سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہمارے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ قرآن شریف پڑھنے والے صاحب خاموش ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، پھر فرمایا تم لوگ کیا کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک صاحب ہمیں قرآن شریف سُنا رہے تھے اور ہم قرآن شریف سُن رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اُس خدائے بالا و برتر کی حمد جس نے میری اُمت میں ایسے اصحاب پیدا کئے جن کے ساتھ رہنے کا مجھ کو حکم کیا گیا"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے تاکہ مساوات کا اظہار فرما دیں، پھر آپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ حلقہ بنا لو حاضرین نے حلقہ بنا لیا اور اب اُنکے چہرے سامنے ہو گئے، میرا خیال یہ ہے کہ (اس سے بیشتر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سوا کسی کو بھی نہ پہچانا تھا کیونکہ ایکدوسرے کی آڑ میں برہنگی چھپانے کیلئے چھپے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے مفلس مہاجرین، تمہیں مبارکباد ہو۔ تمہیں نورِ مکمل قیامت کے روز حاصل ہو گا جمع الفوائد صفحہ ۲۶۳ و صفحہ ۲۶۴ ج ۲۔

اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں (الف) اصحاب صفہ کا مشغلہ (ب) ان کا افلاس کہ اتنے کپڑے بھی نہیں کہ تمام بدن چھپا سکیں، یہ سوال سے بچا ایکدوسرے کی آڑ میں بیٹھکر بدن چھپاتے ہیں (ج) ان حضرات کی فضیلت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ (ترجمہ) ان لوگوں کیساتھ برابر رہو جو اپنے رب کو صبح اور شام

پکارتے ہیں اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔

(د) اسلامی مساوات (ہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کہ آپ نے سلام میں سبقت فرمائی (و) اُستاذ یا معلم کے سامنے حلقہ بنا کر بیٹھنا مسنون ہے۔ (ز) ان حضرات کا اجر کہ قیامت کے روز نور مکمل ان حضرات کو حاصل ہوگا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کرنا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، لوگوں کو تعجب ہے کہ میں اتنی زیادہ حدیثیں کیسے بیان کرتا ہوں اتنی حدیثیں تو انصار اور مہاجرین بھی نہیں بیان کرتے جو قدیم الاسلام ہیں لیکن صورت یہ تھی کہ انصار بھائی اپنی کھیتی باڑی میں اور مہاجر بھائی بازار کے کاروبار میں مشغول رہا کرتے تھے اور میں صفہ کے مساکین میں سے ایک تھا، میرا کام اسکے سوا کچھ نہ تھا کہ کچھ مل جائے تو شکم پڑی کروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں حاضر رہوں۔

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث ارشاد فرماتے ہوئے فرما دیا، میرے کلام کے ختم ہونے سے پہلے جو شخص بھی اپنی چادر پھیلا دیگا پھر اسکو سمیٹ لیگا اسکو میرا کلام محفوظ رہیگا۔

سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں ایک کمبلی اوڑھے ہوئے تھا میں نے اسکو فوراً پھیلا دیا پھر اسکو سمیٹ کر سینہ سے لگالیا، مجھے آپکا کلام پورا یاد رہا۔ اس حدیث سے چند باتیں مستفاد ہوتی ہیں۔

(الف) حضرت ابوہریرہؓ کا شغل - آپ اصحاب صفہ میں سے تھے۔

(ب) اہل وعیال کیلئے کسب معیشت کی فضیلت کہ حضرات مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم اجمعین کاروبار میں مشغول رہتے ہیں اور خدمتِ قدسیہ میں ہر وقت حاضر نہیں رہ سکتے۔ حالانکہ اس مقدس دربار کی حاضری سعادتِ انسانی کا بیش بہا خزانہ ہے۔

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ۔

(۳) سفر و حضر میں کو کبہ ہمایوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور خدمتِ قدسیہ میں جاں نثارانہ حاضری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ہیں راہِ خدا میں اسقدر ڈرایا گیا ہوں کہ اتنا کوئی نہیں ڈرایا گیا۔ مجھے راہ خدا میں اتنی اذیت پہنچائی گئی، مجھ پر تیس دن رات ایسے گذرے کہ میرے اور بلال کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی جسکو جگر رکھنے والا جاندار کھا سکے صرف تھوڑی سی چیز (چھوارے) جسکو بلال کی بغل میں دبا لیا کرتے تھے۔ (سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں سے تھے۔)

(۴) جہاد فی سبیل اللہ۔ یعنی جن غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجایا کرتے تھے اُن میں تو حاضری ہوتی ہی تھی اُن کے علاوہ پیش آنیوالی مختلف ضرورتوں کیلئے پولیس یا فوجی دستہ کا کام دیا کرتے تھے جب ضرورت پڑتی ان حضرات کا دستہ بھیجدیا جاتا تھا جسکی شانِ روانگی دُنیا کی تاریخ میں ایثار و فدائیت کا بےنظیر معجزہ ہوا کرتی تھی۔ کپڑے پھٹے ہوئے چمڑے یا ٹاٹ کے پیوند لگے ہوئے، ٹوٹے ہوئے چپل یا برہنہ پا، تلواریں چیتھڑوں میں لپٹی ہوئیں، پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے، نہ دھوپ سے سایہ کیلئے کوئی خیمہ ہے، نہ بارش سے بچنے کیلئے کوئی ڈیرہ نہ رسد کا نام و نشان، نہ سواری کا پتہ، بال بکھرے ہوئے چہرہ گرد سے اٹا ہوا، دھوپ سے تمتمایا ہوا، مگر ایک مقصد پر نگاہیں گڑی ہوئی ہیں، بلند ہمتیں اسی طرف منعطف ہیں، قدم اسی طرف اُٹھ رہے ہیں، پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے مگر ناممکن ہے کہ ان حضرات کے قدموں میں کوئی لغزش پیدا ہو، آقائے دوجہاں کا حکم سامنے ہے اور جو کچھ ہے اُسپر قربان۔

مقبولانِ بارگاہ کی مقدس جماعت

رسالہ قائد نہایت عظیم الشان مقصد لیکر اشاعت پذیر ہوا ہے حضرات علماءِ ہند کی خدمت میں یہ رسالہ بطور انسائیکلوپیڈیا پیش کیا گیا ہے، حضرات اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، اور اسلام اور آئین حکومت مسلم اقتصادیات وغیرہ موضوع تفتیش و تحقیق ہیں، علماء کرام سے استدعا ہے کہ وہ اپنی بلند پایہ تحقیقات اس رسالہ کے ذریعہ سے عام مسلمانانِ ہند تک پہنچائیں۔

علم دوست حضرات سے درخواست ہے کہ وہ کثرتِ اشاعت کی جد و جہد فرماکر حضرات علماء کے فیوض کو زیادہ سے زیادہ عام کریں۔ ہم ممنون ہیں کہ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب استاذ دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف نے ہماری درخواست کیطرف سب سے پہلے توجہ فرمائی، ہم مولانا موصوف کی اس قدر افزائی کا مکرر شکریہ ادا کرتے ہوئے مولانا کے مضمون اور مکتوبِ گرامی کو آجکی اشاعت میں شائع کرنیکا شرف حاصل کر رہے ہیں اور یہ توقع ہے کہ مولانا موصوف نیز دیگر حضرات اہلِ علم ہمیں اس قسم کی سعادت اندوزی کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائیں گے۔ (ادارہ)

از بندہ محمد شفیع اللہ سہسرامی عفی عنہ

بخدمت مکرمی جناب مولانا صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آج صبح ۱۰ بجے قائد کا مطالعہ کیا، سیرتِ اصحاب صفہ کی طرف اعتنا قابل داد ہے اللہ تعالیٰ آپکو کامیاب فرمائے، کچھ عرصہ ہوا طلبہ کی ایک جماعت ترغیب و تشویق کی خاطر میں نے تقریباً چوالیس ۴۴ اصحابِ صفہ کے مختصر مگر مستند حالات قلمبند کر کے سنائے تھے، چونکہ اسوقت خاص غرض اور ضرورت کو ملحوظ رکھکر

لکھا گیا تھا اسلئے دیگر پہلو پر عمداً نظر نہیں ڈالی گئی فی الحال اسی مجموعہ کو روانہ کر رہا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ کسی عنقریب فرصت میں کتب معتبرہ کی تلاش و جستجو کی جائیگی، اُمید کہ میری اس ناچیز خدمت کو قبول فرماتے ہوئے قائد کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر داخل حسنات فرمائیں گے۔ وہو ہذا۔

حامداً و مصلیاً۔ جناب صدر و معزز حاضرین اسوقت میں آپ لوگوں کے سامنے ایک ایسی مبارک جماعت اسلامی کے مختصر علمی سیاسی کارناموں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو اپنی منظم خدمات کے بدولت ستونِ ملت قرار دی جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا، اور وہ بابرکت و مخدوم طائفہ اصحابِ صفہ کے نام سے موسوم ہے، اصحابِ صفہ ان صحابہ کو کہتے ہیں جو وطن و رشتہ داروں کو چھوڑ کر تحصیل علم و معرفت کی خاطر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ عاطفت میں جا گزیں تھے اور جنکی زندگیاں صرف اسلئے وقف تھیں کہ سفر و حضر میں جو کچھ لسان وحی ترجمان سے مسموع ہوتا اسکو یاد و محفوظ رکھتے چنانچہ ہر ایک نے حسب مقدرت علوم و فیوض سے اپنے سینہ معمور کئے۔ اصحابِ صفہ در اصل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طلبہ تھے جنکی تمام تر خورد و نوش قیام و پوشش کا انتظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تھا۔ میں نے اس مختصر میں کنیت سنین وفات کے علاوہ دو چیزوں کو مدنظر رکھا ہے، اول یہ کہ بذاتِ خود ان حضرات نے کن کن حضرات سے احادیث روایت کی ہیں اور یہ کہ ان سے کن کن علماء و محدثین نے حدیثیں بیان کی ہیں۔ دوم یہ کہ اُن میں سے ہر ایک نے کس کس جنگ و فتوحات میں شرکت کی ورنہ انمیں سے ہر ایک ذات اتنے اوصاف کمالات کی جامع ہے کہ اگر پورے پورے حالات و سوانح قلم بند کئے جائیں تو کئی کئی جزو درکار ہوں گے ہمارے عربی مدارس کے ان طالبعلموں کو جو دن رات کتاب کے کیڑے بنے رہنے کے سوا دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں رکھتے فخر عالم کے طلبہ کے معیارِ زندگی پر نظر ڈالنی چاہئے کہ وہ کسطرح ملکی و سیاسی اُمور کی انجام دہی میں حصہ لیتے تھے وہ ہماری طرح حجرہ نشین نہ تھے بلکہ میدانِ کارزار کے مصائب سے بھی دوچار ہوتے تھے۔ ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ صحابہ کی روایات کا کتب حدیث میں جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کے قدم علمی میدان میں محصور و محدود ہونگے اور یہ اکابر صرف اپنے گھروں یا مسجدوں میں بیٹھ کر لوگوں کو تعلیم و تلقین کیا کرتے ہوں گے۔ جس سے احادیث کی حفاظت و اشاعت ہوئی مگر جب سیر و تاریخ کے مطالعہ سے ان کے رزمی کارناموں کی اطلاع ہوتی ہے اور بدر، اُحد، خندق، فتح مصر، فتح شام

فتح قادسیہ کے موقعہ پر ان طلباءِ عظام کو پاتے ہیں تو چشمِ عبرت وا ہوتی ہے اور ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کوئی دقّت نہیں ہوتی ہے کہ ملکی و سیاسی امور میں حصّہ لینا طلباء کا فرضِ منصبی ہے۔

اسی طرح ہمارے عربی مدارس کے ان طلباء کو جنکے لیل و نہار کا ہر لمحہ اخبار و رسائل کے مطالعہ میں گذرتا ہے اور جو اُٹھتے بیٹھتے مقالاتِ افتتاحیہ و خطبات کی گردان کرتے رہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے طلباء کی علمی خدمات اور تعلیمی مشاغل و انہماک کو بدیدہ عبرت مطالعہ کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ کتنے علوم اسلامی ہیں جنکو ہمارے قلب و دماغ نے محفوظ کئے ہیں مجھے اس حقیقت سے انکار نہیں کہ مصلحت اندیشی، حزم و انتظام و تدبیر میں کچھ ایسے طلبہ بھی ہونا چاہئیں جو معاویہ بن سفیانؓ، عمرؓ بن خطاب۔ عمروؓ بن عاص، خالدؓ بن ولید کے مشابہ ہوں، مگر ساتھ ہی ساتھ ہم میں ایسی جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے جو معاذ بن جبلؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوذرؓ، ابوہریرہؓ کے مشابہ ہو۔

ذیل میں ہم ان اصحاب کی تعداد روایت لکھتے ہیں جو محدثین کے نزدیک کثیر الروایت مانے گئے ہیں، اس سے ان حضرات کے علمی شوق کا پورا پورا اندازہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ ۵۳۷۵ (احادیث) حضرت عبداللہ عباسؓ ۲۶۶۰ (احادیث) حضرت عائشہ صدیقہؓ ۲۲۱۰ (احادیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ ۱۵۶۰ (احادیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ ۱۶۳۰ حضرت انس بن مالک - ۱۲۸۶ - حضرت ابوسعید خدری - ۱۱۷۰ -

یہی وہ حضرات ہیں جنکی مرویات کتب احادیث میں بکثرت آتی ہیں صحاح غیر صحاح میں ہر جگہ انہی کی جلوہ نمائی ہے، انمیں سے حضرت ابوہریرہؓ جو شیخ الطلبہ ہیں سب سے آگے ہیں۔ اس کے بعد میں عرض کرونگا کہ اصحاب صفہ کی سوانح و حالات کے متعلق مجھے باوصف کامل جستجو کے کوئی ایسی کتاب نہیں ملی جس سے حالات و واقعات کو اخذ کرتا البتہ رجال کی کتابوں سے حافظ ابن حجر عسقلانی کی تہذیب التہذیب، دولابی کی کتاب الکنی۔ ابن عبدالبر کی استیعاب و دیگر شروح و حدیث میرے پاس موجود ہیں اس مختصر میں جو کچھ میں نے لکھا ہے انہیں کتب مذکورہ کے مطالعہ کا نتیجہ ہے، اسلئے صحت و سقم کی تمامتر ذمہ داری انہیں کتابوں پر ہے، میں صرف صحتِ نقل کا ذمہ دار ہوں۔ اس سلسلہ میں حافظ جلال الدین سیوطیؒ کا رسالہ اسماءِ اہل صفہ، میری نظر سے گذرا، جسمیں حافظ سیوطیؒ نے اہل صفہ کے اسماء بہ ترتیب حروف تہجی بیان کئے ہیں جنکی تعداد ایک سو اُنہتر ایک ہے۔ مگر اسمیں

بعض اسماء کی تکرار آگئی ہے اسلئے ایکسو سے کچھ کم تعداد رہ جاتی ہے۔ اب میں ہر ایک کی مختصر حالات لکھتا ہوں،

(۱) اوسؓ بن اوس ثقفی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؓ سے آپ روایت کرتے ہیں۔ عمرو بن اوس عثمان بن عبداللہ، نعمان بن سالم وغیرہ علماء کی ایک جماعت نے آپسے حدیثیں لیں، امام احمد نے اپنی مسند اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ ہی کو اوس ابن حذیفہ بھی کہتے ہیں ۵۹ھ میں وفات ہوئی۔

(۲) بلالؓ حبشی۔ قدیم الاسلام ہیں، آپکے ثبات و استقلال صبر و حلم سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے، بدر، اُحد، خندق وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، ابوبکرؓ، عمرؓ، ابن عمرؓ، براء بن عازبؓ، اسامہ بن زیدؓ جیسے جلیل القدر اصحاب آپ سے روایت کرتے ہیں، تاریخِ وفات میں اختلاف ہے، امام بخاری کا بیان ہے کہ عہد فاروقی میں وفات ہوئی، عمرو بن علی کہتے ہیں کہ کچھ اوپر ساٹھ کی عمر میں ۲۵ھ میں وفات ہوئی۔ امام ذہبی کا قول ہے کہ طاعون عمواس ۱۸ھ میں انتقال ہوا حلب میں مدفون ہیں۔

(۳) ثابت بن الضحاک اشہلی کنیت ابو زید بیعتہ رضوان میں شریک تھے۔ خندق میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ امام بخاری، امام ترمذی کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں شریک ہوئے، سنہ وفات میں اختلاف ہے۔ عمرو بن علی ۴۵ھ بتاتے ہیں، امام بغوی، طبری، ابو احمد حاکم فتنہ ابن زبیر ۶۵ھ بیان کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے قولِ ثانی کو ترجیح دی ہے۔

(۴) جرہد بن خویلد۔ ابو حاتم طبرانی وغیرہ محدثین نے اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ عبداللہ بن جرہد عبدالرحمن بن جرہد آپسے روایت کرتے ہیں۔ "الفخذ عورۃ" جرہد ہی سے مرفوعاً مروی ہے۔ آپ افریقہ کی جنگ میں شریک تھے حضرت معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

(۵) جندب بن جنادہ کنیت ابوذر نام میں اختلاف ہے، کتاب الکنی، تہذیب التہذیب نیز ابن ماجہ کی حدیث سے جندب معلوم ہوتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انس بن مالک، زید بن وہب الجہنی جبیر بن نفیر۔ احنف بن قیس، ابو ادریس خولانی وغیرہ محدثین عظام نے آپسے حدیثیں روایت کی ہیں، آپکے فضائل و مناقب بہت ہیں علم و معرفت سے آپکا سینہ معمور تھا، ربذہ میں خلافتِ عثمانی ۳۲ھ میں وفات پائی جنازہ کی نماز عبداللہ بن مسعودؓ نے پڑھائی۔

(۶) حذیفہ بن اسید، کنیت ابو ریحہ۔ جنگ حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ بیعتِ رضوان میں بھی شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، علی، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، ابو الطفیل، امام شعبی، سعید بن خالد ہلال بن ابی حسین وغیرہ محدثین کرام آپ سے روایت کرتے ہیں ۴۲ھ میں وفات ہوئی، جنازہ کی نماز زید ابن ارقم نے پڑھائی۔

(۷) حذیفہ بن یمان۔ حضرت حذیفہ اور آپ کے والد یمان جنگ بدر کی شرکت کا ارادہ رکھتے تھے مگر مشرکین نے نہ جانے دیا۔ جنگِ اُحد میں دونوں شریک تھے چنانچہ حضرت یمان کی شہادت اسی جنگ میں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، جابر بن عبد اللہ، جندب بن عبد اللہ بجلی عبد اللہ بن یزید الخطمی ابو الطفیل جیسے اجلہ صحابہ حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں، اسکے علاوہ حصین بن جندب، ابو ظبیان ربعی بن حراش۔ زر بن حبیش۔ زید بن وہب۔ ابو وائل۔ ابو ادریس خولانی۔ وغیرہ، ایک جماعت کاملین کی آپ سے احادیث بیان کرتی ہے۔ حضرت فاروق اعظم نے آپکو مدائن کا عامل مقرر کیا تھا، آپکے مناقب معروف و مشہور ہیں، آپ آنحضرتؐ کے راز دار تھے، آپکے وفور علم پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے جسکو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ عن حذیفہ لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما کان وما یکون حتی تقوم الساعۃ۔ آپ کے ہاتھوں میں بہت سے ممالک فتح ہوئے۔ دینور، ماسبذان، ہمدان، رے وغیرہ آپ ہی کے مفتوح ہیں۔ حضرت عثمان غنی کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۶ھ میں وفات ہوئی۔

۸۔ خالد بن زید انصاری کنیت ابو ایوب بدر اور تمام مشاہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ ہی کے مکان پر ایک ماہ تک قیام فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔ براء بن عازب، جابر بن سمرہ، زید بن خالد جہنی، ابن عباس مقدام بن معدیکرب جیسے بلند پایہ صحابہ آپ سے حدیثیں روایت کرتے ہیں، اس کے علاوہ عمر بن ثابت، عطاء بن یسار، عروۃ ابن الزبیر، عطاء بن یزید اللیثی وغیرہ اکابر علماء نے آپ سے روایت کی ہے۔ خوارج کے استیصال کیلئے حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

(باقی آئندہ)

تاریخ اسلام

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

(۳)

آپ ہر ایک فحش سے ہمیشہ پاکدامن رہے، آپ نہ کبھی خدا کے منکر ہوئے نہ کبھی شرک و بُت پرستی[1] کے مرتکب ہوئے۔

ابن جوزی نے[2] آپکو بھی اُن میں[3] شمار کیا ہے جو اسلام سے پیشتر ہی بُت پرستی سے متنفر تھے۔ آپنے کبھی شراب نہیں پی۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ زمانۂ جاہلیت میں (جبکہ شراب کا رواج عام تھا) شراب سے کیوں مجتنب رہے؟ فرمایا عزت اور انسانیت کی خاطر، کیونکہ جو شراب پیتا ہے وہ اپنی عزت آبرو کھو دیتا ہے انسانیت سے گذر[4] جاتا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو شراب کی قباحت کا احساس ابتدا عمر میں ہی ایک واقعہ سے ہو گیا تھا۔ آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک شرابی کو دیکھا جو نشہ میں چور تھا۔ ایک جگہ پاخانہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور پاخانے کا ڈلا اٹھا کر ہاتھ میں لے رکھا تھا۔ وہ اسکو کھانے کیلئے مُنہ کے قریب لیجاتا مگر جب اسکی بدبو دماغ کو چڑھتی تو ہٹا لیتا تھا۔ آپنے[5] فرمایا اسے یہ بھی خبر نہیں کہ کیا کر رہا ہے۔

قابلیت اس زمانہ کے علوم میں آپکو کافی دسترس حاصل تھی، نوشت و خواند، نیز علم انساب، تاریخ عرب، شعر و بلاغت کے آپ بہترین ماہر تھے، مگر اسلام کے بعد آپ[6] نے شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔

ذریعہ معاش تجارت تھا جسکے سلسلہ میں آپ شام وغیرہ دیگر ممالک کے سفر کرتے رہا کرتے تھے جس نے آپکے

[1] کنز العمال صفحہ ۳۱۳ ج ۶ [2] سیرۃ محمدیہ باب کر اسلام ابی بکر رضی اللہ عنہ ۱۲ [3] وہ افراد یہ ہیں۔ ورقہ بن نوفل۔ عثمان بن الحویرث۔ زید بن عمرو بن نفیل۔ عبیداللہ بن جحش (تاریخ ابن خلدون کتاب ثانی جلد سوم) [4] کنز العمال صفحہ ۳۱۳ ج ۶

[5] کنز العمال صفحہ ۳۱۳ ج ۶ ۱۲ [6] کنز العمال صفحہ ۳۱۲ ج ۶ ۱۲

تجربہ مردم شناسی اور دانشمندی میں چار چاند لگا دیئے تھے۔ آپکی تجارت کامیاب تھی، ہزاروں درہم آپکے پاس جمع رہا کرتے تھے۔ [۱]

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور قبول اسلام

بعثت کی خبر پاتے ہی آپ ایمان لے آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے مجمع میں فرمایا تھا میں نے ندادی، ایمان لے آؤ۔ تم لوگوں نے کہا جھوٹ ہے ابو بکر نے کہا بالکل سچ ہے [۲]

سب سے پہلے کون مسلمان ہوا آزاد مردوں میں سیدنا حضرت ابو بکر صدیق [۳] رضی اللہ عنہ۔ آزاد عورتوں میں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، آزاد لڑکوں میں سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ غلاموں میں سیدنا زید بن حارث، باندیوں میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہم اجمعین [۴]۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار ہیں۔

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ — فاذکر اخاک ابا بکر بما فعلا

جب تمہیں کسی سچے بھائی کا غم یاد آئے — تو اپنے بھائی ابو بکر کو یاد کرو انکے کارناموں کی بنا پر

خیر البریۃ اتقاھا واعدلھا — الا النبی واوفاھا بما حملا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ساری مخلوق [۵] میں سب سے بہتر، سب سے زیادہ پرہیزگار، سب سے زیادہ عادل اور سب سے زیادہ اس بار کو پورا کرنے والے جسکو وہ اٹھا لیتے تھے۔

والثانی التالی المحمود مشھدہ — واول الناس منھم صدق الرسلا [۶]

وہی جو غار حرا میں دوسرے [۷] شخص تھے جو اپنے ارادے اور ہمت کو حضرت حق کیطرف پھیر دینے والے جنکی حاضری محمود رہی اور جو تمام مخلوق میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے سارے رسولوں کی تصدیق کی۔

سب سے پہلے قبول اسلام کے وجوہات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصف میں ابن دغنہ نے جو الفاظ ادا کئے تھے وہ پہلے گذر چکے۔ ان اوصاف سے پتہ چلتا ہے کہ آپکی طبیعت کسقدر سلیم واقع ہوئی تھی

[۱] اصابہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ ، [۲] بخاری شریف باب مناقب ابی بکر ، [۳] ایضاً و اصابہ صفحہ ۱۰۲ ج ۲ ، [۴] تاریخ الخلفاء وغیرہ ۱۲

[۵] ساری مخلوق مراد ہے جو اُس وقت موجود تھی ورنہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ اس سے بڑھا ہوا ہے ۱۲ ، [۶] ایک مثل اللہ صلی اللہ

اور رشد و ہدی کے کسقدر قریب تھی - حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں -

ھذہ غایۃ فی مدحہ لان صفات	یہ انتہائی تعریف ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ	علیہ وسلم کے اوصاف شروع ہی میں کامل
نشاء کانت اکمل الصفات (اصابہ صفحہ ۴۲ ج ۴)	ترین تھے -

ایسے کامل و اکمل صفات کے مالک سے قبول اسلام میں اگر تاخیر ہوسکتی تھی تو صرف اس باعث کہ اسلام کا اب تک ظہور نہ ہوا تھا، پھر جیسے ہی آفتابِ اسلام کی کرنیں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے آئینہ قلب پر پڑیں فوراً ہی نور سے جگمگا اٹھا -

(۲) ایک عرصہ پیشتر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و اوصاف کا امتحان کر رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوی نبوت کیا تو صدیقِ اکبرؓ کی فطری سعادت نے انکار گوارا ہی نہیں کیا -

(۳) کچھ ایسے واقعات بھی پیش آچکے تھے جنکی بنا پر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دعوت اسلام کے ظہور کا انتظار تھا - مثلاً -

(الف) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ[۱] اور زید بن عمرو بن نفیل[۲] دونوں حرم کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے

۱؎ خصائص کبری للسیوطی صفحہ ۲۴ ج ۱ بحوالہ تاریخ دمشق ہو لفہ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالی بروایت عیسی بن دابۃ رضی اللہ عنہ

۲؎ - یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی - حضرت عمرؓ کے والد ماجد کا نام خطاب تھا دادا کا نام نفیل - زمانہ جاہلیت ہی میں آپ توحید کے قائل تھے دین ابراہیمی کی تلاش میں دور دور کے ممالک کی سیاحت کی - ایک مرتبہ زید بن عمرو اور ورقہ بن نوفل (جنکا ذکر اسی واقعہ میں آرہا ہے) ملتِ ابراہیمی کی جستجو میں "شام" گئے جہاں یہودیوں اور عیسائیوں کا زور تھا - پہلے یہودیوں سے ملاقات ہوئی ورقہ بن نوفل یہودی ہو گئے، حضرت زید بن عمرو بن نفیل بدستور دین ابراہیمی کی تلاش میں تھے - اسکے بعد عیسائیوں سے ان حضرات کا تبادلہ خیالات ہوا ورقہ بن نوفل عیسائی ہو گئے اور پھر ان کے علوم حاصل کئے حتی کہ عیسائی علما میں خاص عظمت حاصل کی ان کی کتابوں کے مطالعہ سے آنے والی نبی کے متعلق معلومات حاصل کئے مگر زید بدستور دین ابراہیمی کی تلاش میں رہے اور قبول عیسائیت و یہودیت سے یہ معذرت کردی کہ شرک

امیہ[۱] بن ابی صلت اُدھر آنکلے کہنے لگے بتاؤ؟ یہ نبی جنکا انتظار ہے ہمارے[۲] خاندان میں سے ہوں گے یا تمہارے خاندان سے، یا فلسطین والوں میں سے (حضرت صدیق اکبر فرماتے ہیں) میں نے اس سے پیشتر نہ سُنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار ہے یا کوئی نبی مبعوث ہوگا۔ بہرحال میں وہاں سے اُٹھ کر ورقہ بن نوفل کے پاس پہنچا اور پورا واقعہ بیان کیا، ورقہ بن نوفل نے کہا کہ ہاں بھتیجے ہمیں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور اُن کے علماء نے بتایا ہے کہ جس نبی کا انتظار ہے وہ عرب کے شریف ترین اور اعلیٰ نسب خاندان کی ہوگا اور مجھے ان کا نسب معلوم ہے۔ اور تمہاری قوم (یعنی قریش) اپنے نسب میں تمام عرب سے اعلیٰ ہے۔

صدیق اکبر۔ چچا جان! نبی کیا بتایا کرتے ہیں؟

ورقہ بن نوفل۔ جو انکو بتایا جاتا ہے وہی بتاتے ہیں وہ ظالم نہیں ہوتے، ظالموں کا ساتھ نہیں دیتے

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے میں ایمان لے آیا اور تصدیق کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹) کی پلیدی سے یہ دونوں مذہب بھی پاک نہیں رہے۔ زید بن عمرو نے بعثت نبوی سے ۵ سال پہلے وفات پائی اور ورقہ بن نوفل نے بعثتِ نبوی سے کچھ دنوں بعد وفات پائی ۱۲ [۱] امیہ بن صلت، عرب کا مشہور شاعر ہے توحید کا قائل تھا دینِ براہیمی کا متلاشی تھا اسکا شعر ہے ؎ کل دین یوم القیٰمة عند اللّٰہ الا دین الحنیفة زور (قیامت کے روز خدا کی سامنے دینِ حنیف یعنی دینِ ابراہیمی کے سوا تمام دین جھوٹے ہونگے) مگر عزت و جاہ کا طالب تھا اپنی صداقت پر مغرور ہو گیا اور خود نبوت کا منتظر بیٹھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا تو اسکو حسد ہوا، کہا کرتا تھا کہ میں قبیلۂ ثقیف کا سردار ہوں عمر رسیدہ ہوں محمد کی پیروی کروں تو لوگ کہیں گے لونڈے کے پیچھے ہولیا بہرحال یہی نخوت اُسکی تباہی کا باعث بنی، غزوہ بدر کے بعد مرا بدر کے مقتولین کا مرثیہ بھی کہا تھا، مقتولین میں اُمیہ کے دو ماموں شیبہ و عتبہ بھی تھے یہ بھی ایک روایت ہے کہ وہ مسلمان ہونے کیلئے مدینہ آرہا تھا راستہ میں جنگ بدر کے ہزیمت خوردہ کفار ملے پوچھا کہاں جارہے ہو امیہ نے جواب دیا مسلمان ہونے کے لئے۔ کفار نے کہا اس کنوئیں میں تو دیکھو کس کس کی لاش پڑی ہوئی ہے اسمیں تمہارے ماموں شیبہ عتبہ اور فلاں فلاں کی لاش پڑی ہے یہ خبر سنکر وہ لوٹ گیا۔ بہرحال اگر اسکے ذاتی غرور و حسد پر کسی وقت خلوص غالب آبھی گیا تھا تو اس طبعی رنج نے اسکو اور گمراہ کر دیا کاش وہ صدق دل سے اسلام کا خواہاں ہوتا تو کوئی چیز بھی اسکو ہدایت سے نہ روک سکتی تھی ۱۲ اصابہ صفحہ ۱۳۳ ج ۱ ۱۲ [۲] یعنی قبیلۂ بنی ثقیف سے ہونگے جس سے اُمیہ بن صلت تھا یا قریش سے ہونگے جس سے زید بن عمر کا تعلق تھا یا عرب کے ماسوا بنی اسرائیل سے ہونگے جنکا آبائی وطن فلسطین تھا ۱۲

فلسفۂ ایمان

مکالمہ

کیا مذہب فطری جذبہ ہے؟

مجلس دوم

رفیق۔ دیکھئے انسان کی فطرت راحت و آرام کی حریص ہے لیکن بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اسکی مرضی کے اسکو راحت و آرام حاصل ہو۔ اب اسکی للچائی ہوئی نگاہ جب دوسروں کو راحت و آرام دولت و ثروت میں شادکام دیکھتی ہے تو خواہ مخواہ حسرت اور تمنا کا ایک جذبہ اُسکے دلمیں پیدا ہوتا ہے وہ تمنا اور آرزو کے اسی طوفانی تموج میں بسا اوقات دیکھتا ہے کہ ایک قوی دست جسکے پاس بہت کچھ دولت و ثروت ہے، ہر قسم کا راحت و آرام اُسکو حاصل ہے، وہ اسپر ظلم کرتا ہے اور یہ غریب اُسکے مقابلہ کی طاقت نہیں پاتا، اس بے بسی کے عالم میں ایک تمنا ہوتی ہے کہ کاش کوئی بالادست ہوتا جو اس ظالم کے ظلم کا بدلہ لیتا۔ یہ ایک انسان کی فطرت تھی دُنیا کے سمجھدار لوگوں نے اس فطرت سے فائدہ اُٹھایا اور جزا یا سزا کا عقیدہ ایجاد کر دیا۔

اسی راحت و آرام کے فطری جذبہ نے بسا اوقات پست اخلاق اور کم ہمت انسانوں کو دوسروں کے کمائے ہوئے مال چرانے لوٹنے پر آمادہ کر دیا بسا اوقات اُسکے نفسانی جذبات نے حیا سوز افعال پر اسکو برانگیختہ کیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس قسم کی تباہ کاریوں کے انسداد کیلئے کوئی نظام قائم کیا جائے اور کوئی قانون بنایا جائے، تو سلطنت، حکومت کے طرز کا رواج ہوا، لیکن دیکھا گیا کہ سلطنت کا بنایا ہوا قانون اگرچہ بسا اوقات انکو بُرے افعال سے روک دیتا ہے مگر اُن کے جذبات کو دل سے دور نہیں کرتا، اس قانون کے مقابلہ پر علانیہ وہ کچھ نہیں کر سکتے مگر پوشیدہ طور پر جب بھی وہ موقعہ پاتے ہیں اپنے ارادے کی تکمیل سے نہیں چوکتے۔ تو صرف امن و امان کو باقی رکھنے اور نظام سلطنت کو کامیاب بنانے کیلئے سیاست کے ماہرین نے مذہب کے خیال کو اور قوی کر دیا۔ تاکہ بازاروں اور گلی کوچوں میں حکومت کا سنتری ان کو بُرے افعال سے روک سکے تو مکانوں کی چہار دیواری اور رات کی تاریکی میں مذہبی عقائد سنتری کا کام انجام دیتے رہیں۔

یہی باعث ہے کہ جو مذہب بہت پُرانے مانے جاتے ہیں اُن کے بانی عموماً وہ لوگ ہیں جو حکومت ک

مالک، بادشاہ یا بادشاہ کے دست و بازو تھے۔

اسی طرح انسان نے ابتدا میں مثلاً دیکھا ہو گا کہ اسکے ایک دوست کو کسی نے قتل کر دیا یہ کچھ نہ کر سکا ایکدوسرے شخص کو دیکھا کہ اسکو کوئی شخص قتل کرنا چاہ رہا تھا اُس نے فوراً کچھ روپیہ اس حملہ آور کو دیدیا یا مثلاً کوئی شیر اُسپر حملہ کرنیوالا تھا اس نے فوراً ایک بکری یا کوئی اور جانور اُسکے سامنے ڈالدیا اور اسطرح نجات حاصل کرلی اسکے بعد اسکا دوسرا عزیز بیمار ہوا اور وہ قریب المرگ ہو گیا اب یہاں اُسکو کوئی شخص نظر نہیں آتا جو اسکی جان کے درپے ہو، لامحالہ اُس نے خیال کیا کہ یہاں کوئی پوشیدہ طاقت ہے جو اس سے ناراض ہے یا کوئی غرض رکھتی ہے، اُس نے فوراً ایک بکری لی اور ذبح کر ڈالی یا کچھ روپیہ کسی استھان پر چڑھا آیا اتفاق سے وہ مریض اچھا ہو گیا یہ عقیدہ دیوتا کی ایجاد تھی۔ ابتداءً وہ دُنیا کی عجیب عجیب چیزوں کو دیوتا ماننے لگا لیکن رفتہ رفتہ تہذیب نے ان عقائد کو صیقل کر دیا، اور وہ فرشتے خدا وغیرہ کا قائل ہو گیا۔

خلیل - جواب سے پیشتر ضروری ہے کہ خود لفظِ مذہب کی تحقیق کی جائے جسکو آپنے اختراعی کہا ہے مذہب کے متعلق عقلاءِ زمانہ کی مختلف رائیں ہیں۔

(۱) افلاطون کہتا ہے مذہب اپنی استطاعت کے موافق خدا کیساتھ مناسبت پیدا کرنیکا نام ہے

(۲) مسٹر پارکر کہتا ہے۔ "مذہب خدا کے ان اندرونی اور بیرونی قوانین کی اطاعت کا نام ہے جو اُس نے ہماری فطرت میں رکھے ہیں اور جو مختلف طریقوں سے عقلِ حیوانی، عقلِ انسانی، ضمیر اور مذہبی جذبہ کی وساطت سے ظاہر ہوتے ہیں[۱]"

(۳) مسٹر فج کہتا ہے۔ مذہب دُنیا کی اخلاقی سلطنت پر اعتقاد رکھنا ہے۔

(۴) پروفیسر ولیم جیمس ایل۔ ایل۔ ڈی کہتا ہے۔

"اگر مذہب کے کچھ ایسے خواص پوچھے جائیں جو سب میں پائے جاتے ہوں، تو جواب یہ ہے کہ مذہب ایک نادیدہ نظام کا یقین دلاتا ہے اور انسان کی سب سے فائق بھلائی اپنے تئیں اُسکے ساتھ ہم آہنگ کرنیکو

---

[۱] دین و دانش صفحہ ۲۵ مصنفہ مولوی سید محمود علی صاحب پروفیسر کالج کپورتھلہ۔

بتاناہے بس یہی یقین اور یہی ہم آہنگی ہے جو روح کے اندر مذہبی عنصر ہے -

اب مسٹر فنچ، پروفیسر ولیم جمیس کی تعریف کے بموجب مذہب اگرچہ ایک فطری جذبہ اور ہمہ گیر چیز ہوگی جس سے کوئی انسان بھی مستثنیٰ نہیں ہوسکتا - مگر وہ خدا کے تصور کا زیادہ حامل نہیں ہوگا - اور مذہب کی تعریف اگر یہی مانی جائے تو ہمیں اس سے انکار نہوگا کہ ایسے مذہب کو اختراعی مان لیا جائے -

لیکن ہماری بحث اس مذہب سے ہے جسکا جزو اعظم خدا کا تصور ہے، ہمارا یقین ہے کہ ایسا مذہب، انسان کا فطری جذبہ ہے جسکو عقل سلیم ہمیشہ تقویت دیتی رہتی ہے - خدا ہی نے فطرت انسان میں اسکو پیدا کیا اور پھر موقعہ بموقعہ اسمیں اصلاح و ترمیم کی -

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ انسان جب تک خود اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا مذہب کو اختراعی یا من گھڑت کہہ سکتا ہے، لیکن اگر وہ چند لمحے صحیح غور میں صرف کردے تو خود اسکا فکر اُسکے غلط خیالات کی چادر چاک کردیگا - اور اسکا ضمیر مذہب کے فطری ہونے پر شہادت دینے لگے گا -

---

وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون

زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے اور خود تمہارے اندر کیا تم دیکھتے نہیں -

---

پہلی غور

آؤ خود اپنی ہستی پر غور کرو، آنکھ، ناک، کان، منہ، ہونٹ، دانت، زبان، حلق وغیرہ اعضاء کو دیکھو صرف ایک انگلی بلکہ اسکا پوروا، دہیمی آواز سے ایک حقیقت کی خبر دے رہا ہے - اگر کسی انگلی میں کوئی پوروا نہ ہو یا انگلیاں سلاخوں کی طرح سیدھی ہوں اُنکی چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے بیچ میں مڑنے والے جوڑ نہ ہوں، یا بالفرض انگلی میں ہڈی نہ ہو صرف گوشت ہو یا انگوٹھا مثلاً اپنی خاص مقدار سے لانبا ہو یا چھوٹا ہو تو خود غور کرو وہ کسقدر منافع سے محروم ہوگا -

پھر دنیا بھر کے عقلاء اور ڈاکٹر کیا اس جیسا پوروا بنا سکتے ہیں؟ جو عضو جہاں ہو اسکو وہاں سے ہٹا کر دیکھو کہ کیا پورے بدن میں کوئی جگہ ہے جہاں اسکو رکھ کر کہہ سکو کہ یہ مناسب ہے -

پھر اپنے چہرے کو دیکھو، ساری دُنیا کے انسانوں سے ملاؤ بڑے سے بڑا ذہین، مدبر سوپچاس تصویریں بناکر تھک جائیگا، اسکا فکر کوئی نئی تصویر اُسکے سامنے پیش نہ کر سکیگا۔ مگر پشتِ زمین پر بیک وقت اربوں انسان بستے ہیں، کیا تم نے کبھی دو آدمیوں کو دیکھا کہ اُن کی صورت بالکل ایک سی ہو۔ مان لو کہ اس نظرۂ ہیولیٰ کائنات کا مدار ذیمقراطیسی اجزاء اور حرکت و قوت پر ہے۔ جنکو جدید تحقیقات کے مایۂ ناز انکشافات تسلیم کیا جاتا ہے اگرچہ وہ فلاسفہ قدیم کا پُرانا خبط ہی ہے لیکن خدارا بتاؤ کہ یہ اعضاء میں تناسب اور یہ صورتوں میں تفاوت کہاں سے آیا۔ بیحس اور بے شعور چیزوں نے کس طرح تمام دُنیا کے عقلاء کو اپنی عجیب و غریب صنعت سے دم بخود اور حیران بنادیا۔ کیا اسکا کوئی جواب ہے؟ (باقی آئندہ)

اَلْقَوْلُ الْجَامِعْ

فی تحقیق جواز تعدد الجمعہ والجوامع!

از حضرت علامہ مولانا عبدالحی صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مراد آباد

حکومت اسلامیہ کے ختم ہوجانے کے بعد ہم اپنے فرائض کی شان کو بھی بھول گئے، نماز جمعہ اسلامی شیرازہ بندی کا بہت بڑا ذریعہ اور اسلامی اتحاد کا مظاہرہ تھا مگر اسکو محلہ بہ محلہ کر کے ہم نے شیرازہ بندی کو اور بھی زیادہ منتشر کر دیا ہے۔ حضرت مدنی صاحب موصوف نے اس رسالہ میں فلسفہ جمعہ پر بحث کرتے ہوئے حضرات ائمہ مجتہدین کے فتاویٰ سے ثابت کیا ہے کہ محلہ بمحلہ جمعہ کی نماز پڑھنا کسی امام سے بھی ثابت نہیں اور نہ اسکے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔

ایک عجیب و غریب علمی تصنیف ہے، اگر آپ عربی خواندہ ہیں تو اسکو ضرور مطالعہ فرمائیے۔

قیمت صرف ۴ر

ملنے کا پتہ منیجر کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہہ گیٹ مراد آباد۔

اسلام اور آئین حکومت

بابِ دوم

نظامِ حکومت کے اغراض و مقاصد

۲

(۴) مذہبی حفاظت

مندرجہ بالا تین ابتدائی امور کے بعد اب وہ حقوق ہیں جنکا بعد میں نشو و نما ہوا ان میں سب سے اوّل مذہبی حفاظت کا حق ہے۔ مشرقی ممالک میں یہ دستور رہا ہے کہ حکومت جو رعایا سے محصول لیتی ہے اُسکا فرض تھا کہ بلالحاظ حکمراں کے ذاتی عقیدہ کے وہ اپنی رعایا کی مذاہب کے جملہ داروں کی اعانت کرے اور اُن کے قیام میں اُنکی امداد کرے، چنانچہ محمد بن قاسم جو سب سے پہلے مسلمان ہندوستان میں آئے، انہوں نے خلیفۂ وقت کی منظوری عرب سے منگا کر یہ اعلان کر دیا کہ برہمنوں کو دان، پن، دکشنا، بھینٹ جسطرح پہلے دیتے تھے اب بھی دیا کریں اور وہ اپنے مندروں میں آزادانہ پوجا پاٹ کیا کریں اور سرکاری مالگذاری میں سے تین روپے فیصدی برہمنوں کیلئے الگ خزانہ میں جمع کیا جائے برہمن اس روپیہ کو جسوقت چاہیں اپنے مندروں کی مرمت اور ضروری سامان کے لئے خزانہ سے برآمد کر لیا کریں۔ پھر سب سے بڑے پنڈت کو رانا کا خطاب دیکر اُنکو امورِ مذہبی کا مہتمم اور افسر مقرر کر دیا۔

اب رہے مغربی ممالک ان میں تو اختلافِ عقائد کی بناپر گذشتہ چند صدیوں تک سخت کشت و خون ہوتے رہے حتیٰ کہ مذہبی اختلافات سیاسی جد و جہد میں منتقل ہو گئے اور مذہبی امور میں رواداری یہاں تک تسلیم کر لی گئی کہ ہر شخص اپنے عقائد اور خیالات کی اشاعت اُس حد تک کر سکے جس حد تک کہ وہ دوسروں کے لئے تکلیف دہ نہ ہوں۔ یورپ میں لا ادریوں اور دہریوں کو بھی اجازت ہے کہ وہ اپنی انجمنیں قائم کر کے اُن کے جلسے منعقد کریں۔ اور اپنے عقائد کی کتابوں اور اخبارات کے ذریعہ سے اشاعت کریں۔

اقلیتوں کی حفاظت کا ایک خاص مسئلہ تھا جو ان ممالک کی حکومتوں کو پیش آیا اور اسکا سلسلہ ۱۸۱۴ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۹ء کی پیرس کی صلح کانفرنس پر ختم ہوا جنگِ عظیم کے بعد زیکوسلووکیا اور پولینڈ کے نئے

ملک بنائے گئے ہیں جنمیں مختلف عقیدے زبان اور تہذیب رکھنے والی قومیں رہتی تھیں اور جدید حالات پیدا ہونیکی وجہ سے اُن میں سخت اختلافات پیدا ہو گئے تھے - ان تمام ملکوں کی اقلیتوں کے مذہب، زبان اور تہذیب کی حفاظت کے لئے کچھ قواعد بنا دیئے گئے -

۵ - تہذیب و زبان کا مسئلہ زمانۂ سابق میں تہذیب و زبان کا مسئلہ زیادہ اہم نہ تھا البتہ سنہ ۱۹۱۹ء کی پیرس کی صلح کانفرنس سے اسکی اہمیت بڑھ گئی اور یورپ کے ان ممالک میں جنکا تذکرہ گذشتہ مد کے تحت میں کیا گیا ہے، مذہبی حفاظت کیساتھ اقلیتوں کی زبان کی حفاظت کا حق بھی قائم کر دیا گیا -

۶ - تعلیم علیٰ ہذا ہر قوم کے افراد کو تعلیم کا یکساں موقعہ در سہولتیں حاصل ہونا بنیادی حقوق میں داخل ہے - اور ہر مہذب و شائستہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر قوم کے افراد کو تعلیم یافتہ اور مہذب و شائستہ بنانیکی خود کوشش کرے یا اسکے لئے مواقع بہم پہنچائے، اسی اصول کے تحت میں انگلستان میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم کا پورا انتظام حکومت کیطرف سے لازمی ہے -

۷ - حقوق ملازمت اسی طرح بلا امتیاز مذہب و ملت رنگ اور نسل کے سب کو یکساں طور پر سرکاری عہدے اور ملازمتیں دیا جانا بنیادی حقوق میں شامل ہے -

۸ - یکساں شہری حقوق و مساوات یعنی بلا امتیاز مذہب و ملت رنگ اور نسل کے سب کو یکساں طور پر ہر قسم کے شہری حقوق حاصل ہوں اور تمام پبلک چیزوں کا استعمال یکساں طریقہ پر کیا جا سکے - زمانۂ حال میں اس حق میں مطبع کی آزادی اور پُر امن طریقہ سے جمع ہو کر تقریریں کرنا اور رفع شکایات کیلئے گورنمنٹ کو درخواستیں دینا شامل ہیں -

۹ - حقوق ملکیت میں آزادی یعنی ہر باشندۂ ملک کو یہ حق ہونا کہ وہ آزادی کیساتھ تمام ملک میں کاروبار کر سکے اور جائداد پیدا کر سکے اور اسکی جائداد اندھا دھند ضبط یا قرق نہ کی جا سکے، یہ چند امور ایسے ہیں جنہیں حقیقی معنوں میں اساسی یا بنیادی حقوق کہا سکتا ہے ان کے علاوہ اور بہت سے امور ہیں جنکو بنیادی حقوق کی فہرست میں رکھا جاتا ہے - مگر در اصل وہ مندرجہ بالا مدات میں سے کسی نہ کسی مد کے تحت میں آجاتے ہیں

۱۰ - سیاسیات اسکے علاوہ ایک اور اہم حق ہے اور وہ حکومت میں رعایا کا حصہ ہے، حکومت میں حصہ

ہونیکی غرض وغایت یہ ہوتی ہے کہ اسکے ذریعہ سے بنیادی حقوق محفوظ رہیں۔ زمانہ سابق میں جب کوئی حکومت اپنا فرض منصبی ادا نہ کرتی یا نہ کر سکتی تھی تو اسکا علاج وہی کیا جاتا تھا جو حق نمبر ا کے تحت میں لکھا گیا ہے یعنی یہ کہ بادشاہ کو ہلاک کر دیا جاتا تھا یا اُسے تخت سے اُتار دیا جاتا تھا یا یہ گوارا کیا جاتا تھا کہ کوئی دوسرا حملہ آور ایسے حکمراں کو جو اپنا فرض منصبی ادا نہیں کر سکتا علیحدہ کر کے اسکی جگہ خود لے لے۔ اس طریقہ کی جگہ موجودہ زمانہ میں بنیادی حقوق کیلئے جدوجہد کا نام سیاست ہے جو انتخابی جماعتوں کے ذریعہ سے کیجاتی ہے اور جنکو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ کثرت رائے سے کابینۂ وزارت کو برخاست کر دیں، کونسلوں اور اسمبلیوں کو توڑ دیں اور جدید انتخابات کرا کے نیا کابینۂ وزارت قائم کر دیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انتخابی اور حکمراں جماعتیں بذاتِ خود کوئی اہم چیز نہیں ہیں بلکہ وہ محض ذریعہ ہیں بنیادی حقوق کے قائم رکھنے کا اور اُن کی کامیابی کا معیار ہی یہ ہے کہ اُن کے ذریعہ سے کس حد تک بنیادی حقوق محفوظ رہتے ہیں۔

سیدنا حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنی مشہور و معروف تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" میں سیاسیات پر بہت طویل بحث کی ہے ہم اُسکا چیدہ چیدہ حصہ یہاں تحریر کرتے ہیں (واللہ المعین وھو الموفق)

(۱) کھانے۔ پینے۔ مجامعت، دھوپ اور بارش سے بچنے کیلئے سایہ میں رہنے اور سردیوں میں گرماہٹ حاصل کرنے وغیرہ وغیرہ میں انسان اپنے ہمجنسوں کیساتھ موافقت رکھتا ہے، ہر ایک انسان ان ضروریات میں مساوی درجہ رکھتا ہے۔ پھر خداوند عالم کا یہ خاص احسان ہے کہ اُس نے انسان کو اُسکی نوعی اور صنفی وضع کے بموجب ایک طبعی الہام کے ذریعہ سے بتا دیا کہ وہ کس طرح ان ضروریات کو پورا کرے۔

مثلاً شہد کی مکھی کو خداوند عالم نے فطری طور پر یہ بتا دیا کہ وہ کسطرح پھلوں کی رطوبت کو چوسے پھر کسطرح چھتا بنائے جسمیں ساری مکھیاں اکٹھی رہ سکیں پھر کسطرح اپنے سردار "یعسوب" کے حکم کے سامنے مطیع اور فرمانبردار رہیں۔ پھر کسطرح شہد نکالیں۔

اسی طرح خداوند عالم نے طبعی الہام کے ذریعہ سے چڑیا کو بتا دیا کہ وہ کس طرح دانہ تلاش کرے

اسکو کس طرح چگنے اور پھر کس طرح پانی پر جائے پانی پئے، اور کس طرح بلی کتے اور شکاریوں سے گریز کرے اور کس طرح جوڑے سے ملکر انڈے دے اور کس طرح دونوں ملکر اُن کو سیویں - بچے نکالیں انکو چگاویں اور انکی پرورش کریں وغیرہ وغیرہ -

---

مخلوقات کی ہر ایک نوع کیلئے اُسکی فطرت اور خلقت کے مناسب ایک خاص قانون ہے جو اس نوع کے افراد کے سینوں میں فطری طور پر پھونکدیا گیا وہ اسپر عمل پیرا ہوکر حسب حال ضرورتیں پوری کرتے ہیں - یہی شان انسان کی ہے اسکو فطری طور پر تلقین کیا گیا کہ وہ اپنی ضروریات کسطرح پوری کرے، مگر انسان کی ان نوعی اور جنسی تدابیر کے علاوہ تین چیزیں مخصوص طور پر عطا کی گئیں جن سے وہ تمام حیوانات سے برتر ہوگیا -

(۱) کسی کلی اصول کو سمجھ کر اسکی طرف متوجہ ہونا اور اسکو مقصود قرار دیکر اسکے لئے جد وجہد کرنا یعنی حیوانات تو صرف ان ہی اغراض کیطرف متوجہ ہوسکتے ہیں جو ذاتی اور شخصی طور پر بمقتضائے طبیعت پیدا ہوچکی ہوں مستقبل بعید میں کسی آنیوالی چیز کیطرف اُنکی توجہ منعطف ہو ہی نہیں سکتی اور نہ کسی ایسی چیز کو وہ مقصود قرار دیسکتے ہیں چنانچہ انکو بھوک پیاس وغیرہ شخصی ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں اور انکو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور یہی اُنکی تمام تگ و دو کا حاصل ہے لیکن انسان بسا اوقات کسی مقصود کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو فکر اور غور کے بعد اُس نے سمجھا ہو اور وہ مستقبل بعید میں اُسکے سامنے آنیوالا ہو اگرچہ سر دست اُسکی طبیعت کا تقاضا نہیں ہوتا، مثلاً وہ اپنا مقصود یہ قرار دے لیتا ہے کہ انسانی آبادی میں ایک فائدہ بخش اور مناسب نظام قائم ہو، یا مثلاً یہ کہ اُسکے اخلاق کامل ہوجائیں اسکا نفس مہذب ہوجائے یا مثلاً یہ کہ وہ عذاب آخرت سے نجات پائے یا اُسکی عظمت اور جاہ وجلال لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جائے - وغیرہ - وجہاں تک اُسکی جسمانی خواہشات مثلاً بھوک پیاس، راحت و آرام وغیرہ کا تعلق ہے وہ اسوقت ان مقاصد عالیہ کے لئے آمادہ نہیں ہوتیں بلکہ بسا اوقات بھوک پیاس کو قربان کرنا پڑتا ہے مگر ایک عظیم الشان نفع اس نے اپنے لئے سوچ لیا ہے وہ اپنی طبعی خواہشات کو اُسپر قربان کرتا ہے (دوسرا فرق یہ کہ) اور حیوانات تو

بوقت ضرورت صرف اپنی ضرورت کو اتنی سیدھی طرح پوری کر لینا ہی غنیمت سمجھتے ہیں لیکن انسان ان میں مقدار ضرورت سے زائد لطافت اور پاکیزگی کا بھی خواہاں رہتا ہے جس سے اُسکی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلکو سرور پہنچے - چنانچہ انسان کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ اسکی بیوی حسینہ اور جمیلہ ہو، کھانا پر تکلف ہو، عمدہ لباس ہو، عالیشان مکان ہو وغیرہ وغیرہ -

تیسرا فرق یہ کہ ذکاوت و ذہانت کے لحاظ سے انسان کے مختلف طبقات ہیں - کچھ وہ حکماء اور عقلاء ہیں جو ضرورت کے وقت مفید اور مناسب ایجاد کر لیتے ہیں اور بہت سے وہ ہیں جو ضرورت تو محسوس کرتے ہیں اور اُنکی تکمیل کے متعلق مجمل طور پر کچھ خیالات بھی اُنکے ذہن میں آتے ہیں مگر وہ ایجاد پر قادر نہیں ہوتے، ہاں یہ عقلاء جب تفصیلی طور پر ان چیزوں کو پیش کرتے ہیں اور اُن ضرورتوں کے متعلق ایجاد و استنباط کرتے ہیں تو یہ فوراً اسکو قبول کر لیتے ہیں کیونکہ یہ تجویز و ایجاد اُنکی مجمل خواہشات اور تمناؤں کے موافق ہوتی ہے -

مثلاً انسان بھوکا ہوتا ہے خزانۂ کائنات کی سیکڑوں ہزاروں چیزیں اُسکے سامنے موجود ہیں مگر وہ نہیں جانتا کہ اُن سے کس طرح اپنی ضرورت پوری کرے اسکے سامنے ایک مدبر آتا ہے جسکو بھوک کی شدت پیش آئی تھی اُس نے فوراً چند قسم کے غلے منتخب کر لئے جس سے اُس نے اپنی ضرورت پوری کی پھر اُس نے اُن کے باقی رکھنے کی فکر کی تو بونا، جوتنا، کاٹنا صاف کرنا، چھانٹنا وغیرہ وغیرہ ایجاد کر لیا، انکی زراعت کی ترکیبیں ایجاد کیں - آبپاشی کیلئے کنویں کھود لئے اور دور کے چشموں یا دریاؤں سے پانی لاکر نہریں نکال لیں وغیرہ وغیرہ غلہ کو زود ہضم کرنے کیلئے پیسنے اور پکانے وغیرہ کا طریقہ ایجاد کر لیا - وغیرہ وغیرہ -

بہرحال اسی قسم کی ضرورتیں پیش آتی رہیں فطری الہامات اور غور و فکر اُن کیلئے جدید ایجادات میں اضافہ کرتی رہیں حتی کہ فطری الہامات نے جنکو غور و فکر کے ذریعہ سے تقویت دی گئی تھی، انسانی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے ایک مفید ترین مجموعہ نوع انسان کے سامنے آگیا جسکو نوعِ انسان نے کچلیوں سے مضبوط پکڑ لیا حتی کہ اسکی طبیعت ثانیہ ہو گئی -

جملہ خط و کتابت و ترسیلِ زر بنام (مولانا حکیم) انتظار احمد صاحب محلہ فیل خانہ ہونا چاہئے -

مُدلّل و مکمّل اشاعتِ اسلام

یعنی

دُنیا میں اسلام کیونکر پھیلا

مولّفہ فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند و مفتی اعظم عدالتِ عالیہ حیدرآباد دکن جسمیں اسلام کی تدریجی ترقی اور اطرافِ عالم میں اُسکی اشاعت کی صورتیں مستند صحیح تاریخی واقعات کے ذریعہ بیان کرکے یہ مشاہدہ کرادیا ہے کہ یہ حیرت انگیز ترقی و اشاعت محض حقتعالیٰ کے فضل سے اسلامی اخلاق اور اُنکی عالمگیر محبت کا نتیجہ تھا نہ کسی جبر و قہر کا، یہ کتاب درحقیقت حضراتِ صحابہ و تابعین کے اہم کارناموں اور فتوحاتِ اسلامیہ کی ایک مفصل مستند اور دلچسپ تاریخ ہے، واعظین و مقررین کو دوسری کتب سے مستغنی کرنیوالی یہی واحد کتاب ہے جسپر اکابر علماء کی تقاریظ بھی تحریر ہیں، اس مرتبہ ہم نے مندرجہ ذیل خصوصیات کیساتھ آراستہ کرکے شائع کی ہے۔

(۱) تاریخی کتب میں حوالجات کی جسقدر ضرورت ہے وہ محتاجِ بیان نہیں، واقعات کے حوالجات کو اسقدر مکمل کردیا گیا ہے کہ اسکا درجہ معتبر و مستند ہونے میں پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہوگیا ہے (۲) استشہاد میں جہاں تاریخی واقعات کی ضرورت پیش آئی حاشیہ پر مفصل واقعات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ (۳) آیاتِ قرآنیہ و احادیث کی تخریج و شرح بھی کیگئی ہے جو اہل علم کے لئے مزید سہولت بہم پہنچاتی ہے (۴) تصحیح جو ہر کتاب کی جان ہوتی ہے اسمیں پوری کوشش کی یعنی اوّل اصل کتاب کا مقابلہ نہایت جانفشانی کیساتھ اسکے مواخذ کیساتھ کیا گیا ہے۔ اس مقابلہ سے پہلے اڈیشنوں کی بیشمار غلطیاں ظاہر ہوئیں۔ (۵) کاپی اور پروف کی تصحیح میں بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے گویا جس عظیم الشان مقصد کیلئے یہ کتاب تالیف کیگئی ہے اسمرتبہ اسی کے موافق کتابت طباعت تصحیح میں کوئی دقیقہ نہیں رکھا گیا کتابت طباعت دیدہ زیب ٹائٹل خوشنما رنگین قیمت باوجود ان تمام اوصاف کے بدستور سابق صرف (تین روپیہ ۳) رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر شخص خرید سکے۔

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہہ گیٹ مراد آباد

مسلم اقتصادیات

دولت مسلم کا عروج و زوال

اصول دولت اور احکام اسلام

دولت کی پہلی اصل "زمین"

پھر سن لو۔ زمین صرف خدا کی ہے۔

اِنَّ الاَرضَ لِلّٰہِ (قرآن حکیم) بیشک زمین اللہ کی ہے۔ تھا

اُس نے آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنا کر زمین میں بھیجا۔ ابتدائے آفرینش ہی میں فرشتوں کو بتا دیا

انی جاعل فی الارض خلیفہ (قرآن حکیم) میں زمین میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔

فرشتوں نے اپنی تقدس اور معصومیت کا بہت کچھ واسطہ دیا۔ مگر یہ قرعہ فال اسی

کالبد خاکی کے نام بر آمد ہو چکا تھا۔

دیکھو وہ۔ احکم الحاکمین جو زمین و آسمان کا مالک ہی۔ جس کی حکومت کے سامنے

ہر ایک جبار و قہار کی حکومت ہیچ ہے۔ اُس کا اعلان ہے

ان الحکم الا للّٰہِ حکومت صرف اللہ کا حق ہے

تم نے سُنا ہو گا

فرعون نے اپنی قوم میں ندا دی تھی کہ نادی فرعون فی قومہ قال یا قوم

اے قوم ملک مصر اور یہ میرے نیچے بہتی ہوئی الیس لی ملک مصر وھذہ الانہار

نہریں کیا میری نہیں - کیا تم دیکھتے نہیں -

تجری من تحتی افلا تبصرون ×

۵۶ سورہ - زخرف -

اب تم وہ بھی سن لو - اور یاد رکھو جو خدا نے جواب دیا تھا -

ہم چاہتے ہیں کہ اُن پر احسان فرمائیں جو ملک میں کمزور بنائے گئے - اور ان ہی کو ہم چاہتے ہیں کہ پیشوا بنائیں اور ان ہی کو وارث ملک بنائیں - اور اُن ہی کو ملک میں جمادیں (اور استقلال بخشیں)

نُرِیدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّ نَجۡعَلَهُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ وَ نُمَكِّنَ فِی الۡاَرۡضِ -

سورہ قصص ۱۶ -

العظمۃ للہ - اُس نمرود اور فرعونیت کو دیکھو - اور اس بے نیازی اور استغنا کو دیکھو - مگر اے چودھویں صدی کے مسلمانو! تمہارا ایمان تو یہ ہے کہ ملک اسی کا جس کے پاس ہوائی جہاز اور مشین گنیں ہیں - جس کے قبضہ میں بہتی ہوئی نہریں اور چلتی ہوئی ریل گاڑیاں ہیں - جس کے دست استبداد میں زہریلی گیس - کے ٹینک اور کارخانے ہیں - جس کا پنجۂ ظلم لاکھوں کروڑوں معصوم انسانوں کے مقدس خون سے رنگا ہوا ہے جس کی چڑھی ہوئی ناک اور سکڑی ہوئی پیشانی نے - کالے اور گورے - یورپین اور نان یورپین کی تعلیم اور تفریق سے دنیا کو گردہ گردہ کر کے - تباہی اور بربادی کا آماجگاہ بنا رکھا ہے -

ظہر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس

انسان کی کرتوتوں سے بر و بحر میں فساد ظہور پذیر ہو گیا ہے -

اے کاش میں جان لیتا کہ کیا یہاں کوئی سمجھدار قلب ہے - کیا سُننے والے کان ہیں - کیا سمجھنے والی عقلیں ہیں - کیا سوچنے والے دماغ ہیں ؟

مرادردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق۔

(قرآن حکیم)

اے ایمان والو۔ کیا وقت نہیں آیا کہ تمہارے دل اللہ کی یاد کے لئے اور اُس صداقت کے لئے جھک پڑیں جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئے۔

دیکھو پھر سنو۔ حضرت حق جل مجدہ کا اعلان ہے

ان الارض للہ یرثھا عبادی الصالحون۔ بلاشبہ زمین اللہ کی ہے۔ میرے صالح بندے اُس کے وارث ہونگے۔

تم بتاؤ۔ آج تم وارث ارض کیوں نہیں۔ کیا خدا کا وعدہ جھوٹا ہے یا تمہارے اندر صلاحیت نہیں۔ میں مانتا ہوں۔ تم نماز باجماعت کے پابند ہو۔ روزے بھی پورے رکھتے ہو۔ ششش عید اور ایام بیض کے روزے بھی قضا نہیں ہوتے۔ تم تہجد کے بھی پابند ہو۔ وظائف اور تسبیحات میں بھی کمی نہیں کرتے۔ حافظ قرآن ہو۔ ذاکر و شاغل ہو۔ اب تم خفا ہو گے۔ بے نمازوں پر فاسقوں۔ تاجروں پر۔ بدعتیوں پر۔ اور اُن پر جو بدکردار۔ بد اخلاق۔ ننگ دین۔ اور ننگ اسلام ہیں۔ کہ اُن کے باعث خدا کا وعدہ ظہور پذیر نہیں ہوتا۔

مگر میرا روئے سخن ان تاجروں سے۔ نہیں۔ جو بھی بدعتی ہو اُسے چھوڑ دو۔ مجھے معاف کرو اور خدارا معاف کرو۔ اگر میں یہ کہوں کہ میرا خطاب تم ہی سے ہے۔

آپ زاہد و عابد ہی سہی تقویٰ و طہارت میں۔ بایزید اور جنید سہی۔ مگر یہ بتاؤ کہ آپ نے حکومت کی صلاحیت بھی پیدا کی۔ آپ نے قرآن پاک کی ان آیتوں کو وجد لینے کے لئے تو بار ہا پڑھا۔ مگر خدارا بتاؤ کہ کبھی عمل کرنے کے لئے پڑھا۔

والد ماجد کی وفات پر جو ترکہ آپ کے حصہ میں آیا تھا۔ اُس کے حاصل کرنے کے لئے آپ نے پوری جد و جہد کی۔ مقدمہ لڑایا۔ ایک مرتبہ فوجداری کی نوبت بھی آگئی۔ آپ

اس میں چپت و چوبند رہے۔ کیونکہ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا ترکہ تھا۔ بزرگوں کا تبرک تھا۔ مگر آپ اُس ایک بیگہ زمین کے لئے جس قدر لڑے تھے۔ کیا لاکھوں میل مربع زمین کا بھی کبھی دل میں خیال آیا۔ جس کے آپ وارث تھے۔ خدا نے آپ کو وارث بنایا تھا دوسروں نے اُسے غصب کیا۔ مگر آپ اتنے صابر و شاکر کہ خاموش۔ کیا یہ آپ کیلئے جائز ہے۔ افسوس

اے غافل مسلمانو! اے زہد و تقویٰ پر زعم کرنیوالے زاہدو! سوچلو۔ اور سمجھ لو۔ تمہاری گردنوں پر اُن لاکھوں کروڑوں شہداء کرام کی شہادت کا خون ہے جنہوں نے اپنی عزیز جانیں قربان کر کے اپنی شہ رگوں کے کھولتے ہوئے گرم خون کی ندیاں بہا کر خدا کی ملک کو فتنہ و فساد سے پاک کر کے تمہارے اور صرف تمہارے حوالہ کیا تھا۔

کیا تم یہی ہو وہ

جیسے پیشتر کی امتوں کو ہلاک اور برباد کر کے خدا نے تم کو خلیفہ ارض بنایا تھا۔

ولقد اهلكنا القرون من قبلكم
لما ظلموا وجاءتهم رسلهم بالبينات
وما كانوا ليؤمنوا كذلك نجزي
القوم المجرمين ثم جعلنكم خلائف
في الارض من بعدهم لننظر كيف
تعملون۔ (سورہ یونس ۲۶ پ ۱۱)

ہم نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا جبکہ وہ
ظالم ہو گئیں۔ حالانکہ اون کے سامنے اُن کے
رسولوں نے (علیہم السلام) کھلی کھلی نشانیاں
پیش کی تہیں (مگر وہ) ایمان لانیوالے نہ تھے
ہم اسیطرح مجرم قوموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔
پھر ہمنے تمکو اون کے بعد زمین میں قائم مقام بنا دیا
(سورہ یونس ۔ ۲۶ پ ۱۱)
تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔

فرمایئے وہ خلافت کہاں ہے۔

افسوس۔ صد افسوس۔ تم نے خداوندی احکام کو چھوڑا۔ قانون الٰہی پس پشت ڈالا الٰہی فرامین سے منھ موڑا۔ آرام طلب۔ تن پرور۔ خود غرض۔ تنگ نظر بن گئے۔ اپنی زندگی کا

مقصد قصر کہانا پینا یا اولاد کو پال لینا قرار دے لیا۔ مختصر یہ کہ تم نے خدا کو فراموش کر دیا۔

جس سے تم کو منع کیا گیا تھا جس کا نتیجہ یہی تھا کہ تم خود کو بھول گئے کہ تم کون ہو کیوں پیدا کئے گئے۔ مقصد حیات کیا ہے!

لا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساھم انفسھم

خود فراموش مسلمانو!۔

تم نے سُنا تمہارے آقا (تاجدار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تھا۔

جعل رزقی تحت ظل رمحی الخیر معقود بنواصی الخیل الی یوم القیامۃ الاجر والمغنم اوکما قال صلے اللہ علیہ وسلم (بخاری شریف وغیرہ)

میرا رزق۔ میرے نیزے کے سایہ تلے مقرر کیا گیا ہے۔ خیر یعنی ثواب اور مال غنیمت۔ گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں سے جکڑ بند کر دیا گیا ہے۔

مگر تمہارا رزق۔ غلامی اور چاکری ہے۔ تمہاری دولت آستانہ بوسی اور جبہ سائی ہے تم اُن ہی کی طوقِ غلامی پر نازاں ہو جنکی طرف میلان سے ہی تم کو روکا گیا تھا۔

لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار

مت جھکو اون کی طرف جنہوں نے ظلم کیا کہ تمہیں بھی آتشِ دوزخ چھوے گی۔

یعنی تم اون ہی کی غلامی پر خوش ہو جن کے جبڑوں میں سے رزق نکالنے کا تمکو حکم تھا۔ اور برچھیوں کی نوک اور تلواروں کی دھاروں سے تم اُنہیں کے قانون پر جی رہے ہو جنکو تباہ شدہ اور گمراہ امت قرار دیکر تم کو خلیفہ بنایا گیا تھا کہ رب العرش کی حکومت قائم کر و اور اُس کا قانون ملک میں نافذ کرو۔ اے مسلمان تیری غیرت کیا ہوئی۔ تو اسی بے رحم کا طالب ہے جو تیرا قاتل ہے۔ جسنے تمام دنیا میں اور خود تیرے گھر میں تجھکو برباد کیا اور پہر شکوہ ہے کہ مسلمان مفلس ہے قلاش ہے۔ خدا کی قسم مسلمان تیرا افلاس نہیں مٹیگا۔ جب تک مسلمان مسلمان نہ بنے گا۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم یعنی (خدا کبھی آجتک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی ۔ نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا)۔ (باقی آئندہ)

تبلیغ و اصلاح کا سب سے پہلا قدم!

ہر مسلمان کا اہم ترین مذہبی اور قومی فرض

(ترجمہ) اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے (قرآن کریم)

آپکے ننھے ننھے جگر پارے عنقریب قوم کی قسمت کے مالک ہونگے۔ اُنکی اصلاح قوم کی اصلاح ہے۔ اُن کی ترقی قوم کی ترقی۔ کوشش کیجئے کہ آپ کا نور چشم، چشم قوم کا نور ہو۔ یہ لخت دل اسلامی غنچہ ہے۔ گلشن وطن کا اسلامی پھول ہی۔ اگر آپ نے اُس کی اصلاح کی تو وہ آپکے لئے باقیات صالحات میں سے ہوگا۔ ورنہ (معاذ اللہ) ارشاد خداوندی سے ڈریئے۔

انما اموالکم واولادکم فتنہ (ترجمہ) تمہاری مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے۔

آپ اُس کی ایسی تربیت کیجئے کہ گرہ بجویٹ ہوکر بھی اُسکی اسلامی خوشبو سے دنیا مہکے آپ سب سے پہلے یہ بتا دیجئے کہ اسلام کیا ہی۔؟ وہ تم سے کیا چاہتا ہی مسلمان کا مقصد حیات کیا ہی؟ خیال فرمائیے۔ علماء اُمت زعماء قوم۔ مدبران ملت۔ اور مدیران جرائد کا فیصلہ ہے کہ

بچوں کیلئے اسلامیات کا بہترین نصاب یہ ہے

(۱) تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت علامہ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی چار حصے مکمل سٹ ۱۲؍

(۲) اربعین مصنفہ حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد جسمیں اسلامی زندگی کے تمام پہلوؤں کو قرآن اور حدیث کے نور سے روشن کیا گیا ہے قیمت ۶؍

(۳) اسلامی تاریخ کی پہلی کتاب عرف ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سیرت مقدسہ اور اسپر خاص خاص تنبیہات اور پیروی سنت کی ترغیب، اسلامی عقائد و احکام کا مجموعہ قیمت ۳؍

(۴) تاریخ اسلام مصنفہ مولانا محمد میاں صاحب حصہ اول ۶؍ حصہ دوم ۱۲؍ حصہ سوم ۶؍

ملنے کا پتہ:۔ تجارتی کتب خانہ فخریہ مرادآباد۔ یو۔ پی۔

علمی اور اصلاحی افسانہ

اولاد آدم کے ارتقائی منازل

یتیم بچہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

حی قظان یقظان کا لباس اس سال یقظان کو دو باتوں کا احساس خاص طور سے پیدا ہوا اس نے اپنی پیدائشی وضع اور تمام جانداروں کی وضع پر غور کیا تمام جانور جھکے ہوئے تھے۔ قدرت نے اون کے پوشیدہ مقاموں کو دُم سے یا بدن کے قدرتی ڈھال سے چھپا دیا تھا۔ پرندوں کے پر اون کے لئے ستر کا کام دے رہے تھے۔ مگر یقظان ستر سے عاری تھا وہ بالکل برہنہ تھا اور پھر اوس کا قد سیدھا اوس کی قدرتی وضع اوس کے اندام نہانی کیلئے پردہ پوش نہیں تھی۔

عہد شباب کے آغاز کے ساتھ اوس کے اس احساس نے اوس کے دل میں حیا اور شرم کا جذبہ پیدا کیا۔

دوسری بات اوس نے یہ محسوس کی کہ تمام جانور بالوں یا پروں کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ جس کے باعث وہ سردی یا لُو وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ مگر اس کے بدن کو قدرت نے عُریاں بنایا ہے۔ اوس کے بدن پر تحفظ کی کوئی چیز نہیں۔

جوں ہی اوس کو ان دونوں باتوں کا احساس پیدا ہوا اوس نے ایک درخت کے بڑے بڑے پتے توڑے، اور بدن کے ایک حصہ کو چھپا لیا۔ مگر سردیوں کا موسم قریب آ گیا۔ اب وہ بڑا ہو گیا تھا۔ بل میں گھس نہیں سکتا تھا۔ پہاڑ کا غار اگرچہ اوس کو سردی سے کسیقدر

محفوظ کر لیا کرتا تھا۔ مگر وہ دوپہر کے وقت کے سوا جب بھی باہر آتا۔ سردی اس کو ستاتی۔ وہ پتے جو گرمیوں میں اُس کا لباس بن گئے تھے۔ سردیوں میں وہ سرد ہو کر تکلیف کا باعث بنتے تھے۔

یقظان نے غور کیا۔ وہ کئی روز تک اسی فکر اور سوچ میں رہا کہ جاڑے سے امن کی شکل کیا ہو (بقول سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز وہ فطری الہام۔ جس نے شہد کی مکھی کو سکھا دیا کہ وہ کس طرح پھولوں اور پھلوں کا رس چوسے اور کس طرح چھتّا بنائے اور کس طرح اپنے سردار "یعسوب" کی اطاعت کرے اور کس طرح وہ شہد نکالے وغیرہ وغیرہ اوسی فطری الہام نے) یقظان کی رہنمائی فرمائی۔ اوس کے ذہن میں دفعتہً یہ خیال پیدا ہوا کہ جو چیزان تمام جانوروں کو سردی سے بچائے ہوئے ہی وہی کسی طرح حاصل کرلی چاہئے اب وہ بال دار کھال کی تلاش میں جنگل کے . . . . کناروں میں گھومنے لگا۔

ایک بہت بڑی جھاڑی کے پاس وہ پہونچا تو اسکو بدبو محسوس ہوئی وہ اوس کے دوسری طرف گیا تو وہاں ایک ریچھ مرا ہوا تہا۔ چیل۔ کوّوں نے اوس کے پیٹ کو چاک کر کے کھال چھوڑ دی تہی۔ اگرچہ اوس کے تعفن سے یہ بہت بددل ہوا۔ لیکن اوس کی ضرورت نے اس تکلیف کی برداشت پر اوس کو مجبور کر دیا۔ وہ آگے بڑھا اور اوس نے اوس کی کھال نکالنے کی کوشش کی کھال کا بہت سا حصہ پہلے ہی گوشت سے چھوٹ چکا تھا۔ جو باقی رہ گیا تھا اوس کو اُسنے اپنے ہاتھ اور لانبے لانبے ناخونوں سے یا پتھر کی نوک سے چھڑا کر گوشت سے صاف کرلی۔

لیکن کھال کی بدبو سے یہ بہت پریشان تہا۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ بدبو جلد از جلد جاتی رہے۔ اوس نے بدبو چھپانے کے لئے اور کھال کی رطوبت خشک کرنے کے لئے ریت لیا۔ اور اس سے کھال کو خوب رگڑا۔ اور دھوپ میں ڈال دیا۔

انوکھا سرمہ (رجسٹرڈ)

نہایت قیمتی اجزاء سے بہت احتیاط کے
ساتھ سائنٹفکٹ اصول پر تیار کیا گیا ہے
بینائی کو تقویت پہونچاتا ہی رہوں (اگکرو)
کا دشمن ہی۔ دماغ کو فاضل رطوبتوں سے
پاک کر دیتا ہے۔ تقویت دماغ میں بھی
خاص اثر رکھتا ہی۔ باہندی سمیا دسکا استعمال
ضعف بینائی۔ موتیا۔ جالا۔ نزلہ کا پانی
وغیرہ وغیرہ غرض آنکھ کے جملہ امراض کو دفع
کر دیتا ہی۔ تھوڑے دنوں کے متواتر استعمال
سے آپ کو چشمہ کی ضرورت نہیں رہی گی۔
طلبا اور دماغی کام کرنیوالے حضرات کیلئے
خاص طور پر ایک نادر تریں تحفہ ہے حضرات
علماء اور دیگر بزرگانِ ملت کے قیمتی سارٹیفکٹ
ہمارے پاس موجود ہیں مگر ہمارے خیال
میں تجربہ بہترین کسوٹی ہے

سفوف سرخ سوزاک جریان پتھری

وغیرہ کیلئے بے نظیر ہے۔ خوراک ۶ ماشہ
تا ایک تولہ قیمت ۱ر فی تولہ۔

انگ سدھار (رجسٹرڈ)

یہ چورن جگر کے فعل کو صحیح کرتا ہے جگر کی
حرارت کو دفع کرتا ہی ہاضمہ کی خرابی کو دور
کرنے میں موثر ہے دستوں کی حالت میں
بھی فائدہ مند ہے مختصر یہ کہ پیٹ کی بیماریوں
کے لئے خاص چیز ہے قیمت فی تولہ ۱ر
۲۰ تولہ کی رعایتی قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

ترکیب استعمال بچوں کو ۲ ماشہ تک
دودھ یا عرق بادیان کے ساتھ استعمال
کرائیں خواہ بیک وقت یا متفرق طور سے
پوری خوراک یعنی بڑے آدمی کی خوراک
ایک تولہ تک ہی معمولی حالت میں ۷ ماشہ
یا ۹ ماشہ کافی ہوتا ہی اس کو کھا کر دو گھونٹ
تازہ پانی یا عرق بادیان یا اگر خرابی ہضم
کی زیادہ شکایت ہو تو عرق پودینہ وغیرہ کو

سفوف سفید جریان سیلان الرحم

کیلئے تریاق ہی خوراک ایکتولہ ہمراہ شیر بز قیمت
ایک آنہ فی تولہ ۱ر

سفوف راحت

علاوہ معدہ تمام اعضاء
خصوصاً درد سر و سر و پیر کیلئے اکسیر ہی قیمت ۱ر فی ماشہ

زمزمۂ تسبیح و ترحّم

(از مولانا محمد فاضل صاحب رکن ادارۂ قائد)

ہمجنسانِ وطن کا خیال ہو کہ اُن کی اونچی جاتیاں ہندوستان کی اصلی پیداوار نہیں، اُن کا آبائی وطن ایران تھا اور گھاس پانی یا جائے رہائش کی تلاش میں اُنکے بزرگ ہزاروں برس پیشتر ہندوستان چلے آئے تھے جہاں وہ فاتح کی حیثیت سے ہزارہا برس تک تخت و تاج کے مالک رہے۔۔ بہرحال یہ واقعہ تو اس زمانہ کا ہے جسکی تاریخ نہایت تاریک ہی دورِ حاضر میں جناب منشی دیبی پرشاد صاحب پریتم بجاور ہند بلکھنڈ فارسی زبان میں مثنوی تحریر فرما کر اپنی آبائی تاریخ کا اعادہ کیا ہے۔ مثنوی کا عنوان ہے "اسم اعظم رام نام نِعما" عنوان ہی سے معلوم ہوجاتا ہے کہ فاضل شاعر نے کسطرح سودیشی جذبات کو بدیشی زبان کیساتھ نبھی کیا ہو گا۔ مزید توضیح کے لئے چند اشعار درج ہیں۔

غافل زلذتِ بیجز سیہ رام گو سیہ رام گو	ماند زباں از ذوق تر سیہ رام گو سیہ رام گو
بستند دقتے سیت رامبجز بماشد رادُ ما	شد اتصالِ ہر حجر سیہ رام گو سیہ رام گو
نامی ہمر نیل و نل در دستکاری بے بدل	دادند یکدم آرڈر سیہ رام گو سیہ رام گو
پر ہناد از خوفِ پدر نعرہ زد از سوزِ جگر	از سنگ جستہ شیرِ نر سیہ رام گو سیہ رام گو
تا کے بگردانی ورق از شمبھو گیری ایں سبق	الفاظ و د المختصر سیہ رام گو سیہ رام گو

بہرحال اسی قسم کے چالیس اشعار کی یہ نظم ہے جسمیں ہندو دھرم کے تمام رشیوں منیوں اور دیوتاؤں کے نام لئے گئے ہیں رفیق محترم مولانا محمد فاضل صاحب نے صادق و معتدل جذبات کے ماتحت ان اشعار کی اصلاح فرمائی ہے جو ہدیہ ناظرین ہے (ادیٹر)

زمزمۂ

غافل زلذتِ بیجز سبحان گو رحمٰن گو	ماند زباں از ذوق تر سبحان گو رحمٰن گو
باد صبا شام و سحر گوید بگوشِ ہر بشر	غافل مشو اے بے خبر سبحان گو رحمٰن گو
لذاتِ ایں دارِ فنا وز ہر حقیقت داں جُدا	ہر جیفۂ دُنیا میا، سبحان گو رحمٰن گو
ہستند ہر یک پُر ضیا از پرتوِ نُورِ خدا	شمس و قمر آسمان سا، سبحان گو رحمٰن گو

این نغمہ از عرشِ بریں ریزد چو شیریں انگبیں، وز ناؤ نے خوشتر ترین سبحان گو رحمٰن گو
خوش طوطیٔ شکر زباں آمد ز گلزارِ جناں، بتسبیح ایں وردِ زباں سبحان گو رحمٰن گو
ہر سنگ چوں بجو رتن برآبِ بحرِ موجزن ہر لحظہ گوید ہر زمن سبحان گو رحمٰن گو
تا کے بگردانی ورق از انبیا گیر ایں سبق، بگذار جہلِ ما سبق سبحان گو رحمٰن گو
چوں نوحؑ در طوفاں فتاد ایں اسمِ اعظم کرد یاد محفوظ ماند از آب و باد سبحان گو رحمٰن گو
بر طور چوں موسیٰؑ رسید نعلین از پا در کشید در گوش آمد ایں نوید سبحان گو رحمٰن گو
آں عیسیٔؑ بالا مکیں چارم فلک زیرِ نگیں ایں رتبۂ اعلیٰ ہمیں سبحان گو رحمٰن گو
آں ابنِ آذر راہ بیں چوں دید شمس لا افلیں یک نعرہ زد با صد یقیں سبحان گو رحمٰن گو
ہمچو خلیلِ نکتہ داں آورد اسمش بر زباں، آتش شدہ باغِ جناں سبحان گو رحمٰن گو
ایں گفت تاجِ انبیاء خیر الوریٰ نور الہدیٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ سبحان گو رحمٰن گو
دانی عمرؓ عثمانؓ را ابوبکرؓ علیِ مرتضیٰ، بودند جملہ مقتدیٰ، سبحان گو رحمٰن گو
بر دیدہ لشکرِ مسلماں بر دولت ساسانیاں فاتح شدہ اندر جہاں سبحان گو رحمٰن گو
تکبیر گفتہ پیشِ شاں تعظیم کرده ا یر ین، تسلیم کرد اہلِ ختن، سبحان گو رحمٰن گو
بد قطبِ وش ثابت قدم در بزمِ کسریٰ ذی حشم، آواز زد یک محتشم، سبحان گو رحمٰن گو
املاکِ مصر و شام و چیں کردند چوں زیرِ نگیں، بہرِ سکونِ دل حزیں سبحان گو رحمٰن گو
از برکتِ نامش نگر تسخیر گردد بحر و بر، بر کفر ہم یابد ظفر سبحان گو رحمٰن گو
چوں جرعۂ زیں میکشی وز قطرہ زیں شربت چشی بر سرِّ حق واقف شوی سبحان گو رحمٰن گو
خوش قسمتاں از فیضِ آں یابند حیات جاوداں تاثیرِ ایں اکسیر داں، سبحان گو رحمٰن گو
بے سو سرگرداں مشو پند و نصیحت ما شنو آئینۂ دل را بشو، سبحان گو رحمٰن گو
ایں کنزِ مخفی را بگیر بے خوف باش از دار و گیر کافی ست بس ایں دستگیر سبحان گو رحمٰن گو
دیگر چہ می پرسی ز من تو خود نگر سر و علن ہر طائرے را نغمہ زن سبحان گو رحمٰن گو

فقہیات

المختار للفتویٰ

آٹھ سو برس پیشتر کا ایک نادر قلمی نسخہ جو نہایت مستند ہے۔

وَلَا یَجُوْزُ بِمَاءٍ غَلَبَ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ فَاَزَالَ عَنْہُ طَبْعَ الْمَاءِ کَالْخَلِّ وَالْاَشْرِبَۃِ وَمَاءِ الْوَرْدِ۔ وَتُعْتَبَرُ الْغَلَبَۃُ بِالْاَجْزَاءِ۔ وَالْمَاءُ الرَّاکِدُ اِذَا وَقَعَتْ فِیْہِ النَّجَاسَۃُ لَا یَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِہٖ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَشَرَۃَ اَذْرُعٍ فِیْ عَشَرَۃٍ وَعُمْقُہٗ مَا لَا تَنْحَسِرُ الْاَرْضُ بِالْغَرْفِ

ترجمہ۔ پانی اُس پانی سے جائز نہیں جسپر اوس کے سوا کا غلبہ ہو گیا ہو۔ پس اس پانی سے اوس کی طبیعت کو زائل کر دیا ہو۔ جیسے سرکہ۔ یا شربت۔ یا عرق گلاب۔

اور غلبہ کا اعتبار اجزاء (حصوں) کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

اور رکے ہوئے پانی میں جب ناپاکی گر جائے تو اوس سے وضو جائز نہیں ہوتا مگر اس صورت میں کہ رکا ہوا پانی وہ دردہ (دس ہاتھ لانبا دس ہاتھ چوڑا) ہو۔ اور اس کی گہرائی اتنی ہو کہ چلو لینے سے زمین نہ کھل جائے۔

حاشیہ متعلق متن عربی

بہ رمزہ ف۔ اے خلافاً للشافعی۔ اختلفوا فی الماء اذا خالطتہ نجاسۃ ولم تغیر احد اوصافہ فقال قوم ہو طاہر سواء کان کثیراً او قلیلاً وہی احدی الروایات عن مالک وبہ قال اہل الظاہر وقال قوم بالفرق بین القلیل والکثیر۔ فقالوا ان کان قلیلاً کان نجساً وان کان کثیراً لم یکن نجساً وہؤلاء اختلفوا فی الحد بین القلیل والکثیر فذہب ابو حنیفۃ الی ان الحد فی ہذا ہو ان یکون الماء من الکثرۃ بحیث اذا حرک آدمی من احد طرفیہ لم تسر الحرکۃ الی الطرف الثانی منہ و ذہب الشافعی الی ان الحد فی ذلک ہو قلتان من قلال ہجر وذلک نحو من خمسمائۃ رطل ومنہم من لم یحد فی ذلک حداً ولکن قال ان النجاسۃ تفسد قلیل الماء وان لم تغیر احد اوصافہ وہذا ایضاً مروی عن مالک وقد روی ایضاً ان ہذا الماء مکروہ۔ (بدایۃ المجتہد جلد ۱ صفحہ ۱۷) قال العبد الضعیف برصد بیوف

حاشیہ متعلق ترجمہ اردو

لہ یعنی اگر استعمال کردہ پانی یا اوس جیسی چیز جو پاک ہو گر اوس سے وضو جائز نہیں تو اس صورت میں اجزاء یعنی حصوں کے اعتبار سے غلبہ کا اعتبار ہوگا یعنی اگر خالص پانی استعمال کردہ پانی سے کچھ حصہ زائد ہو تب تو وضو جائز ہی اور اگر زائد نہ ہو برابر یا کم ہو تو وضو جائز نہیں۔ در مختار۔

فَإِذَا وَقَعَتِ النَّجَاسَةُ فِي الْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يُرَ لَهَا أَثَرٌ جَازَ الْوُضُوءُ مِنْهُ
وَالْأَثَرُ طَعْمٌ - أَوْ لَوْنٌ - أَوْ رِيحٌ - وَمَا كَانَ مَائِيُّ الْمَوْلِدِ مِنَ الْحَيَوَانِ
مَوْتُهُ فِي الْمَاءِ لَا يُفْسِدُهُ[ف] - وَكَذَا مَا لَيْسَ لَهُ نَفْسٌ سَائِلَةٌ
كَالذُّبَابِ وَمَا عَدَاهُمَا يُفْسِدُ الْمَاءَ الْقَلِيلَ --

ترجمہ) بہتے پانی میں جب ناپاکی گرجائے اور اوس کا اثر نمودار نہ ہو تو اوس سے وضو
جائز ہے :-
مزا - رنگ اور بو اثر ہیں - اور جس جانور کی پیدائش پانی میں ہو اوس کا پانی
میں مرجانا پانی کو ناپاک نہیں کرتا - اور اسی طرح اوس جانور کا مرجانا بھی پانی کو
ناپاک نہیں کرتا جس میں بہنے والا خون نہ ہو جیسے مکھی ان دو قسم کے جانوروں
کے ماسوا (باقی جانوروں کا پانی میں مرجانا) تھوڑے پانی کو (جو دہ در دہ نہو)
ناپاک کر دیتا ہے -

حاشیہ متعلق متن عربی | ع۵ رمزہ ف ای خلافاً للشافعی وقال الشافعی رح ان کان شیئاً یتولد من
المائع کدود الخل او مابہا 7 اکلہ بعد الموت کالسمک والجراد لا ینجس قولاً واحداً - وا فی الذباب
والزنبور قولان - ۱۲ بدائع ج ۱ ص ۷۹
س۵ رمزہ ف - ای خلافاً للشافعی رح - قال ابن المنذر ولا اعلم فی ذلک خلافاً کان الاما
کان من احد قولی الشافعی رح ۱۲ شرح نقایہ اعزازیہ ج ۱ ص ۱۸

بقیہ سلسلہ مضمون صفحہ ۵۲ :- لعل الاوفق والاوجز لتفصیل المذاہب ما افادہ الحبر النحریر حضرۃ العلامۃ
الاستاذ خاتم المحدثین مولانا انور شاہ الکشمیری قدس اللہ سرہ العزیز ان العلماء اختلفوا فی
التوقیت بین القلیل والکثیر وعدمہ - فوقت الشافعی رح بقلتین ومالک وابو حنیفہ فلم یوقتا
ثم ابو حنیفۃ فوض الفرق بین الکثیر والقلیل الی رای المبتلی بہ فقال ان کان بحال یخلص
بعضہ الی بعض فہو قلیل وان کان لا یخلص فہو کثیر ومالک اعتبر التغیر حساً فقال ان تغیر
لونہ او طعمہ او ریحہ فہو قلیل وان لم یتغیر فہو کثیر -
دیوبندہ بانی البدائع ج ۱ ص ۷۱

وَالْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ لَا يُطَهِّرُ الْأَحْدَاثَ - وَهُوَ مَا أُزِيلَ بِهِ حَدَثٌ عـ
أَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَىٰ وَجْهِ الْقُرْبَةِ - وَيَصِيرُ مُسْتَعْمَلًا إِذَا انْفَصَلَ عَنِ الْعُضْوِ
وَكُلُّ إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ إِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِيرِ لِنَجَاسَةِ عَيْنِهِ وَالْآدَمِيِّ
لِكَرَامَتِهِ - وَشَعْرُ الْمَيْتَةِ وَعَظْمُهَا وَعَصَبُهَا وَحَافِرُهَا وَقَرْنُهَا طَاهِرٌ

ماءِ مستعمل (استعمال کردہ پانی) حدث (حاجۃ وضو یا جنابت) سے پاک نہیں کر سکتا (یعنی اوس سے وضو یا غسل جائز نہیں)

ماءِ مستعمل وہ پانی ہی جس سے حدث عـ زائل کیا گیا ہو۔ یا اوس کو ثواب کی نیت سے استعمال کیا گیا ہو۔ ماءِ مستعمل اُس وقت ہوتا ہی جبکہ وہ عضو سے جدا ہو جائے۔

ہر ایک کھال جس کو دباغت دیدی گئی وہ پاک ہو گئی۔ البتہ خنزیر کی کھال نجس عین ہونے کے باعث اور انسان کی کھال اوس کی کرامت اور تعظیم کے باعث مستثنیٰ ہے (انکا استعمال جائز نہیں) مردار کا بال اوس کی ہڈی، پٹھے۔ سم۔ اور سینگ پاک ہیں عـ۔

حاشیہ متعلق متن عربی

عـ رمزہ م ای خلافاً لمحمد رح والاصل انہ عند ابی حنیفۃ وابی یوسف کلٌ من رفع الحدث والتقرب وعند محمد رح التقرب کان مع رفع اولا وعند زفر الرفع کان مع تقرب اولا.
۱۲۔ شرح نقایہ اعزازیہ ص ۱۵/ج ۱

عـ ھکذا فی الاصل ولم احصل معناہ غیر ظاھر ولعلہ العضو کما فی سائر کتب الفقہ۔

عـ رمزہ۔ ف ای خلافاً للشافعی بخانہ ینکر الکلیۃ والعموم بل یقول بنجاستہ جلد المیتۃ ولو دبغ: لقولہ قال مالک۔ شرح نقایہ ص ۱۹/ج ۱

للعـ رمزہ۔ ف ای قال الشافعی ذلک نجس الحاقاً للکل بالجزء۔ شرح نقایہ ص ۲/ج ۱

حاشیہ متعلق ترجمہ اردو

عـ یعنی وضو نہیں تھا وضو کیا گیا۔ یا وضو تھا اب تازہ وضو ثواب کی نیت سے کیا گیا تو اس استعمال کئے ہوئے پانی کو ماءِ مستعمل کہا جائیگا۔ اور اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت نہ پائی جائے۔ مثلاً پانی کے طشت میں ہاتھ ڈالکر پانی سے کھیل رہا ہی۔ تو یہ پانی مستعمل نہیں کہلائیگا یعنی اس سے بدستور وضو جائز رہے گا۔ (و: اللہ اعلم)

عـ جبکہ ان پر چربی یا گوشت نہ لگا ہوا ہو کیونکہ مردار کی چربی یا گوشت ناپاک ہے۔ امام صاحب کے نزدیک مردار کا دودھ اور پنیر بھی پاک ہیں۔
شرح نقایہ ص ۲۰/ج ۱

سیاسی روزنامچہ

یکم جون ۱۹۳۸ء میڈرڈ۔ حکومت کے ہوائی جہازوں نے چالنسا کے قریب باغیوں کے ہوائی مستقر پر بمباری کی دشمن کے ۳ جہازوں کو آگ لگا دی سرکاری ہوائی جہازوں نے لینسر میں بھی باغیوں کے ہوائی جہازوں پر بمباری کی جہاں ۱۱ اطالوی ہوائی جہاز بھی تھے۔

۲ جون شنگھائی۔ چین کے تقریباً ایک صد بحری ڈاکوں نے یانگسی میں ایک امریکن جہاز پر حملہ کیا ۱۲۰۰ بوریاں اور ۱۲۰۰۰ ڈالر لوٹ کر لے گئے وائرلیس بھی توڑ دیا۔

۲ جون۔ حکومت چلی نے لیگ سے علیحدگی کا نوٹس دیدیا۔

۳ جون۔ ایک امریکن سیاح کا بیان ہے کہ چین کی لڑائی نے جاپان کو تباہ کر دیا۔ اور صنعتی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

۳ جون۔ ریگا۔ روس اور چین کے درمیان معاہدہ ہوا جسمیں طے پایا ہے کہ لڑائی کے درمیان روس چین کو ہر قسم کا سامانِ جنگ دے گا اور اس کے بدلے میں چین روس کو دیگر ملکوں کے مقابلہ میں زیادہ حقوق دے گا۔

۳ جون۔ برگومن۔ یہاں یہ اعلان کیا گیا کہ زیکوسلاویکیہ نے اسپین میں باغیوں کی حکومت تسلیم کر لی ہے۔

۴ جون۔ واردھا۔ ایک گمنام شخص نے سکرٹری آل انڈیا ایجوکیشن بورڈ کو تعلیمی ترقی کے لیے سات ہزار روپیہ بھیجا ہے۔

۴ جون۔ لندن دار العوام میں کینٹن پر ہوائی حملوں کے متعلق دریافت کرنے پر مسٹر چمبرلین نے فرمایا کہ ٹوکیو میں مقیم برطانوی سفیر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ شہر کے گنجان علاقوں پر

بلا امتیاز بمباری کے خلاف زبردست پروٹسٹ کریں۔

۴ر جون ۱۹۳۸ء لندن مسٹر جارج نار لبٹ۔ جسنے سب سے پہلے دنیا میں ٹیلیفون بنایا تھا ۹۲ برس کی عمر میں انتقال کر گیا۔

۵ر جون۔ حکومت مدراس نے کارخانوں کے مزدوروں کے لئے ایک تعلیمی اسکیم تیار کی ہے جس کی رو سے بڑے بڑے کارخانوں میں بھرتی کرتے وقت یہ شرط لگائی جائے گی کہ ان کو اسکول میں بھی پڑھنا ہوگا اور ان کا خرچ مالک کارخانہ جات برداشت کرینگے۔

۶ر جون۔ شملہ۔ کانگریس نے زنجبار کی لوگوں کے بائیکاٹ کی جو مہم چلائی تھی اس کی کامیابی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں زنجبار سے ہندوستان میں ۲۰۵۶۸۷ ہینڈرڈ ویٹ لونگیں آئیں۔ ۱۹۳۷ء میں صرف ۱۲۱۱۲۸ ہنڈرڈ ویٹ لونگیں آئیں۔

۶ر جون۔ میڈرڈ برطانوی جہاز لیٹرو پر الکینٹے سے تھوڑی دور فاصلہ پر بمباری کی گئی اور اب اسمیں آگ لگی ہوئی ہے انجنیر مسٹر ولیم ڈوب گئے ہیں۔

۷ر جون۔ شملہ حکومت ہند کا کمیونک ہے کہ روپیہ کی شرح تبادلہ میں تبدیلی نہیں کیجائیگی۔

۹ر اٹلی کا منٹی پر باغیوں کی بمباری سے انگریزوں کا ۶۰ ہزار اسٹرلنگ کا نقصان ہوا۔

۱۰ر جون۔ بارسلونا۔ معلوم ہوا ہے کہ کیونٹ محاذ پر حکومت کے ۱۴ اور باغیوں کے ۵۳ ہوائی جہازوں میں گھمسان لڑائی ہوئی جس میں حکومت کے دس باغیوں کے تین ہوائی جہاز نیچے گرے۔

۱۲ر جون۔ روم اٹلی نے جزیرہ لیروز کی جو حیفہ سے ۵۰۰ میل اور پورٹ سعید سے ۵۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے حصار بندی کر لی ہے اور بحری ہوائی مرکز مالٹا سے زیادہ مضبوط قائم کر لیا۔

۱۵ر جون۔ شملہ یکم اپریل ہی برما اور ہندوستان کی ہوائی پرواز کا محکمہ الگ کر دیا گیا۔

حب پیچش پیچش خواہ کسی قسم کی ہو آنوں آتی ہو یا اسکے ساتھ خون بھی آتا ہو سب حالتوں میں مفید ہے پہلی خوراک لبساادقات صحت کو کافی ہے ایک گولی ضرورت کے وقت پانی سے کھائیں اور ایک گھنٹہ کسی قسم کی حرکت نہ کریں اگر سُدے ہوں تو پہلے انڈی کا تیل ۳ تولہ آدھ پاؤ دودھ میں پی لیں پھر شب میں گولی کھائیں ۱۲۰ گولی کی قیمت ۱۰ رنی گولی ار نہایت قیمتی اجزا سے بنتی ہیں -

حب غریب نواز یہ گولیاں دافع قبض کاسر ریاح مقوی معدہ ہاضم طعام مصلح جگر نہایت مقوی باہ، رطوبات کے باعث جو رقت وسُرعت ہو، اسکو نہایت مفید نہایت بہتر چیز ہیں اور قیمتی اجزا سے تیار ہوتی ہیں قیمت صرف ۶ ر درجن رکھی تاکہ غربا بھی فائدہ اُٹھاویں دونوں وقت کھانے کے بعد ایک یا دو گولی کھائی جاوے -

حب دافع قبض و مسہل قبض کیواسطے دو سے چار تک یہ گولیاں شب میں سوتے وقت پانی سے نگل لیں پانچ سے گیارہ تک نہایت عمدہ مسہل ہے جو اخلاط اربع سے جسم کو پاک کر دیتا ہے دماغی امراض مثل فالج لقوہ، صرعہ سکتہ میں اس سے بہتر مسہل نہیں قیمت صرف ۳ ر درجن -

سُرمہ اکسیر امراض چشم تمام امراض چشم، سُرخی جالا، پھولا، روہی، دھند، ڈھلکہ، خارش، آشوب چشم، رطوبت نکلنا سب کے واسطے واقعی اکسیر ہے خصوصیت سے بچوں کی چیچک سے بگڑی آنکھ بشرطیکہ بہت زمانہ گذرا ہو اور بامنی کھائی آنکھ جسمیں پنیو جھڑ کر پپوٹوں کی کناری سُرخ اور موٹے پڑ جاتے ہیں ایک ہفتہ میں انشاءاللہ صحت ہوجاتی ہے صبح شام سلائی سے لگایا جاوے دیرینہ شکایات میں طریقِ زمانی نہ ماشہ سوتے وقت کھائیں ۶ ماشہ کی شیشی ۱۰ ر تین ماشہ کی شیشی ۶ ر

شکایات ذیل میں کایا پلٹ مفید ہیں (۱) خون کی کمی، نقص الدم (۲) قبض دائمی (۳) ہضم کی خرابی (۴) بھوک کی کمی (۵) نزلہ زکام دائمی (۶) جریان (۷) ضعف معدہ (۸) بادی خونی بواسیر (۹) امراض سوداوی (۱۰) کمزوری اعصاب (۱۱) مُنہ سے خون آنا (۱۲) نکسیر چلنا (۱۳) بال سفید ہونا (۱۴) دبلاپا (۱۵) کثرت حیض - دو گولی بعد غذا، دونوں وقت غذا مرغن کھائی جاوے، ۶ ماشہ اسپغول دھی کسی وقت یا کسی مناسب شربت پر چھڑک کر پی لینی چاہئے - ۳۲ گولی کی قیمت ۲ ر

سنون اکسیر دنداں نہایت خوشبو دار دانتوں کو مثل موتی آبدار کرنیوالا گندہ دہنی کو کھونیوالا، دانتوں اور مسوڑھوں کے تمام امراض میں اکسیر ہے مسوڑھوں سے خون نکلتا ہو پیپ آتی ہو، دانت حرکت کرتے ہوں سب کے لئے از حد مفید ہے صحت میں استعمال کیا جاوے تو تمام شکایات سے دانت اور مسوڑھے محفوظ رہیں گے - ملنے کا پتہ ملا انصاری دواخانہ محلہ فیلخانہ مراد آباد

قائد عربی

بحث فی اللغة

ونظرة الی المستقبل.

بقلم حضرة العلامة صاحب السعادة الاستاذ زکی بک مغامز نابغة العرب والترک فی الاستانة قال حفظه الله -

لا یعرف نواقص اللغة العربیة فی هذا العصر الا من عانی الترجمة منها والیها فی موضوعات مختلفة زمناً طویلا. خذ ابن الاثیر وابدأ بترجمة بعض صحائفه بما یتعلق بالعصر العباسی مثلا، فانک لا تلبث ان تقف متحیراً أمام کثیر من الالفاظ التی دخلت اللغة بتوسع الحضارة عند العرب ولا تجد لتلک الالفاظ اثراً حتی فی المطولات کاللسان والتاج، کأن اللغة عبارة عن الشعر الجاهلی وما رواه الرواة من کلام اهل البادیة، وان کل ما خرج عن ذلک هو من اللغو الذی لا یلتفت الیه او کأن اللغة جسم مات بعد ذلک الدور فکفن باکفان تلک الاشعار والالفاظ ودفن فی قبور ضیقة من حدید بلا بعث ولا نشر وکذلک خذ کتاباً یبحث فی صناعة من الصناعات الحدیثة فی لغة اخری وحاول ترجمته الی العربیة، فانک تقف فی عین ذلک الموقع والحیرة قد اخذت منک کل ماخذ، فتقف امام اکثر الاصطلاحات ولا تجد قاموساً یهدیک الی ما یقابلها فی العربیة، فتضطر احیاناً ان تخلق لها لفظاً من عندک او ان تقید معناها بالفاظ عدیدة والامر فوضی فی ید المترجم وقد یحسن وقد یسئ -

ان اللغة العربية بعد دوريها الجاهلي والاسلامي ازداد نموها وتوسعها بما دخلها
من الفاظ جديدة مما يعد بالمئات من اسماء المأكول والمشروب والملبوس واثاث البيت
وتنوع اسباب المعائش واصطلاحات الصناعات والحرف والعلوم الاسلامية والدخيلة
فضلاً عن الاصطلاحات الادارية والقضائية والعسكرية والمالية التى حدثت بعامل توسع
المملكة كما هو معروف، لان السلف الصالح من العرب قد نقلوا علوم الاوائل الى
لغتهم وتوسعوا فيها بالاختراع والابتكار واقتبسوا من الامم التى تقدمتهم فى المدنية
كل شئ لم يكن عندهم وقد كتب علماء العرب كل ذالك فى مؤلفات مخلدة ما زالت تشهد
لهم بالذكاء المتكامل والجهاد العظيم فى سبيل العلم، توسعوا فى اللغة وافادوا بها كل معنى
دخلها ووضعوا لكل علم اصطلاحاته، وجعلوا كل ذالك ملكا حلالا للغة كما ان الناس
من جميع الطبقات قد توسعوا فى المعيشة وانتشر بينهم جميع اسباب الرخاء والترف مما
لم يكن موجوداً عندهم فى سالف الزمن وعينوا لكل شئ ما يميزه من الاسماء والالفاظ وتداولوها
فى احاديثهم وكتاباتهم ولكن علماء اللغة عدوا كل ما لم ينطق به قدماء العرب من الدخيل
الركيك وجعلوا الاعتداد به عيباً وشيناً وعاراً، فخلت القواميس العربية من هذه
الالفاظ وامتلأت باشياء لا يفصلها الا المتبحرون من علماء اللغة وهم القليل من
افراد الامة وبقى السواد الاعظم بلا قاموس عام يرجعون اليه فى ما يلزمهم فهمه ويفهمونه
زد على ذالك افتراق اللغات العامية عن لغة الكتابة فى كل محل بحيث اصبح العربي العامي غريباً
عن لغة آبائه واجداده، لا يستطيع الاحسان فيها الا بعد الجهد الكبير، كأنه يتعلم لغة اجنبية
وهى مصيبة عظمى لا يعادلها مصيبة منى بها العرب فى كل مكان، وكانت من اكبر العوامل لتأخرهم
فى هذا العصر وفى العصور التى سبقته اذ خالفوا السنة المتبعة فى لغات سائر الامم
الراقية من وحدة اللغة تكلما وكتابة ـ ولا ريب ان رقى تلك الامم كشف عنهم هذه
المصيبة بعكس ما هو عندنا فان تأخرنا جعل هذا الداء ان يزداد ويتفاقم ويبقى

اعظم عثرة فی سبیل تقدمنا ولا یرجی للعرب نجاة من هذه البلیة الا ان یبلغوا شأو الامم الراقیة فی العلوم والترقی فتاتی وحدة اللغة من نفسها ـ

ان اللغة هی ملک الامة باسرها لا لافراد معدودین منها والحاجة الیها عامة للخواص والعوام سواء، فکما ان للغة منهجا شعریا وادبیا فکذلک لها ایضا مناهج کثیرة اخری تتألف منها اجزاء اللغة فلها منهج لمن یقرأون الحکایات والقصص، ولها منهج لارباب العلوم والفنون علی تنوعها، ولها منهج لاهل الصناعات والحرف علی اختلافها وکثرتها فالنجار مثلا ینبغی ان یری فی فهرست اللغة المتداولة فی ایدی الناس (القاموس) جمیع حرکاته فی صناعته واسامی آلاته وادواته حتی اصغرها وادقها، فان ذلک جزء من اللغة لا خارج عنها وهکذا الجزار والطباخ والحوذی والصباغ والحائک والعطار والبقال والبزاز والملاح والحلاق والتاجر والصراف والصحاف والفلاح والحداد والبیطار والاسکافی والحجام والکحال والحجار والصقال والقصار الخ ـ من الصناعات والحرف القدیمة، فضلا علی ماجد من الصناعات العصریة واهمها ومن جملتها الآلات المختلفة الحدیثة التی تتحرک بقوة البخار کالقاطرات فی سکک الحدید اوبقوة الکهرباء کالترام الکهربائی وکالمحرکات الکهربائیة (موتور) علی اختلاف اشکالها وقوتها وما وضعت له اوبقوة الانفلاق کالسیارات (اوتوموبیل) والطیارات والبسکلت وماشابهها فکل ذلک یلزم ان یستقر فی اسماء معینة لایشوبها ظن ولاریب ویجمعه قاموس مختصر مفید (منقح متناسب ومتناسق) باسلوب عملی خال من التعقید موضح بالصور والخارطات مراعی فیه المنفعة العامة لابراعة اللغویین (ممن یلیق ان نسمیهم کتاب العصور الوسطی الذین یعیشون فی هذا العصر بذالک الرأس) ـ

کقاموس (لاروس) الصغیر الجامع لکل شیء متصل بالحاجة بعید عن الزوائد التی لا یوجد لها لزوم وهذا القاموس ای قاموس لاروس هو مثال صارخ یقول ان کل امة

لا یکون لها قاموس مثل هذا لا یطلق علیها اسم امة راقیة بل لیس لها حق حیاة فی هذا العصر ۔

زارنی احد اصدقائی القدماء وهو عربی الاصل ولکنه لا یعرف اللغة العربیة حق معرفتها لانه نشاء من المدارس الترکیة وقضی اوقاته فی وظائف الحکومة ولم یشتغل بالعلم بعد المدرسة وکأنه قد شعر فی الزمن الاخیر بانه اخطاء فی اهماله لغة آبائه واجداده فاحب ان یمارس قراءة الکتب العربیة تلافیا لما فاته منها فسألنی عن قاموس عربی تسهل مراجعته ولا یمل قارئه بزوائد لیس له حاجة بها یستعین به علی فهم ما یشکل علیه فهمه من الفاظ اللغة وبعد ان اعملت الفکر ونظرت الی مقدار استعداد صدیقی لم استطع ان ارشده الا الی (المنجد) ذاک القاموس الصغیر المختصر طبع الیسوعیین۔ مع علمی بنقصانه وبعض اغلاط رأیتها فیه من قبیل الصدفة وهی اغلاط وقعت فی بعض اسماء الحیوان والنبات وکاتبه معذور فی ذالک فان تلک الاسماء جاءت من معجمات اللغة التی یکثر فیها الاکتفاء بقول (اسم حیوان) او (اسم نبات) بلا تعیین وایضاح فاضطر المؤلف لتعیین اسماء وصور لمسمیات اخری ۔ والسبب لتمییزی المنجد علی سواه هو علمی بان صدیقی لم یعتد الا مراجعة القوامیس الفرنسویة او الترکیة السهلة الخالیة من الزوائد ولیس له تجلد ولا صبر علی قراءة صحیفة او صحیفتین للوصول الی الکلمة التی یریدها کما فی محیط المحیط واللسان والتاج والفیروزآبادی وهو فوق ذلک لا یعرف تجرید الکلمات الی الثلاثی او الرباعی لیهتدی الی اماکنها والمجرد هو العمدة فی لغة العرب کما هو معلوم وهو بالطبع یجهل تماما البحث عن الالفاظ باحرفها الاخیرة کما فی اللسان والتاج والفیروزآبادی وسائر المعجمات القدیمة بل انه یضیق صدره اذا رای اقرب الموارد وهو احدث القوامیس واجودها طبعا وورقا وحرفا (کسائر الکتب المطبوعة فی مطبعة الیسوعیین) یتألف من ثلاثة مجلدات ضخمة فیزید علی حالة المبتدی والمتوسط ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

اشاعت اسلام

از قلم حافظ منفعت علی صاحب صفر پوری

[ا]سلام کی کشش } اسلام کے اندر ایک فطری کشش ہے ایسی کشش کہ سینوں میں قلب پھڑکنے لگتے ہیں [ا]ور دل تڑپ اُٹھتے ہیں، جبتک مسلمان مسلمان رہے اور اسلامی اوامر ونہی پر عمل کیا اسوقت تک پوری دُنیا کے [لئ]ے ایک کشش بنے رہے اور انہیں دیکھ کر قومیں اور ملک کے ملک مسلمان ہوتے چلے گئے۔ بربر شمالی افریقہ کی ایک [ب]ڑی قوت تھی ملکہ کاہنہ کے زیر قیادت انہوں نے مسلمانوں کا مقابلہ پوری قوت کیساتھ کیا، لیکن جو کام مسلمانوں [کی] تلواریں نہ کر سکتی تھیں وہ انکی زندگی کے اسلامی نمونے نے کیا اور یہی دشمن اسلام فرزندانِ توحید کی مادی و [ر]وحانی دونوں حکومتیں تسلیم کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔

پروفیسر آرنلڈ نے لکھا اور تسلیم کیا ہے کہ مسلمان قرآن کو ہاتھوں میں لئے اور قرآنی تعلیمات کا نمونہ بنے ہوئے افریقہ کے جس گوشہ میں پہنچ گئے وہیں اسلام خود بخود پھیلتا چلا گیا۔ اور رفتہ رفتہ تمام افریقہ پر مسلط ہو گیا، مسلمان یورپ میں گھسکر قلبِ فرانس تک پہنچ چکے تھے، اگر کہیں اسوقت سلیمان بن عبد الملک، موسیٰ بن [نص]ر اور طارق کو واپس نہ بلا لیتا تو بلاشبہ آج یوروپ پر انجیل کے بجائے قرآن کی حکومت قائم ہوتی، بلغاریہ میں پہنچے تو وہاں کا بادشاہ اپنے خاندان سمیت مسلمان ہو گیا، یہ زمانہ بعید نہیں زمانہ قریب ہی کا واقعہ ہے کہ ملکہ کیتھرائن دوم نے ۱۷۸۷ء میں قرآن کو مع تفسیر کے چار جلدوں میں اس مقصد کیلئے شائع کر دیا کہ ان تاتاریوں کو جو ابھی تک بظاہر عیسائی اور بباطن مسلمان تھے شیدائے عیسائیت بنا لیا جائے، کہ مخالفانہ ریمارک موجود تھے۔ مگر یہ اشاعت یک بیک اور خلاف توقع بہت سے روسی افراد کے قبولیتِ اسلام کا باعث بنگئی۔

جرمن کے فریڈرک اعظم اور سسلی کے شاہ رچرڈ کا یہ عالم ہوا کہ انہوں نے بڑے ذوق شوق کے ساتھ عربی سیکھنی شروع کر دی، عربی فلسفہ کے شیدائی، عربی تمدن اختیار کر لیا، وضع قطع ……

اختیار کرلی۔ اور اُن کے دربار عربی درباروں کا نظارہ پیش کرنے لگے۔

قرآنی تاثرات اور فرمانروا | نجاشی شاہ حبش کو مسلمانوں کے خلاف شدت کیساتھ بھڑکایا گیا تھا مگر سورۂ مریم کی چند آیات سنتے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تیسری صدی ہجری میں جبکہ مسلمان ہندوستان میں ہر جگہ عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ پنجاب میں ایک ہندو راجہ تھا جسکا نام تھا مہردگ بن (رنگ) اسلامی نمونے اسکے لئے کشش بنے۔ اُس نے فرمانروائے ریاست منصورہ کو لکھ کر ایک عالم بلوایا اور اُس سے قرآن کا ترجمہ ہندی زبان میں سننے لگا، جب سورۂ یاسین کی اس آیت پر پہنچا قال من یحیی العظام وھی رمیم الخ تو کہا کہ دوبارہ ترجمہ کرکے سناؤ پھر تو راجہ کی یہ حالت تھی کہ جھوم اُٹھا، اپنے تخت سے اُترا اور چند قدم چلکر گیلی مٹّی پر پیشانی رکھدی کبھی رخسار رکھتا تھا کبھی پیشانی آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا پورے جوش کیساتھ رواں تھے، زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکل رہے تھے کہ یہی وہ معبودِ ازلی ہے جو اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے۔ اور اسلام لے آیا۔ ایک تہلکا ن میں عبادت شروع کردی، جنوبی ہند کے علاقہ مارابیں یہودی عیسائی، چینی مجوسی بدھ اور برہمن تمام مذاہب کے افراد بسلسلہ تجارت موجود تھے لیکن راجہ سامری متاثر ہوا تو اسلامی نمونے سے اسلام لے آیا اور حج کے ارادے سے روانہ ہوگیا۔

راجہ سراندیپ بھی کششِ اسلام سے مسلمان ہوگیا، مالوہ کا راجہ بھی مسلم تاجروں کی بے انتہا عزت کرتا تھا اور اس ملک کے لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ ان مسلمانوں ہی کے قدوم کی برکات ہیں جو ہمارے راجے طویل العمر ہونے لگے ہیں، راجہ جیسنر جیسے متعدد راجے اور موگر جیسے بہت سے افراد بھی ایمان لے آئے تھے۔

(باقی آئندہ)

کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی مراد آباد کی مختصر فہرست کتب

شمائل شریف (ترمذی) مترجم

ترجمہ از حضرت شیخ الہند مولنا محمود حسن صاحب تفسیر از حضرت علامہ مولا شبیر احمد صاحب عثمانی یہ ترجمہ اور چند پاروں کے فوائد سیدنا شیخ الہند نے اسارت مالٹا کے زمانہ میں مرتب فرمایا تھا۔ پھر اوسکی تفسیر حضرت علامہ عثمانی نے مرتب فرمایا تھا۔ پھر اس کی تفسیر حضرت علامہ عثمانی نے مرتب کی ہو۔ یہ ترجمہ اور تفسیر اپنے عام فہم مفید اور مستند ہونے میں یکتا مانا گیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پہلے ایڈیشن کے پانچہزار قرآن شریف تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہو گئے اب کی مرتبہ نہایت خوبصورت طور پر لکھوا کر فوٹو لیکر بلاک تیار کرائے گئے ہیں جن کے ذریعہ طباعت ہوتی ہے۔ بہر حال اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں میں بے مثل ہے۔ ہدیہ کاغذ اول مجلد ؎ غیر مجلد ؎ کاغذ قسم دوم مجلد ؎ غیر مجلد ؎

تعلیمی ہند

(سو فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ تھے) حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب کی سیاسی اور تاریخی واقفیت شہرۂ آفاق ہے یہ کتاب ہندستان کی تعلیمی حالت کے متعلق حضرت موصوف کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمان اپنے بادشاہوں کے متعلق بدگمانی کے گناہ سے بھی بچ جائینگے کیونکہ معتبر حوالوں سے بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے زمانے میں

۱۰۰ فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ ہوتے تھے طباعت کتابت نہایت اعلیٰ قیمت ۱۲ر

معرفۃ التجوید

قرآن پاک مسلمان کی جان ہے غذائے روح ہے۔ جملہ عبادت کا مدار ہے۔ اس کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ مگر افسوس مسلمان اس کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ ثواب کے بجائے عذاب کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ وہ حروف کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اس رسالے میں نہایت آسان اور مختصر طور پر حروف کی ادائگی کا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے۔ ہر شخص کو اس کا مطالعہ اور ہر بچہ کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ الہ آباد۔ لکھنؤ کانپور مراد آباد، وغیرہ کے مدارس میں داخل درس ہے۔ قرآن شریف کے ساتھ ساتھ بچوں کو پڑھایا جاتا ہے قیمت ار چار نسخوں تک محصول ڈاک ۸ر

دین و آئین

(تصنیف مولانا سید محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپور تھلہ)

اس کتاب میں اسلامی احکام کو عقل کے قریب کر دیا ہے اور زمانہ موجودہ کے اعتراضات کو دور کرنے میں مسلمات جدیدہ اور سائنس جدیدہ سے کام لیا گیا ہے جو تمام شبہات اور تردد ات کی دلدل سے نکال کر راہ مستقیم پر پہنچا دیتی ہے۔ اور مسلمانوں میں زندگی کی تازہ ..... روح پیدا کر دیتی ہے مسلمانوں کے ہر طبقہ کے لئے کارآمد بالخصوص علماء، ممبران مناظرین اور نو تعلیم یافتہ حضرات کیلئے

بہت ہی ضروری ہے۔ کتاب اعلیٰ طباعت و کتابت اور نفیس جلد سے مزین ہے تین قسم کے کاغذ پر طبع ہوئی ہے اعلیٰ ایڈیشن مجلد ۱۲ قسم اول مجلد ۱۰ قسم دوم مجلد ۸ محصولڈاک ۱۱

نور الاصباح جدید
ترجمہ
نور الایضاح

نور الایضاح فقہ عربی کی نہایت مستند کتاب ہے مبتدی طلبہ کو

حسب سابق پہلے یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ مختصر ہے اور جامع ہے اس لئے ابتدائی طلبہ کے لئے پڑھنے اور سمجھنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ مولانا محمد میاں صاحب نے اپنی طالبعلمی کے آخری سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا۔ جو حضرت مولانا الحاج مولوی محمد اعزاز علی صاحب استاذ ادب و شیخ الفقہ دارالعلوم دیوبند کے زیر نگرانی طبع ہوا۔ اور بہت زیادہ مقبول ہوا مگر چند وجوہات سے وہ نظر ثانی کا محتاج تھا۔ مولانا موصوف اب پھر دوبارہ نظر فرما کر مفید فوائد اور حواشی کا اس طرح اضافہ فرما رہے ہیں کہ وہ ترجمہ کے ساتھ ایسی شرح بھی ہوگی جو متفرق شروح کے مضامین پر حاوی ہوگی۔ امید ہے کہ انشاء اللہ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ تک شائع ہو جائیگی۔

فلسفہ ایمان

زمانہ قدیم میں جبکہ فلسفہ قدیم کا حملہ اسلام کے صادق عقائد و احکام پر تھا تو حضرت علماء امت نے اسی منطق و فلسفہ کے موجب اسلامی عقائد و احکام کے

دلائل پیش کر کے اس حملہ کی کامیاب مدافعت کی تھی۔ دو ... حاضر میں سخت ضرورت تھی کہ فلسفہ جدید کے اعتراضات ... جواب اسی کے بموجب تشفی بخش انداز سے پیش کیا جائے ... مولانا سید محمد میاں صاحب اس رسالہ کو ایسی طرح مرتب ... فرما رہے ہیں کہ متقدمین کے جوابات کے ساتھ سائنس ... جدید کے پیش نظر جدید جوابات بھی کافی اور شافی ہو ... پوری کتاب کا نام **عقل اور دین** ہوگا جس کے پہلے حصہ (فلسفہ ایمان) میں عقائد اسلام کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں احکام اسلام کی سیاست بیان کی جائے گی (انشاء اللہ تعالیٰ) یہ کوشش یقیناً مستحق تحسین ہے کہ انداز بیان نہایت دلچسپ ہے۔ اور زبان ایسی سلیس ہے کہ بچے اور عورتیں بھی بآسانی سمجھ سکیں۔

(واللہ المستعان)

گلدستہ تعلیم اسلام

از مولانا محمد عماد الدین صاحب انصاری شیر کوٹی

امیر نظارۃ المعارف القرآنیہ یہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور تاریخی تعلیم کا جدید اور نہایت مفید سلسلہ ہے نصاب تعلیم اس زمانہ میں جیسی ہے اسی لئے جابجا مدارس اور اسکولوں میں داخل درس ہو چکا ہے۔ اس کا مقصد قرآن مجید کی تعلیم اور اسلامی معلومات و ضروریات کا اس قدر بہم پہنچانا ہے کہ صرف اس سلسلہ کو پڑھ کر آدمی خاصا عالم ہو جاتا ہے قیمت تفصیل ذیل ہے گلدستہ تعلیم اسلام کا عربی قاعدہ ۱ ... شر

۱۰ ... ۳ ... ۳ ... ۳ ... ۳

گلدستہ تعلیم اسلام کا اردو قاعدہ ۱ر

" " پہلا حصہ ۲ر

" " دوسرا حصہ ۵ر

" " تیسرا حصہ ۶ر

گلدستہ تعلیم اسلام کا چوتھا حصہ قیمت ... ۶ر

یکجائی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ۱؍۸

رہنمائے تعلیم

اسی کا نام شیطان کانفرنس بھی ہے۔

بچوں کو علم کا شوق دلانے والی جس کے پڑھنے سے بدبختی کے تمام عیب دور ہوکر پڑھنے کا شوق ہو جاتا ہے۔ بچوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے برے اخلاق سے نفرت اور عمدہ اخلاق کی رغبت پیدا کرتی ہے۔ یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اگر پڑھ کر ناپسند ہو یا شروع کرکے بغیر ختم کئے چھوڑ دیں تو بے تکلف واپس کر دیں۔ قیمت آٹھ آنے ۸ر

نظام تجارت

(از مولانا سید محمود علی صاحب پروفیسر) زمانہ موجودہ کی تجارت اور مسلمانوں کی دقتوں کا حل۔ بنکوں کے سود کا مسئلہ اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کے بعد عقلی حل جو قرآن و حدیث کے عین مطابق اور تمام اختلافات کا استیصال ہوگیا مسلمانوں کے لئے تجارتی رکاوٹوں سے نجات مل گئی قیمت ... ۶ر

چچا ٹام

اقوام یورپ اور اقوام ہند کے جذبات و احساسات کا مقابلہ کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا گیا ہے قوم کے نوجوان پڑھیں اور آگے بڑھیں۔ قیمت ... ۱ر

اتالیق نسواں

عورتوں کی دینوی اور معاشرتی حالت درست کرنے اور ان کی خانگی حالت سنوارنے اور میکے اور سسرال میں رہ کر سب کو خوش رکھنے کے بہترین طریقے، بچوں کی تربیت کے عمدہ طریقے اور بچوں کی بیماری کے مجرب علاج درج ہیں تمام لڑکیوں اور عورتوں کو پڑھانے کے قابل اور جہیز میں دینے کے لائق قیمت قسم اول ۵ر قسم دوم ۴ر

تاریخ الاسلام

نمبر ۱ و ۲ و ۳ - مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند نے استاذ الحاج علامہ محمد اعزاز علی صاحب استاذ فقہ و ادب و مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند کے حسب ارشاد مسلمان بچوں اور بچیوں کی مذہبی و اخلاقی تعلیم کے لئے شروع کیا ہے یہ تینوں نمبر اسی مبارک سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں۔

پہلے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی مبارک درج ہے۔ ہدیہ چھ آنے ... ۶ر

دوسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی مقدس اور غزوات اور جہاد کے متعلق مفید تشریحی بحث ۲ر

تیسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا ہے یہ حصہ نہایت خود ایک مستقل کتاب ہے اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک حضور کے اخلاق کریمہ عادات شریفہ، طرز معاشرت، آداب مجلس، نظام الاوقات، ازواج مطہرات، اثاث البیت، ترکہ وغیرہ وغیرہ جملہ اشیاء کا نہایت دلچسپ طور پر ذکر ہے قیمت ۶ر

کم از کم ۱۰ر کے ٹکٹ ارسال فرماکر آپ تیسرے حصہ کو ملاحظہ فرمایئے اور اس سے باقی حصوں کا اندازہ لگایئے۔

تعلیم الاسلام کامل

مصنفہ حضرت علامہ مولنا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں۔ یہ کتاب بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بیحد مفید ہے اس میں دلچسپ سوال و جواب کے طریقہ پر اسلامی مسائل اور عقائد کا بیان ہے۔ زبان نہایت پیاری اور سہل ہے بچوں کو ان حصوں کے پڑھانے سے پڑھنا بہت جلد آجاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مسائل بھی دلنشین ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر تمام مدارس دینیہ میں داخل ہو چکی ہے اس لئے اس کے متعلق مزید تحریر بیکار ہے۔ ہر چہار حصوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔

حصہ اول ۱۰ر دوم ۲ر سوم ۳ر چہارم ۵ر قاعدہ ۱ر

تحفۃ الشیعہ

یہ کتاب شیعہ مذہب کی تحقیق اور شیعہ اعتراضات کے تحقیقی اور الزامی جوابات کے متعلق مستند اور بہترین ذخیرہ تسلیم کی گئی ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی۔ اس کی حسن و خوبی کی روشن دلیل یہ ہے کہ رد شیعہ کے مجتہد وقت جناب مولانا عبدالشکور صاحب سابق مدیر النجم لکھنوی نے (جو رد شیعہ میں مجتہدانہ اور مجددانہ شان رکھتے ہیں) اس کتاب کو نہایت اہتمام سے طبع کرایا ہے۔ یہ کتاب رد شیعہ کی بہت سی کتابوں سے مستغنی کردیتی ہے۔ طباعت کتابت نہایت موزوں، کاغذ عمدہ سفید صفحات تقریباً ۵۰۴ قیمت ہر سہ حصہ مکمل ۶ر

بلاغ مبین

(از حضرت الحاج مولانا ابوالقاسم محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں تمام دنیا کے بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے فرامین ارسال فرمائے تھے۔ اس کتاب میں ان تمام فرامین کی نقل لیجانے والے صحابہ اور ان بادشاہوں نیز ان ممالک کے حالات بہترین طرز پر جمع فرمائے ہیں۔ جا بجا سیاسی اور تاریخی مباحث نے اس کتاب کو بہت زیادہ قیمتی کردیا ہے۔ طباعت کتابت نہایت اعلیٰ قیمت ۶ر

رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موصوف کی لکھی ہوئی ایک جامع اور مستند سیرت ہے جو اپنی بے نظیر خوبیوں کے باعث بہت زیادہ مقبول ہوئی اور سرکاری اسکولوں کے کورس میں داخل کی گئی ضخامت تقریباً ۳۰۰ صفحات ۱۲ر

اس مختصر فہرست میں تمام کتابوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ آپ تصانیف مجلس علمی ڈابھیل، تصانیف علماء دیوبند، سہارنپور، و تصانیف علامہ شبلی، و مولانا ابوالکلام آزاد و مصنفات دار المصنفین اعظم گڈھ جملہ مطبوعات کانپور، دہلی، لاہور، لکھنؤ وغیرہ وغیرہ بہ کفایت کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی مرادآباد سے طلب فرمایئے:۔

دیوان حماسہ عربی

بحاشیہ جدیدہ از ... حضرت

الحاج الحافظ مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ و استاذ ادب

دار العلوم دیوبند

دیوان حماسہ عربی درسیات کی مشہور کتاب ہے جس کو ادب عربی کی معیاری کتاب مانا جاتا ہے۔ شدید ضرورت تھی کہ اس کا حاشیہ اس طرح کیا جائے کہ حل لغات کے ساتھ اشعار کے مضمون کو بھی واضح کرے۔ حضرت الاستاذ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ العالی نے عرصہ ہوا اس خدمت کو انجام دیکر اساتذہ اور طلبہ ادب پر احسان عظیم فرمایا تھا تو نہایت مقبول ہوا اور دیوان حماسہ کی طرح مشہور اور مستند معیاری حاشیہ بن گیا اور بار بار طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوا۔ مگر کارپردازان کے قلب اعتناء کے باعث طباعت اور کتابت کی خامیوں سے کسی مرتبہ بھی پاک نہ ہوا۔ نیز حاشیہ اگرچہ افادات کا ذخیرہ تھا۔ مگر تاہم مزید اضافہ کا محتاج تھا۔ اس مرتبہ حضرت موصوف مدظلہ العالی نے حاشیہ پر نظر ثانی فرما کر قیمتی فوائد کا اضافہ فرمایا ہے اور کتب خانہ اعزازیہ نے اس کو نہایت اہتمام سے طبع کرا کر اصل کتاب اور حاشیہ کے گرانقدر حقوق کو پوری طرح ادا کیا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ کتاب یکتا تھی اور اس کا حاشیہ عدیم المثال تھا۔ اسی طرح اس کی طباعت و کتابت بھی بے نظیر ہوئی۔ قیمت ان اہتمام خوبیوں کے باوجود حسب سابق کاغذ قسم اول مبلغ ... قسم دوم ...

اپریل ۱۹۳۸ء تک عہ کی رعایت۔

مختصر فہرست قرآن شریف

موجودہ

تجارتی کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی مراد آباد

(آرڈر دینے کے وقت نام کیساتھ نمبر بھی درج فرمایئے)

(۱) حمائل شریف عکسی مترجم

بترجمہ حضرت شیخ الہند و تفسیر

برحاشیہ از حضرت موصوف و از حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ ملاحظہ ہو صفحہ فہرست ہذا۔ ہدیہ قسم اول مجلد ... غیر مجلد ... قسم دوم مجلد ... غیر مجلد ...

(۲) حمائل شریف مترجم مطبوعہ تاج کمپنی لاہور

عکسی ہفت رنگہ دیدہ زیب طلائی نقش و نگار صحیح ترین اس کی زیارت سے اسلامی آنکھوں میں نور اور دلوں میں سرور پیدا ہو رہا ہے یہ صحیح ترین اور قابل دید حمائل معنوی محاسن اور ظاہری خوبیوں کی حامل ہے جس کی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں نے چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ ہدیہ کپڑے کی جلد ... عہ ... مع ... چمڑے کی جلد چلکہ ار کنارے سنہری مبلغ ...

(۳) عکسی قرآن شریف مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور

... فوٹو لیتھو پریس کے ذریعہ اسکو طبع کرایا گیا ہے خط نہایت پاکیزہ یہ قرآن شریف اگرچہ غیر مترجم ہے مگر اپنی نظیر صرف آپ ہی ہے کاغذ بہتر اور اعلیٰ۔ تقطیع بغایت موزوں حاشیہ پر خوبصورت بیل جلد نہایت خوبصورت ہدیہ قسم خاص ... قسم اول ... قسم دوم ...

(۴) پانچ ترجموں والا بینظیر قران شریف

جس کو سلطان العلوم والی دکن حضور نظام حیدرآباد نے
اپنی تلاوت کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ سائز کلاں، خط و
طباعت اور کاغذ نہایت اعلیٰ، جلد مضبوط اور خوبصورت
ہدیہ مجلد جرمی [illegible] رعایتی [illegible]

(۵) معجز نما قرآن شریف - مولوی نور محمد
والا - دو ترجمہ والا کلاں سائز خط نہایت جلی اور نہایت
صحیح - کاغذ خوبصورت اور مضبوط - حاشیہ پر نہایت سلیس
اور عام فہم تفسیر - واقعی معجز نما ہی ہے - ہدیہ مجلد چرم ۸ روپے

(۶) معجز نما متوسط دو ترجمے والا -
مولوی نور محمد صاحب والا قرآن شریف نمبرہ کے جملہ
اوصاف موجود ہیں۔ صرف سائز میں کمی ہے اور اوس کے
بموجب خط میں بھی فرق ہے مگر نہایت واضح اور خوبصورت
خط ہے بے نظیر چیز ہے - ہدیہ مجلد چرم عمدہ کاغذ [illegible] رعایتی [illegible]

(۷) نورانی قران شریف مترجم - مطبوعہ
جید برقی پریس دہلی - یہ قرآن شریف بھی نہایت
صحیح صاف اور خوبصورت ہے کاغذ عمدہ ہدیہ مجلد پارچہ ۳ روپے

(۸) قرآن شریف چوب قلم کلاں نما
(۲۰×۳۰) ۴ ورقی مترجم مطبوعہ لاہور نہایت خوبصورت
اور دیدہ زیب ہدیہ صہ

(۹) قرآن شریف چوب قلم کلاں سائز
مطبوعہ لاہور ۲۲×۲۹) ۴ ورق مترجم خوبصورت اور [illegible] ہدیہ [illegible]

(۱۰) قران شریف متوسط خط واضح سائز ۲۰×
۲۹) ۸ ورق مطبوعہ لاہور - مترجم خوبصورت صاف

ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب ہدیہ مجلد پارچہ ۱۲؍

(۱۱) حمائل شریف کلاں معریٰ (۲۰×۳۰)
۲ ورق تختی کے قلم سے لکھا گیا ہے بہت واضح خط ہے کمزور
بینائی والوں کے لئے نہایت مفید ہے - مطبوعہ لاہور
ہدیہ فی جلد دو روپیہ بارہ آنے (۱۲؍ ۲)

(۱۲) قرآن شریف کلاں معریٰ جملہ اوصاف
کے ہیں صرف سائز کا فرق ہے ۲۲×۲۹) ۴ ورق ہدیہ [illegible]

(۱۳) قرآن شریف چوب قلم معریٰ
مطبوعہ لاہور سائز نہایت موزوں یعنی فلسکیپ ہے ہدیہ [illegible]

(۱۴ الف) نقل نظامی کانپور - اپنی صحت اور حسن
تحریر خوبی خط موزونیت سائز کے لحاظ سے مشہور
قرآن شریف ہے، ہر پارہ علیحدہ ہر صفحہ آیت پر ختم -
ہر سورت نمایاں طرز سے شروع - کاغذ سفید عمدہ -
ہدیہ مجلد پارچہ مبلغ صہ رعایتی (۳ روپے)

(۱۴ ب) نقل نظامی مترجم اپنی تمام خوبیوں
بینظیر قرآن شریف ہے ہدیہ مجلد پارچہ (۳ روپے)

(۱۵) قرآن شریف بطرز یسرنا معریٰ مطبوعہ
کانپور - کاغذ نہایت اعلیٰ قاعدہ بغدادی پڑھا ہوا بچہ بھی
اس طرز کے قرآن شریف کو آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔
یہ ہدیہ مجلد پارچہ کاغذ عمدہ ۱۲؍ کاغذ معمولی ۱۰؍

(۱۶) قرآن شریف معریٰ نورانی مطبوعہ
جید پریس دہلی نہایت صحیح قرآن شریف ہے - صحت
و حسن خط میں مشہور سائز ۲۰×۲۶) ۸ ورق ہدیہ
مجلد پارچہ ایک روپیہ (عہ)

(۱۷) خوشنما قرآن شریف مترجم یہ قرآن
شریف اپنی تمام خوبیوں میں اعجوبہ نما مترجم ... جیسا
کاغذ چکنا سفید مجلد چرمی ہدیہ ... رعایتی للعہ

(۱۸) قرآن شریف مثل نظامی مطبوعہ
کانپور بعینہ نقل نظامی ... جیسا ہی ہدیہ بھی اور اس سے
کم ہے۔ یعنی مجلد چرم للعہ رعایتی سے

عجیب و غریب حمائلیں

(۱۹) حمائل شریف معجز نما مترجم مشہور
حمائل شریف ہے۔ مولوی نور محمد صاحب کی چھاپی ہوئی جو
حسن طباعت میں بے نظیر ہے مترجم ہے۔ ہدیہ قسم اول مجلد
چرم للعہ قسم دوم مجلد پارچہ (عہ) دو روپیہ چار آنے

(۲۰) حمائل شریف عکسی کلاں مطبوعہ لاہور
نہایت ہی عجیب حمائل شریف ہے۔ سائز بھی نہایت
خوبصورت یعنی (۱۸×۲۲) ۸ ورق۔ فوٹو لیتھو سے طبع
کرائی گئی ہے اس کی قلم سے تعریف مشکل ہے۔ کاغذ
نہایت عمدہ، طباعت نہایت عمدہ اور خوبصورت
جلد نہایت نفیس ہدیہ مجلد ۱۲ر

(۲۱) حمائل شریف عکسی خورد اپنی تمام
ادھانتیں میں ... جیسی بڑا البتہ سائز کارڈ کی برابر ہے۔
نہایت خوبصورت صحیح جلد نہایت خوبصورت ہدیہ مجلد ۱۲ر

(۲۲) حمائل شریف لاکٹ والی مع آئی
گلاس یعنی قرآن شریف تعویذ کی برابر جس کو ڈبیہ میں رکھا
جاتا ہے اور تعویذ کی طرح بازو پر باندھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ
ایک آئینہ بھی ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے یہ حمائل شریف
پڑھی جاسکتی ہے ہدیہ (عہ)

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کی

نہایت شاندار عکسی رنگین و مطلا اسلامی مطبوعات

جو اعلیٰ خوشنویسی عمدہ رنگین عکسی چھپائی نفیس کاغذ
اور مطلا جلد بندی کا خاص الخاص دیدہ زیب نمونہ
ہیں۔ ان کی ظاہری و باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں

یازدہ سورہ شریف مع درود تاج، درود لکھی،
و عہدنامہ مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش مترجم
مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش و
درود تاج۔ درود لکھی و عہدنامہ مترجم قسم اعلیٰ مجلد عہ

یازدہ سورہ شریف مترجم جیبی سائز قسم اول
مجلد عہ قسم دوم ۱۰ر

دوازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش
بلا ترجمہ مجلد قسم اول عہ

دلائل الخیرات مجلد قسم خاص عہ قسم دوم عہ

نماز مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

سورہ یٰسین مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

دعائے گنج العرش مترجم ۵ر " ۲ر

سورہ کہف مترجم قسم اول ۵ر قسم دوم بلا جلد ۶ر

درود تاج درود لکھی و عہدنامہ قسم اول ۵ر
قسم دوم ۲ر

درود مستغاث خاص ...

مسدس حالی قسم خاص ... قسم دوئم ...

شکوہ، جواب شکوہ و ترانۂ اقبال قسم خاص ...

قسم دوئم ... قسم سوم ...

تصانیف سید الطائفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

مصفّٰی و مسوّیٰ شرح موطا امام مالک ...

الخیر الکثیر عجیب و غریب حقائق کی کتاب، علم کے اسرار و حقیقت و شریعت یا باطن اور اہل ظاہر کے فرق پر انہی مباحث سے کتاب کو مزین فرمایا گیا ہے

عقد الجید بیان سب خلافت صحابہ و ائمہ ...

الفوز الکبیر فارسی اصول تفسیر میں قیمت ...

القول الجمیل ترجمہ اردو شفاء العلیل جس میں حضرت شاہ صاحب نے پرکھانداں طریقت کے حالات اور وظائف نیز تعویذات مجربہ تحریر فرمائے ہیں اور علماء کو ان کے نوافل ... ہیں قیمت ...

تصانیف حضرت استاذ الہند مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی

تفسیر عزیزی اردو ...

پارہ عم اردو ...

پارہ تبارک الذی ...

عجالۂ نافعہ در اصول حدیث بزبان فارسی ...

مجموعۂ فتاویٰ شاہ صاحب کے فارسی ...

مجموعۂ فتاویٰ کامل اردو قیمت ...

تصانیف حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی

تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان اردو ...

صراط مستقیم فارسی ... ...

منصب امامت مع ترجمہ اردو درجات و امامت قیمت ...

تصانیف حضرت سیدنا شیخ العجم والعرب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

ارشاد مرشد لاجواب کتاب ہے قیمت ...

تصفیۃ القلوب ترجمہ اردو ضیاء القلوب ...

تحفۃ العشاق ... جہاد اکبر ...

رسالہ درد نامہ غمناک ...

ضیاء القلوب ... غذائے روح ...

کلیات امدادیہ جس میں آپ کے کل رسائل یکجا جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ... ...

گلزار معرفت اردو منظوم ... ...

شمائم امدادیہ سوانح عمری حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر ... ...

ملنے کا پتہ منیجر کتب خانہ ...

تصانیف حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب

الدلیل المحکم در مسالہ قرات فاتحہ خلف الامام قیمت ۱۲/

اسرار قرآنی اس میں چند مطالب و بعض آیات قرآنی کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ ۴/

انتصار الاسلام۔ اس میں حضرت و بانی سوامی کے دس اعتراضات کے جواب دیئے ہیں ۸/

قبلہ نما۔ حصہ دوم انتصار الاسلام قیمت ۸/

تقریر دلپذیر اس میں مسائل حقانیت دین اسلام عقلی طور پر بیان کئے ہیں عموماً تمام مذہب باطلہ کا رد ہے۔ قیمت

تحذیر الناس عن اثر ابن عباس تصحیح بیان اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ، و ارشاد "ولکن رسول اللہ خاتم النبیین" و تحقیق عجیب معنی خاتم النبیین ہے۔ اس کے ضمن میں اور بھی مضامین علمیہ آگئے ہیں۔ قیمت

تصفیۃ العقائد جس میں وہ دلچسپ مراسلت ہے جو حضرت مولانا اور سر سید احمد خاں صاحب بانی علیگڈھ کالج کے درمیان عقائد ملت اسلام اور اصول شریعت حنفیہ کی تحقیق و تنقیح کے متعلق چند روز تک ہی۔ ۲/

توثیق الکلام در مبحث قرات فاتحہ خلف الامام قیمت

الحق الصریح فی بیان تراویح کے بیس تراویح ہونے کا بیان ہے۔ قیمت

جمال قاسمی اس میں ایک مجموعہ مکتوبات متعلق مسائل سماع موتیٰ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت

جواب ترکی بترکی اس میں آریہ سماج کے اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت

حجۃ الاسلام آپ کے علم لدنی کا ثبوت و توحید و رسالت کے مکمل مضامین مع دیباچہ قیمت

رسالہ تحفہ لحمیہ اس میں مختصر طور پر گوشت خوری کا جواز بلکہ استحسان بدلائل عقلیہ ثابت کیا ہے۔ قیمت

فیوض قاسمی قیمت

لطائف قاسمی قیمت ۲/

قصائد قاسمیہ قیمت

تصانیف حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

اوثق العریٰ در اثبات عدم جواز جمعہ در دیہات بثبوت احادیث صحیحہ کا

براہین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ تمام ناجائز رسوم اور بدعات خصوصاً میلاد و فاتحہ کی تردید اور جملہ اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت

الرای النجیح احادیث صحیحہ سے بیس رکعت ہونا
اور صلوٰۃ تراویح و تہجد کا علیحدہ علیحدہ ہونا
بیان فرمایا ہے قیمت .. ۱ر

سبیل الرشاد تقلید کا ذکر صحابہ کے
اختلافات کا حال قیمت .. ۳ر

فتاوی میلاد شریف میلاد کے
متعلق بزرگوں کے فتوے قیمت ۱ر

فتاوی رشیدیہ حصہ اول ۱۲ر
" " حصہ دوم عہ
" حصہ سوم ۱۲ر

قطوف دانیہ فی کراہت جماعت نافلہ
فارسی ۲ر

مکاتیب رشیدیہ آپ کے مکتوبات جن
میں بیش بہا نکات اور فوائد اور سوالات و
شبہات کے جوابات درج ہیں۔ قیمت ۶ر

ہدایۃ المعتدی فی قراۃ المقتدی ۲ر

تذکرۃ الرشید مولانا کی مفصل سوانح
عمری حصہ اول زیر طبع
حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنے (۱ رو ۸ر)

فتوی احتیاط الظہر قیمت ـ ر

تصانیف حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رح

ایضاح الادلہ قسم اول ۸ر قسم دوم ۶ر

الابواب والتراجم صحیح بخاری کے ۱۶۳ ابواب
کی عجیب و غریب تحقیق اور
الابواب بخاری سے متعلق بہت سے اصول جنکو آپنے
مالٹا میں بزمانہ اسیری تحریر فرمایا قیمت ۲ر

ادلہ کاملہ قیمت ۲ر

مکتوبات شیخ الہند رح ۔ر

مختصر سوانح عمری شیخ الہند ۔ر

حیات شیخ الہند
یعنی
سفرنامہ اسیر مالٹا

حضرت کی قید مالٹا
و معہ سفر حجاز کے
مفصل حالات جنکو مولانا
حسین احمد صاحب
مہاجر مدنی صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے
اپنی دوسری قید کراچی میں لکھا ہے قیمت ۱۰ر

تصانیف حضرت سید المحدثین مولانا انورشاہ صاحب کشمیری

اکفار الملحدین فی ضروریات الدین

مسئلہ تکفیر پر محققانہ محاکمہ، علماء سلف کی نقول
اور اپنا تبصرہ ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح مجتہد فیہ
مسائل میں تکفیر سخت مذموم ہے اسی طرح ضروریات
دین اور اصول شرع کے انکار باوجود تکفیر نہ کرنا۔
اس سے زیادہ مذموم ہے قیمت ۱۲ر

نیل الفرقدین فی مسئلہ رفع الیدین

مسائل مختلف فیہا[illegible] [illegible]یت وایک خاص اہمیت حاصل ہے اور اسی لئے ہر زمانہ کے مصنفین اس مسئلہ پر اپنی اپنی آرار کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے اور یہ وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس موضوع پر اس سے قبل ایسا رسالہ تصنیف نہیں ہوا۔ محققانہ اور محدثانہ رنگ میں قابل دید علمی تصنیف ہے (عربی) قیمت ۱۲ر

اللمعة فی صلوٰة الجمعہ

(عربی) یہ بھی حضرت شاہ صاحبؒ کی تازہ ترین تصنیف ہے جس میں حضرت موصوف نے جمعہ فی القریٰ کے متعلق نہایت اہم علمی تحقیقات درج فرمائی ہیں۔ قیمت ۸ر

عقیدة الاسلام

فی حیوٰة عیسیٰ علیہ السلام رد قادیانی میں

حضرت شاہ صاحبؒ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں علاوہ دیگر تحقیقات علمیہ کے حیات عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰة والسلام کو نہایت مدلل طور سے ثابت کیا گیا ہے (عربی) ۱۲ر

فصل الخطاب فی مسئلہ ام الکتاب

اس رسالہ میں قرأت خلف الامام پر روایةً و درایةً ہر پہلو سے شافی بحث کی گئی ہے (عربی) قیمت ۱۲ر

کشف الستر عن صلوٰة الوتر

وتر کا مسئلہ گو عوام میں چنداں مشہور نہ ہو۔ لیکن حدیثی اعتبار سے نہایت قابل توجہ تھا۔ حضرت علامہ موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق مورد نزاع اور منشار اختلاف کو متعین فرماکر اس باب کی جملہ احادیث کی اس طور پر شرح کی ہے کہ جس کو مطالعہ کے بعد کسی حدیث میں تعارض باقی نہیں رہتا اور ہر ہر حدیث اپنے موقع پر درست نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مذہب حنفی کی مکمل تائید ہوتی ہے (عربی) قیمت چھ آنے ۶ر

ضرب الخاتم علی حدوث العالم

مسئلہ حدوث عالم و اثبات واجب میں ایک محققانہ بلند پایہ عربی نظم ہے قیمت ۲ر

العرف الشذی علی جامع الترمذی

حضرت شاہ صاحب قبلہ کے درس ترمذی شریف کی تقریر مرتبہ حضرت مولانا محمد چراغ صاحب پنجابی ۱۲ر

صدع النقاب عن جساسة الفنجاب

حضرت شاہ صاحبؒ کی عربی نظم ہے جس میں فتنہ قادیان کے متعلق پُر درد اور موثر انداز میں مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے مع اردو ترجمہ قیمت ۲ر

تحفۃ الاسلام عقیدۃ الاسلام پر حضرت موصوف نے مزید فوائد بطور حاشیہ تحریر فرمائے ہیں (عربی) ۱۲ر

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ۴ر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث کا لطیف و عجیب مجموعہ (عربی) قیمت ۴ر

بسط الیدین نیل الفرقدین

نیل الفرقدین پر فوائد نفیسہ کا اضافہ بطور تحشیہ (عربی) قیمت مجلد ۲ ۶ر

مرقاۃ الطارم لحدوث العالم

حدوث عالم کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات پر فیصلہ کن جوابات کا قیمتی مجموعہ رسالہ کی شرح کی حیثیت رکھتا ہے مجلد ۱۰ر

تصانیف حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

الاسلام اس میں ثابت کیا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی مذہب عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے موافق ہے تو تنہا ایک مذہب اسلام ہے قیمت ۶ر

تحقیق الخطبہ جس میں محققانہ طور پر دکھایا گیا ہے کہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں خطبہ جمعہ درست نہیں ہے مع خطبہ جمعہ ... قیمت ۲ر

سجود الشمس ۲ر الروح فی القرآن ۲ر

خوارق عادات قیمت ۴ر

العقل والنقل اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شریعت حقہ کے احکام ہر گز عقل سلیم کے اقتضاء سے تجاوز نہیں کر سکتے اور ... فیصلہ مذاہب اربعہ میں دائر ہے یا مذہب واحد میں منحصر ہے۔ قیمت ۲ر

اعجاز القرآن قابل دید کتاب ہے ۴ر

تصانیف حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

اغلاط العوام قیمت	۸ر
اصلاح الرسوم "	۵ر
اعمال قرآنی کامل ہر سہ حصہ	۱۲ر
اوراد رحمانی (مجیدی)	۲ر
اصلاح ترجمہ مرزا حیرت	۱؎ر
اصلاح ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد	۵ر
اکسیر در بیان تقدیر و تدبیر	۱۰ر
اصلاح انقلاب	۳ر
اشرف المواعظ اول مجیدی	۰۳ر
" دوم "	۰۳ر
" سوم "	۰۳ر
" چہارم "	۰۳ر

ارشاد الہام قیمت	۱ر	تفسیر بیان القرآن یازدہم	۱۲ر
امداد الفتاوی کامل مع تتمہ (سابق)	۱۲ر	" دوازدہم	۱۲ر
جہد الزلزلہ قیمت	۲ر	تتمہ امداد الفتاوی (کانپور)	۱۲ر
القول الصواب "	۱ر	تحذیر الاخوان	۲ر
القول البدیع بیان جمعہ	۱ر	تجوید القرآن (جدید)	۱ر
الخطب الماثورہ خورد	۲ر	تحقیق تعلیم (انگریزی)	۳ر
الاقتصاد ۲ر الخطاب الملیح	۲ر	تعلیمات وصیت قیمت	۲ر
التکشف عن مہمات التصوف	۵ر	اصلاح الخیال "	۲ر
آداب المعاشرت	۲ر	... ۲ر حقوق العلم	۵ر
الاقتباسات المفیدہ	۹ر	... مثنوی ۱ر سبق الغایات	۸ر
بہشتی زیور اول تا دہم فی حصہ	۴ر	... ۲ر صفائی معاملات	۱ر
بہشتی زیور مدلل و مکمل قسم اول	۴ر	طریقہ مولود شریف ۱ر اصلاح النظر والبصر	۱ر
" " کاغذ رف	۶ر	فتاوی اشرفیہ اول ۳ر دوم ۵ر سوم	۶ر
بہشتی گوہر (جدید)	۱ر	" " کامل	۶ر
تعلیم الدین (جدید)	۱ر	قصد السبیل ۱ر کرامات امدادیہ	۱ر
تفسیر بیان القرآن اول	۱۲ر	کمالات امدادیہ قیمت	۱ر
" دوم	۱۲ر	کلید مثنوی دفتر اول کا حصہ اول	۶ر
" سوم	۱۲ر	" " حصہ دوم	۶ر
" چہارم	۱۲ر	کلید مثنوی دفتر دوم کامل	۱ر
" پنجم	۱۲ر	" ششم کامل	۵ر
" ششم	۱۲ر	مناجات مقبول (جیبی)	۱ر
" ہفتم	۱۲ر	مواعظ اشرفیہ قیمت	۱ر
" ہشتم	۱۲ر	مکتوبات امدادیہ "	۲ر
" نہم	۱۲ر	مجموعہ رسائل مفیدہ "	۱ر
" دہم	۱۲ر	نشر الطیب رنگین ٹائیٹل "	۱۲ر

ملنے کا پتہ:- منیجر کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہیہ دروازہ مراد آباد

الٹہما سرمہ (رجسٹرڈ)

نہایت قیمتی اجزاء سے نہایت احتیاط کے ساتھ سائنٹفکٹ اصول پر تیار کیا گیا ہے۔ بینائی کو تقویت پہونچاتا ہے، روہوں (کگروں) کا دشمن ہے، دماغ کو فاضل رطوبتوں سے پاک کر دیتا ہے۔ تقویت دماغ میں بھی خاص اثر رکھتا ہے۔ پابندی سے اوس کا استعمال ضعف بینائی، موتیا، جالا، نزلہ کا پانی وغیرہ وغیرہ غرض آنکھ کے [illegible] مرض کو دفع کر دیتا ہے۔ تھوڑے دنوں کے متواتر استعمال سے آپ کو چشمہ کی ضرورت نہیں رہے [illegible] ور دماغی کام کرنے والے حضرات کیلئے خاص طور پر ایک نادر ترین تحفہ ہے جس [illegible] طبا اور [illegible] ملت و ملک کے قیمتی سارٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں مگر ہمارے خیال میں تجربہ بہترین کسوٹی ہے۔

ترکیب استعمال روہوں میں صبح کے طور پر استعمال کریں، اور تقویت بصر وغیرہ کیلئے شب کو (یا اگر دن میں سوویں تو تب بھی) سوتے وقت پابندی سے استعمال کریں۔ اور اگر نرالا سرمہ رجسٹرڈ بھی مساوی مقدار میں ملا لیا جاوے تو یقیناً بیش از بیش فوائد حاصل ہونگے۔

(نوٹ) اس سرمہ کے لگانے سے کسی قسم کی تکلیف درد، یا چبھن وغیرہ نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ نہایت باریک پیسا جاتا ہے۔ اس لئے لیسا اوتات زیادہ لگ جاتا ہے۔ اور کبھی سلائی خالی [illegible] ہے۔ لہذا احتیاط کے ساتھ سلائی میں لگانا ضروری ہے [illegible] اور لاگت کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں ہے۔ قیمت ایک تولہ سے [illegible] تین ماشہ [illegible] علاوہ محصولڈاک ۳ ماشہ سے کم روانہ نہوگا۔

منیجر

انصاری دواخانہ، محلہ فیل خانہ، مراد آباد۔ یو،پی،

نرالا سرمہ (رجسٹرڈ)

آنکھوں کی بینائی کو قائم رکھتا ہے۔ اگر بینائی کمزور ہوگئی ہو تو تقویت پہونچاتا ہے۔ یہ سرمہ اپنی خصوصیات اور منافع کے لحاظ سے خاص چیز ہے، یہ سرمہ سچے موتی، مشک زعفران۔ ماميران وغیرہ اجزاء سے طیار کیا جاتا ہے سوتے وقت اس کا استعمال مفید ہوگا۔ اور اگر "الٹہما سرمہ" (رجسٹرڈ) بھی مساوی مقدار میں شامل کر لیا جاوے تو بہت ہی بہتر ہو، قیمت فی ماشہ ؏ ملنے کا پتہ

دواخانہ انصاری فیل خانہ، مراد آباد، (یو، پی)

رجسٹرڈ

ٹریڈ ارشد مارک

یو۔پی گورنمنٹ سے منظور شدہ

(۱) بلو بلیک پرمانینٹ :- یہ [illegible] جو ہر قسم کی تحریر کے لئے کام آسکتی ہے
اس کی رنگت نیلی ہو کر سوکھکر کالی ہو جا[illegible] وغیرہ کے پڑنے سے تحریر خراب نہیں ہوتی۔

(۲) سُرخ روشنائی :- [illegible] روشنائی ہو جو حسابات جسٹر و
پڑتال کے کام آتی ہے۔

(۳) ربڑ اسٹامپ اِنک :- جو عام طور پر کاغذ پر خشک ہو جاتی ہو اور پیڈ پر خشک
نہیں ہوتی۔ یہ کالا، نیلا، ہرا اور ودے [illegible] تیار ہوتی ہے۔

(۴) مارکنگ انک :- جس [illegible] لکھنے کی روشنائی سکے ہوئے کپڑے کو اگر دھو [illegible]
تو [illegible] میں فرق نہیں آسکتا۔

(۵) روشنائی کی گولیاں :- پانی میں گھولنے پر عمدہ چمکدار روشنائی
[illegible] ہے۔ سُرخ، نیلی۔

(۶) روشنائی سفوف :- جو صرف پانی میں ڈالدینے ہی روشنائی تیار ہو جاتی ہے
گرم پانی یا چھاننے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ روشنائی نہایت عمدہ اور چمکدار، سُرخ، نیلی،
ہری، اودی۔ ملنے کا پتہ :- کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی، مراد آباد، یو۔پی

مترجم اور غیر مترجم ہر قسم کے قرآن شریف، حمائل شریف، پنجسورے، پارے، تعویذات
عکسی اور رنگین، تاج کمپنی، پیکو آرٹ اور انجمن حمایت الاسلام
لاہور کی عکسی مطبوعات۔ اور ہر علم و فن کی اردو، فارسی، عربی، کتابیں ہر قسم کا کاغذ اور تختی،
قلم، دوات وغیرہ سامان تاجرانہ اور خوردہ۔ بکفایت اور ارزاں ملنے کا پتہ:۔

کتب خانہ فخریہ، شاہی کمپنی۔ امروہیہ گیٹ مراد آباد۔

بہترین طباعت کیلئے یاد رکھئے۔ شاہی برقی پریس نئی سڑک مراد آباد

(۳) عربی طلبہ میں عربی زبان

سرپرست

(۱) سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند
(۲) حضرت علامۃ الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ دار العلوم دیوبند —

مستقل مضامین کی ... (۱) سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ترجمہ تفسیر ابن کثیر (۳) سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (۴) سیرت اصحاب الصفہ رضی اللہ عنہم اجمعین (۵) فقہیات یعنی مسائل کے سلسلہ میں حضرت علامہ ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود موصلی متوفی ... کی مشہور معروف اور مستند کتاب "المختار للفتوٰی" کا ترجمہ مع متن (یہ کتاب آجتک غیر مطبوع ہے ... ایک قلمی نسخہ حضرت استاذ العلماء مولانا اعزاز علی صاحب نے عنایت فرمایا ہے) (۶) تاریخ عالم ... مسلم اقتصادیات (۸) سیاسیات حاضرہ (۹) سیاسی روزنامچہ (۱۰) رنات العرب یعنی عربی اشعار و مضامین (۱۱) مذہبی مکالمہ یعنی باہمی گفتگو کی شکل میں عقائد و تعلیمات دلائل حکم۔ (۱۲) ... اور اصلاحی افسانے۔

سید محمد میاں پرنٹر و پبلیشر نے شاہی برقی پریس مراد آباد میں طبع کرا کر شائع کیا